UNIVERSAL LIBRARY
OU_226602
UNIVERSAL LIBRARY

THE BOOK WAS DRENCHED

THE BOOK WAS

تاریخ المجوس

مولفہ

محمد کاظم برلاس مرادابادی مولف تاریخ تثلیث و تاریخ ہنود و تاریخ ملوک
نی سرکشمیر و تاریخ اوج قنوج و تاریخ لنکا و تاریخ کچھ دکران و تاریخ سندھ و تاریخ
ا د بغداد و تاریخ ترکان دوم ہر دو حصہ و تاریخ نظام و آرائی و تاریخ بنی امیہ و تاریخ
اس و سفرنامہ سیر دریا دلسان البحرا بر وغیرہ

ونیز تھیٹریکل ڈراماز

ہ منگلیلیا وگلر وزرینہ وخوشر وحسینہ ونازان وحرم سرا وسنہری ٹولی و دنیا و کلجگ
مرید وشہاب خان و پرتھی راج چوہان و اقتصاد اکبری و دیپ بسنت و طلسم فسون وغیرہ وغیرہ

حق تالیف محفوظ ہے

مطبوعہ افضل المطابع پریس مرادآباد

ا ونیز اس تاریخ کے تمام سلسلہ کی کتابیں طلب کرو نیز مینیجر افضل المطابع مرادآباد سے بھی ملسکتی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین
و علی آلہ و اصحابہ الطاہرین الی یوم الدین ۵

حدیث ما شنو گر قصد عالی سند خواہی   غلط افسانہ مجنون و لیلیٰ شہرتی دارد

ہستی - امنگ اور ولولوں کی ایک ایسی بستی ہے جسکے خیالی چمنستانوں میں کبر و غرور کے ہزاروں نونہال اور پودے ظاہری سر دہوا کے جھونکوں کے سبب بے بنیاد سرسبزی اور شادابی کے رنگ میں تمناؤں اور خواہشوں کے بیشمار برگ و بار اور ہزارہا ہزار پایاں اور گلگون سے پھولوں کی بہار سے آراستہ کھڑے نظر آتے ہیں۔ باغبان قدرت کی صنعت اور رنگینی طبع کا نمونہ دکھاتے ہیں۔

مگر اس ہستی کی پستی پر فنا غفلت کے پردے میں چھپی ہوئی یہ سنا سنا کر ہنستی ہے کہ اس ہستی کی بلندی پستی ہے۔ دوروزہ نونہالو۔ آنکھیں کھولو دیکھو بھالو۔ تمہاری کیا ہستی ہے بڑے بڑے نامور اور فخر کرنے والے خدائی کے دعووں پر مرنے والے روے زمین پر ایسے ناپید ہو گئے کہ جنکا نشان تو کیا نام بھی کوئی نہیں جانتا۔ سچ یہ ہے کہ اگر علم تاریخ کا جاری کرنے والا اس نادر فن کو اختراع نہ کرتا

تو کبھی گذشتہ ناموروں کے حالات اور مفید واقعات ہم تک نہ پہونچتے - اس علم کی بدولت ہم کو لاکھوں برس کے نئے نئے تجربے حاصل ہوتے ہین - عقلمند لوگ واقعات کو بار بار یاد کر کے ہوشیار بنجاتے ہین - یہی علم ہے جو انسان کو مرنے کے بعد بھی ہزاروں برس تک زندہ رکھتا ہے - سلف سے یہ علم ہر امیر اور فقیر بادشاہ اور وزیر کو پسند رہا ہے روے زمین پر خشکی کے بہت بڑے بڑے حصے بنی آدم سے معمور ہین از انجملہ **ہندوستان** بھی ایک بہت پُرانی آبادی کا حصہ ہے - حادثات ارضی اور واقعات سماوی زمین کے دوسرے حصوں کے مقابلہ مین اس خطہ پر بھی کسیطرح کم نہین گذرے ہین - نامور اور ذی شان انسان تو اس سرزمین کی جان ہین - عدل - جرات - علم - جہان کشائی - دارائی وغیرہ تو یہان کے باشندون کا حصہ ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ ایسی بڑی آبادی علم تاریخ کی حیثیت سے دوسری چھوٹی چھوٹی بستیون کے مقابلہ مین کم رتبہ رکھتی ہے - اس ملک کی تاریخ مکمل طور پر صرف اوسی زمانہ سے ملتی ہے جبسے کہ اہل اسلام کا قدم اس سرزمین پر آیا - مگر اوس سے قبل کے بڑے بڑے واقعات اور نادر حالات جن سے علم تاریخ کو نہایت زینت اور رونق ہو سکتی ہے ایسے انتشار اور ابتری کی حالت مین مختلف کتب اور قصص اور دوسرے غیر ضروری کتبون مین نظر آتے ہین جنسے ملک ہندوستان کی تاریخ کو نہایت فخر حاصل ہو سکتا ہے -

بہت سی تاریخین ہندوستان کی فی زمانہ مختلف زبانون مین موجود ہین مگر اون سب کا آغاز اسلام سے ہی ہوتا ہے اور بعض مورخ اپنی تحقیقات مین صرف دو چار وقائع مثل سکندر رومی اور دارا بادشاہ عجم کے حالات پر قبل زمانہ اسلام کا پتہ دینے مین فخر کر گئے ہین - ان امور کیطرف نظر کر

مجھ ہیچمدان احقر الناس مرزا محمد کاظم برلاس المتخلص بہ **افسون** ساکن شہر مراداباد خطہ روہیلکھنڈ ولایت ہندوستان کو یہ خیال ہوا کہ اگر ہندوستان کے قدیم زمانہ کے حالات تلاش کرنے سے دستیاب ہو جائین تو اونکا مجموعہ ہند کے زمانہ قدیم اور حال کی تاریخ پورا کرنے کے واسطے کسیقدر کافی ہوگا اسلیئے عمر عزیز کا بہت حصہ صرف کرکے ہندوستان کے چھوٹے بڑے کتب خانون کی سیر کرکے کچھ حالات مختلف قومون اور مختلف زبانون کی کتب سے منتخب کرنے کے بعد ایک بڑا مجموعہ مرتب کرایا ہے جسکو ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون ۔ یہ امر بھی قابل لحاظ ہی کہ علم تاریخ ایک نامحدود علم ہے اسکی تکمیل کا کوئی دعوی نہین کرسکتا ۔ جسقدر مجھکو دستیاب ہوا مینے مرتب کیا آسانی کے واسطے مینے ان اجزا کو متعدد جلدون پر تقسیم کیا ہی اور ہر جلد مین بلحاظ مضمون چند باب ہین ۔ چنانچہ پہلی جلد تین بابون پر مشتمل ہی ۔ باب اول مین صرف اسقدر بیان ہے کہ دنیا کی وہ قومین جن کو اپنی قدامت پر دعوی ہے ۔ اس عالم کو کیا خیال کرتے ہین اور اسکے سلسلہ کو کس طور پر تسلیم کرتے ہین اور دوسرے باب مین آغاز کلجگ یا واقعہ طوفان نوح یا آغاز سلطنت **گل شاہ وکیومرث** وغیرہ سے آبادی عالم کا حال اور اس امر کا بیان کہ ابتدا مین کیونکر مختلف مذاہب اور اقوام اور طرز سلطنت اور قوانین ملکی اور رسم و رواج عوام اور پرستشین وغیرہ جاری ہوئین اور تمام فرقہ **حکماء و مجوسی** اور **دہریون** کے اصول مذاہب ۔ تیسرے باب مین **زردشتی** مذہب آتش پرستی کی بنیاد اور اوسکی کماحقہ حقیقت و مذہب **مزدکی** کے اصول اور رواج کی کیفیت بیان ہوئی ہے اور اس جلد کا نام بلحاظ مضمون **المجوس** رکھا گیا ہے ۔ دوسری جلد مین بعد طوفان نوح علیہ السلام سے

مختلف زبانیں اور وید اور آریہ کی حقیقت مذہب کی دنیا میں ضرورت۔ دنیا میں بودہ مذہب کی بنیاد۔ اور بت پرستی ہندو عرب وغیرہ اور شادی بیاہ وغیرہ کے زمانہ قدیم میں کیا کیا قاعدہ تھے۔ اور بودہ مذہب کے تمام و کمال حالات اور اوس کے پیرو وغیرہ۔ تیسری جلد میں فرقہ ہنود کے مذہبی کتابوں کے مفصل خلاصہ اور فقرا ارفرقہ ہنود کے تمام و کمال حالات۔ اور علیحدہ علیحدہ ہر ایک گروہ کی حقیقت اور حیوانات کی پرستش اور قربانی وغیرہ کا ذکر ہی۔ چوتھی جلد میں ملک یونان و مصر۔ ایران۔ و ہندوستان کی تاریخوں کے خلاصے اس غرض سے بیان کی ہیں کہ ممالک مذکورہ سے ہندوستان کو کیا تعلق رہا ہی اور سلسلہ یگانگت کسطرح پیدا ہوا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ آئین و رسوم کا ایک دوسرے ملک سے تبادلہ ہوتا رہا ہی۔ جلد پنجم میں مکمل و مفصل تاریخ کشمیر ہی۔ جلد ششم میں تمام ہندوستان کے راجاؤں کی تاریخ ہی جلد ہفتم میں عجیب وغریب تاریخ ملک مرانیپ یعنی انکا بیان ہوئی ہی جلد ہشتم میں تاریخ کچھ دکمران معہ تشریح قوم برہمن بیان ہوئی ہی۔ جلد نہم میں خاصکر ملک سندھ کی تمام اقوام کے سلسلہ وشجرے اور اونکے حکومتیں وچگونگی ملک کے کوائف لکھے گئے ہیں اور بڑے بڑے یادگار حالات قلمبند ہوئے ہیں۔ جلد دہم زیر طبع ہی اب میں عاجزی کے ساتھ ملتمس ہوں کہ ناظرین سہو وخطا سے چشم پوشی فرماکر اس کتاب کو قدر کی نظر سے دیکھیں اور دعاے خیر سے مجھکو یاد فرمائیں۔

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

کہنگی عالم

اقوال مجوسیاں

واضح ہو کہ قدیم باشندگان ملک پارس کا جنکو اہل تواریخ نے **مجوس** کے نام سے نامزد کیا ہی اس دار ناپائدار کے آثار میں یہ عقیدہ ہی کہ اول واجب الوجود نے **عقل** (آزادبہمن) یعنی **جوہر آفتاب** اپنے فروغ سے پیدا کیا اور پھر **عقل ثانی** اور **ارواح** اور **سادہ افلاک** بنائے اور اس **عقل ثانی** سے **سیارہ** اور **ثوابت** اور **ستارے** وغیرہ ظہور میں آئے۔ اہل پارس افلاک کی تعداد بتانے ہیں خاموش ہیں کہتے ہیں کہ ہر ایک کوکب کے واسطے ایک جداگانہ آسمان ہی۔ البتہ حرکت فلک الروج کی مختص مانتے ہیں۔ فرقہ مجوس کے عقلا ہر نوع مخلوق کا ایک جداگانہ رب تسلیم کرتے ہیں اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ نقوش قدیم فقط ارواح فلکی ہی اور سوائے سات سیاروں کے اول ایک ستارہ بلاشرکت غیرے ایک ہزار سال متواتر رتبۂ خداوندی پر مرتفع ہوتا ہی اور بعد انقضائے مدت ہزار سالہ دوسرا ستارہ اوسکے مہم میں شریک ہوکر ہزار سال تک مصاحبت کرتا ہی اوس ستارہ کا نام **شاہ اول** اور اس سیارہ کا لقب **وزیر اول** ہوتا ہے جب اسکے بھی ہزار سال گذر چکتے ہیں تو وزیر اول معزول ہوکر اوسکی جگہہ دوسرا سیارہ کاروزارت پر مامور ہوتا ہی اور ہزار برس کے بعد وہ بھی معزول ہوجاتا ہی

اسی طرح ساتون سیاہ باری باری سے شریک شاہ اول رہکر کاروبار عالم چلاتے ہین - جب یہ کل مدت آٹھ ہزار سال کی منقضی ہوچکتی ہے تو وزیر اول شاہ کے معزز اختیارات پر فائز ہوتا ہے اور بطرز بالا اوسکی مصاحبت مین ساتون سیارہ باری باری سے مدت معینہ گذارتے ہین لیکن ابتداے شاہی ہر سیارہ مین ایک ہزار سال تک تنہا اوسکو بادشاہ رہنا ضرور ہے تاکہ آٹھ ہزار سال کی مدت پوری ہوجائے - الغرض سب سے آخر وزارت قمر ہوتی ہے اور اسکی مدت کے بعد نئے سرے سے دور شروع ہوتا ہے اور اس دور مین بہی آثار مذکورۂ بالا جاری رہتے ہین - اگرچہ شکل وشمائل ورسم سابقہ مثل دور اول تمام وکمال پائے جاتے ہین مگر نفوس قدسی کاملین فرشتے ہوجاتے ہین تو پھر وہ محتاج عناصر نہین ہوتے ہین یعنی اونکی روح پھر واپس نہین آتی (بعینہ یہی عقیدہ ہنود کا تھا اور برہما بشن مہادیو وغیرہ دیگر رشی منی وغیرہ کو اون کے خیال کے موافق رتبہ ملکوتی ملگیا تھا اور بعد ازان بڑے بڑے مرتاضون کو ملتا رہتا تھا) اہل پارس کا عقیدہ ہی کہ نوع انسان بے وسایہ پدر و مادر کبھی کسی مین نہوی ہی نہوگی چنانچہ کتاب دبستان کا مصنف دساتیر (کتب قدیم مجوسؒ) سے نقل کرتا ہے کہ اہل پارس کے نزدیک زمانہ بہت سے دورہ تواترپر منقسم ہے اور ہر دورہ ایک مدت دراز مین پورا ہوتا ہے - ہر دورہ مین خدا تعالی خاص قسم کی مخلوق پیدا کرتا ہے اوس مخلوق پر جب ضرورت ہوتی ہی وقتاً فوقتاً شرعیتن اور پیغمبر نازل کرتا ہی اور آخر دورہ مین

لـه یعنی سپاسیان و ایرانیان و یزدانیان و آبادیان و ہوشیان و انوشکان و آذرہوشنگیان و آذریان وغیرہ وغیرہ طائفان پارس ۱۲

ضرور ہی کہ وہ قوم نافرمان ہوجاتی ہی تب اوس قوم پر خدا کا عتاب نازل ہوتا ہے اور وہ قوم بالکل نابود و فنا ہوجاتی ہے صرف ایک نر اور ایک مادّہ زندہ رہتے ہین جنسے شروع دورۂ دوم مین نسل کی ترقی ہوتی ہے مگر بحالت مبدل یعنی خدا تعالے اوس باقیماندہ کے خوارق و عادات وگفتگو و حرکات سب تبدیل کردیتا ہے اور اس دورہ مین یہ ایک نئی قوم معلوم ہوتی ہے۔ علی ہذا یہی سلسلہ جاری رہتا ہی اور اوسکی آفرینش سے اس زمانہ تک کئی دورہ ثوابت گذر چکے ہین اور اس درمیان مین کئی قومین آباد ہوچکی ہین چنانچہ **دساتیر** مین مرقوم ہے کہ آخر دورہ اول مین جب مخلوق تباہ ہوکر غضب ایزدی سے نیست کردی گئی تو ایک شخص **مہ آباد** نام معہ اپنی زوجہ کے زندہ بچا (مہ آباد یعنی بزرگ آباد قدیم زمانہ کا لفظ ہے) جب دورۂ دوم شروع ہوا اور نسل آباد کی کثرت سے ہوگئی۔ کتاب **امیغان** کا مصنف لکھتا ہی کہ اوس وقت مین یہ قوم آرام و آسایش کے اسباب سے بیخبر اور بے بہرہ تھی۔ پہاڑون اور غارون مین گذران کرتی تھی۔ حق تعالے نے مہ آباد کو اوس قوم پر پیغمبر کیا اور ایک شریعت (دین حق کے احکام ارزانی فرماسئے۔ القصہ مہ آباد اس قوم پر حاکم بنکر شریعت پھیلاتا رہا۔ قوم مذکور نے کمال فرمان برداری سے اوس شریعت کے احکام پر عمل کیا اور مدت دراز تک اوس اصول کی پابند رہی مہ آباد نے بہت سی صنعتین مثل زرگری۔ درودگری۔ آہنگری۔ لباس پشم گوسفند وغیرہ سے بنانا۔ زراعت۔ بنائے عمارت۔ شہرون کی آبادی۔ شہرون مین قلعہ بنانا۔ لکھنا۔ پڑہنا وغیرہ ایجاد کیا (خواہ الہام غیبی سے خواہ طبعزاد) اور اوس قوم کو سکہایا جنسے لوگ آسایش کے اسباب مہیا کرنے لگے

مہ آباد نے اپنے عہد میں انسانوں کے چار فرقے مقرر کیے ایک فرقہ واسطے حفاظت علوم کے مقرر کیا اوس کا نام برمان اور برمن رکھا۔ دوسرا فرقہ حفاظت مردم وملک کے واسطے مقرر کیا جسکو جہانداری کا کام سونپا اوسکا چترمن۔ چترمان چتری۔ نام رکھا گیا کیونکہ چتر کے معنی سائبان کے ہیں اور مخلوق انکے سایہ میں پرورش پاتی ہی۔ تیسرا فرقہ اہل زراعت وپیشہ جس کا نام باس (بیس) رکھا گیا باس کے معنی بہت سے ہیں چونکہ یہ فرقہ سب فرقوں سے زیادہ بنایا گیا۔ اس میں بہت سے پیشے شامل ہوے لہذا باس کے نام سے مشہور ہوا۔ چوتھا فرقہ خدمتی لوگونکا جس کا نام سودین۔ سودی۔ سود۔ رکھا گیا کیونکہ اُن سے مخلوق کو ہرطرح کی آسایش پہونچتی تھی اسواسطے سودی نام ہوا۔ (از دبستان) **خلفاے مہ آباد** مہ آباد کے مرنے کے بعد یکے بعد دیگرے تیرہ خلیفہ گذرے جو مہ آباد کے دین کی تائید واشاعت واستحکام کرتے رہے۔ ان خلفا کا زمانہ کُل زمانوں سے بہتر شمار کیا گیا ہی ان سب خلفا کو آباد کہتے ہیں۔ اہل ہند اسی زمانہ کو ست جگ کہتے ہیں ان خلیفوں میں جو سب سے آخر گذرا آذر آباد کے نام سے نامزد تھا کچھ مدت تخت نشینی کرنے کے بعد سلطنت سے مستعفی ہوکر گوشہ گزیں ہوگیا۔ اب یہ دورہ دوم بھی قریب آخر ہونے کے تھا کہ پھر نظام سلطنت میں ابتری واقع ہوئی چنانچہ زمین پر فتنہ وفساد اور قتل وغارت ایسی پھیلی کہ مخلوق خدا کی تباہی وپریشانی انتہا کو پہونچی تب اکابر ملک وقوم نے جمع ہوکر ایک شخص جی افرام کو بہت التجا کے ساتھ ملک کے انتظام پر آمادہ کیا (جے بہ معنی پاک پہلوی زبان کا لفظ ہی) یہ شخص قبل ازیں عزلت گزیں تھا لکھا ہی کہ اس درمیان میں جے افرام کو امر الٰہی بھی پہنچا تب وہ اوس قوم پر

پیغمبری اور اُسی قدیم دین کی تربیت اور تعلیم کرنے لگا جے افرام کو آذرآباد یا پسر بھی کہتے ہین - اس شخص نے ایک نئے ڈھنگ پر سلطنت کو ترقی دی اسکی نسل کے سلاطین کو **جیانیان** کہتے ہین اہل اسلام کی کتب سے اس قوم کا پورا پتہ ملتا ہے اونھون نے اس قوم کو قوم جن تحریر کیا ہے - کہ دورہ دوم مین توابت مین تھے الغرض آخر سلطان جیانیان کہ نام اوسکا جے **آباد** تھا مخلوق کی جماعت سے غایب ہوگیا بعد تھوڑی مدت کے ملک مین پھر وہی فتنہ وفساد اور قتل وغارت کی بنیا دجمی اور مخلوق تباہ ہونے لگی - اس وجہ سے اعیان مملکت نے بکمال منت وسماجت باہم متفق ہوکر **کلیوشاہ** کو حاکم مقرر کیا - اور شخص مذکور بعد تقرر ملک کی نظم ونسق دست کرنیمین مصروف ہوا - اسکی نسل مدت تک نسلا بعد نسل حکومت کرتی رہی آخر سلطان اس قوم کا **مبہول** نام سلطنت سے استعفا دیکر گوشہ گزین ہوگیا پھر مخلوق غضب ایزدی سے نیست ونابود ہوگئی - اور ایک نر اور ایک مادہ باقی رہے اب دورہ سوم شروع ہوا - اور **یاسان** پسر **مبہول** کی نسل مین کہ یہی باقی رہا تھا - بحالت مبدل ترقی کرنے لگے جب پھر اوس قوم مین ایک حاکم ادیب کی ضرورت پیش آئی تب وہی یاسان بالہام غیبی اوس قوم کا پیغمبر ہوا - اور مخلوق کو آسایش کے طریقے سکھانے لگا اور اُسکی نسل مدت دراز تک نسلاً بعد نسل حکومت کرتی رہی - آخر سب سے پچھلا حاکم اس قوم کا **یاسان آجام** تھا جب یہ مرگیا تو خلق خدا پھر وہی تباہی کی حالت مین آئی اور کمال بربادی کو پہونچی اور یہ بربادی وس وقت تک رہی جبتک **کیومرث** ظاہر ہوا اور نظم ونسق ملک کا درست کرنے لگا - بعض پرانے زبانون مین کیومرث کے باپ کا نام

کلشاہ تحریر کیا گیا ہی۔ لکھا ہی کہ بعد یاسان آجام کے اوسکا پسر کلشاہ جہانداری کی طرف متوجہ نہوا۔ اور ہر لحظہ یاد معبود میں مصروف رہتا اس عرصہ میں ملک میں فتنہ و فساد برپا ہوا یہانتک کہ بربادی کے سبب بڑی بڑی عمارتیں و بنیادیں بھی ایسی نیست و نابود ہوگئیں کہ زمین پر اونکا نشان تک نہ رہا اور تمام انسان و حیوان باہم لڑتے لڑتے ایسے معدوم ہوگئے کہ سوائے کلشاہ کے بیٹوں کے اور برائے نام بہت تھوڑے جانوروں کے کوئی حیوان یا انسان زندہ نہیں رہا البتہ بعض گروہ اونہیں مفسدین میں کے بحکم خداوندی خبیث دیو یا جن ہوگئے جن کے ساتھ بعد میں کیومرث پسر کلشاہ نے بہت سی لڑائیاں لڑیں اور فتح مند ہوا۔ مجوس وغیرہ نے اسی کلشاہ کو ابوالبشر کے نام کے ساتھ نامزد کیا ہی کسواسطے کہ اوس فتنہ و فساد کے ہنگامہ میں سوائے اسکے بیٹوں کے اور کوئی انسان زندہ نہیں رہا ہاں اوسکے بعد جو دنیا میں انسان کی نسل جاری ہوئی وہ اسی کلشاہ کی نسل سے جاری ہوئی (دبستان) مگر مؤلف کی رائے میں کلشاہ کے حالات سے ظاہر ہوتا ہی کہ شاید نوح علیہ السلام کو کہا گیا ہی کیونکہ وہ حالات زیادہ تر نوح علیہ السلام کے حالات سے موافق ہوتے ہیں۔ اس بیان سے گو صاف طور پر طوفان نوح علیہ السلام کا اظہار نہیں ہوتا ہی مگر بربادی عالم کے ضرور قائل ہیں مجوس۔ پارسی وغیرہ نے زمانہ کا شمار اجرام فلکی کے دوروں کی شمار پر مقرر کیا ہی۔ لکھا ہی کہ سلطنت جیانیان بموجب شمار پہلوی زبان کے ایک اسپار سال قایم رہی ایک اسپار سال بموجب شمار پہلوی کے ایک ہزار ملین کا ہوتا ہی اور نامہ دس ہزار برس کا نامہ خسروان میں تحریر ہی کہ دس ملین کا ایک سلام سال اور ایک لاکھ سلام

سال کا ایک شمار سال۔ اور سو شمار سال کا ایک اسپار سال اور سو اسپار سال کا ایک زاد ہوتا ہے۔ پہلوی زبان کے حساب سے گنگی عالم اسباب کی ظاہر ہوتی ہے اہل پارس کا ادعا ہے کہ اہل اسلام کے جسقدر متبرک مقام ہیں وہ سب ہمارے آتشکدہ تھے جو قدیم زمانہ سے متبرک تھے اور اونکی بزرگی سلف سے قایم ہے چنانچہ کعبہ شریف کی جگہہ جو آتشکدہ بتاتے ہیں اوسکا نام ہفسور تھا اور مدینہ منورہ کی جگہہ ہیکل ماہ نام کا آتشکدہ۔ اور نجف اشرف کی جگہہ فروغ پیرا اور کربلاے معلی کی جگہہ تارسور اور کارمالا آتشکدہ تھی۔ مقام مبارک حضرت امام ابو حنیفہؒ کی جگہہ آذر کدہ اور نانسوریا اور مسجد کوفہ کی جگہہ خرد تعمیر کردہ فریدوں تھا بادشاہ طوس ابن نوذر نے اوسکی زیارت بھی کی تھی

زردشتیوں کا قول ہے کہ روز جمعہ روز ناہید ہے اس متبرک دن میں اہل پارس پیکر زحل کی پرستش کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اونکا قول ہے کہ تخت عجم پر سواے ضحاک تازی کے سب پیغمبر بادشاہ گذرے اور آخر میں ساسان پنجم کو پیغمبر اور بادشاہ تصور کرکے حکمت اور الٰہیات کی تکمیل اوسکی ذات اور عہد سے منسوب کرتے ہیں۔

اقوال اہل اسلام

اہل اسلام کی کتابوں میں یوں ظاہر ہوتا ہے کہ ابو البشر آدمؑ سے کہ جنکی نسل کے آدمی اسوقت تک زمین پر آباد ہیں، پیشتر ایک مخلوق زمین پر آباد تھی جسکو انھوں نے

قوم جن کے ساتھ تعبیر کیا ہے اور اس قوم سے بھی پیشتر ایک مخلوق کا ضعیف پتہ ملتا ہے

تاریخ فرشتہ کا مصنف اپنی کتاب فرشتہ مین تحریر کرتا ہے کہ ایک کتاب میری نظر سے مذہب ماہیہ کی گذری اوسمین تحریر تھا کہ ایک شخص نے صاحب خلوف مادون العرش و فوق العرش حضرت **علی** کرم اللہ وجہہ سے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آدمؑ سے تین ہزار برس پیشتر کون تھا۔ فرمایا آدم پھر اوس سائل نے پوچھا حضرت اوس آدم سے تین ہزار برس پیشتر کون تھا۔ فرمایا آدم جب یہ امر تین چار بار تکرار مین آیا تو پوچھنے والے نے سکوت کیا تب حضرت نے خود فرمایا کہ اگر تین ہزار بار تم دریافت کرتے تو مین یہی جواب دیتا۔ (اس روایت سی بھی کہنگی عالم پائی جاتی ہے) اور بہت سی روایتین جوکسیقدر ضعیف مانی گئین ہین کہنگی عالم پر دال ہین مگر جب کہ مذہب اسلام مین ایسے امور کی نسبت کوئی تنبیہ نہین ہی تو ضعیف روایا بھی نظر انصاف مین قریب بہ یقین ہین امام جعفر صادق رح سے منقول ہی کہ پیشتر حضرت آدمؑ سے (کہ ہمارا باپ ہی) ہزار ہزار آدم گذرے ہین۔ شیخ محی الدین ابن عربی رح و شیخ سعید الدین حمویہ کی تصانیف سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ ہر روز ربانی متضمن ہے ایک ہزار سال پر اور ہر روز الٰہی مشتمل ہے پچاس ہزار سال کو شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ بعید نہین اور خارج از امکان نہین جو بعد ہفتہ ربانی کے کہ سات ہزار سال کا ہوتا ہے (اور یہی مدت سبعہ سیارہ کے دور سلطنت کی ہے) ایک نسل منقطع ہوکر دوسری پیدا ہوتی ہو (از بدیع)

کتاب روضۃ الصفا و حبیب السیر و سیر المتاخرین و ناسخ التواریخ و اصفار آدم وغیرہ

مین تحریر ہے کہ جب خدای تعالے نے زمین و آسمان پیدا کے تو زمین پر ابوالجان

کو پیدا کیا۔ اوس کا نام۔ سوما اور لقب جان تھا۔ اصفار آدم مین جآن کا نام

طارنوش لکھا ہے جب اولا وطارنوش کی کثرت سی ہو گئی تو خدا تیعالی نے اوس

قوم پر اوسی طآرنوش کو حاکم مقرر کر کے اپنا پیغمبر بنایا اور ایک شریعت یعنی دین حق

کے احکام ارزانی فرمائے۔ وہ قوم اوس شریعت کی مدت دراز تک پابند رہی جب

اختتام دورہ اول کا وقت قریب آیا۔ تو اوس قوم کے لوگ اوس شریعت سے

منحرف ہونے لگے اور رفتہ رفتہ احکام شریعت کو تمسخر کے طور پر بیان کرنے لگی

اور اون قواعد کو توہین کی نظر سے دیکھنے لگے۔ تو اوس قوم پر خدائے تعالے

کا عتاب نازل ہوا اور وہ قوم بالکل نیست ونابود کر دی گئی۔ مگر بعض زندہ بچ۔

اب دورہ دوم بھی شروع ہوا اور ان باقی ماندون کی حالت تبدیل ہو کر پھر

کثرت تولید سے ترقی ہونی شروع ہوئی جب بخوبی تمام کثرت ہو گئی۔

اور اسمین کسی مصلح کی ضرورت پیش آئی تب خدای تعالے نے حلیا لیش

نام کو ایک شخص اوسی قوم سے تھا۔ فرمان روا بنایا اور پیغمبر مقرر کیا۔ اور بار دیگر

شریعت جدید عطا فرمائی۔ اسی قوم کا نام کتب مین جن تحریر ہوا ہے ایک مدت مدید

تک یہ قوم بھی اوس شریعت کی پابند رہی اور احکام دین کی وقعت اور عزت اس

فرقہ کے لوگونمین تمام کمال تھی مگر جب دورہ دوم قریب اختتام آیا حسب عادت قدیم

اس قوم نے بھی فرمان خداوندی سے منہ پھرایا اور قانون شریعت کو ہنسی مین

اڑایا یہانتک کہ خدا کا غضب آیا اور تما قوم کو نیست ونابود کر دیا مگر بعض لوگ

جو جزائر وغیرہ مین بھاگ گئے تھے اون پر خدا نے رحم کیا

اور غضب سے بچایا۔ اب دورہ سوم شروع ہوا۔ اور پھر باقی ماندوں کی بحالت بدل
اونکی نسل کو بڑھایا اور جب پھر کسی ادیب کی ضرورت ہوئی تو اوسی قوم سے ایک
شخص **ملیقا** نام کو شریعت خداوندی عطا ہوئی اور اوس نے پیغمبر کا خطاب پایا
اب اس قوم کا نام **بنی جان** مشہور ہوا۔ ابتدا میں یہ لوگ بھی احکام خداوندی
کے محکوم رہے مگر آخر دورہ سوم میں جب اونکی بھی تباہی کا وقت آیا تو
منحرف ہوکر بے ادبیاں احکام خدا کی کرنے لگے طرح طرح کے شر و فساد اور
برائیاں دین حق میں پیدا کیں تب ایک شخص **ہاموس** لقب کہ علم و دانش میں اپنے
ہمجنسوں میں ممتاز تھا اونکا افسر بنکر اونکے ناہنجار کردار کو امر معروف اور نہی منکر کی
تعلیم و فہمایش سے درست کرنے لگا اور رفتہ رفتہ سب کو شریعت پر سرنگوں بنایا اوسکی
رحلت کے بعد اشرار بنی جان پھر آلودہ عصیاں ہوئے اور اگرچہ اونکے ہدایت کیواسطے
پھر بھی رسول اور نبی وقتاً فوقتاً مبعوث ہوتے رہے مگر پھر اون تیرہ باطنوں نے
پند و نصائح پر کان نہ دہرا اس ہنگام میں دورۂ چہارم ثوابت کا بھی منقضی ہوا
تب خدائے تعالی کے حکم سے فرشتے آسمان سے اوسی قوم کی شکل میں ہوکر آئے
اور اوس قوم سے لڑائیاں لڑیں اور اونکو قتل کیا۔ اور بہت سی لڑائیوں کے
بعد کچھ لوگوں کو جزائر میں بھگا دیا گیا۔ اور بعض کو گرفتار کرکے آسمان پر لیگئے منجملہ
اون گرفتاروں کے ایک **ابلیس** بھی تھا۔ اور زمین کا زیادہ حصہ **بنی جان** سے
خالی ہوگیا بعد مدت ان مفرورین سے پھر نسل کی ترقی شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ
ایسی کثرت ہوئی کہ تمام روے زمین پر یہ لوگ پھیل گئے اور اب چونکہ اس قوم میں
کوئی فرمان روا نہ تھا لہذا نہایت بیباک اور نامہذب و بد اطوار ہوگئی تمام زمین پر

مسلط تھی بُری بُری عادتوں کو رواج دیتے تھے اس اثنا میں ۔ ابلیس مذکور نے
خدائے تعالیٰ سے التجا کر کے زمین پر آنے اور بندوبست کرنیکی آرزو کی (اس ابلیس نے
بعد گرفتاری آسمان پر جاکر عبادت و ریاضت سے خدای عزوجل کو ایسا خوشنود
کیا تھا کہ درگاہ خداوندی سے اوسکو معلم الملکوت کا خطاب ملا اور کوئی درجہ عبادت
اس سے باقی نہیں رہا ۔ لہذا یہ فرشتوں کا اُستاد بنا ۔ (ایک کتاب میں ابلیس
کی ماں کا نام خبلیس اور باپ کا نام تبلیس لکھا ہی اور لکھا ہی کہ یہ قوم جن سی ہی)
پس بحکم خداے برحق ابلیس زمین پر آیا جماعت ملائک بھی اس کے ہمراہ
تھی ۔ مگر اس نے پہلے بنظر کشود کار ایک شخص سہلوب بن ملائب کو اپنی
طرف سے سفیر بنا کر بنی جان کے پاس بھیجا اوس قوم تباہ سرشت نے سفیر کو ہلاک
کر ڈالا جب ابلیس اوسکی واپسی سے ناامید ہوا تو دوسرے شخص صالح
نامی کو پند و نصائح کے واسطے بھیجا گیا اوسکا خاتمہ بھی بشرح صدر ہو گیا تب ابلیس کو
کچھ خبر نہ ملنے سے گونہ تردد ہوا دوسرے شخص کو جو کہ قوم بنی جان سے ہی تھا اور اوسکا
نام کتب مبسوط میں یوسف لکھا ہی رسالت پر روانہ کیا اوس نے بنی جان کے
گروہ میں پہنچکر پہلے پند و نصائح آغاز کیے لیکن جب دیکھا وہ شریر بجائے نصیحت پذیر
ہونے کے آمادہ قتل ہوتے ہیں تو حکمت عملی سے مصلحتاً چاپلوسی کو شعار بنایا اور
جان بچا کر ابلیس کے پاس واپس آیا جب ابلیس کو تمام حقیقت معلوم ہوئی تو
غضبناک ہو کر لشکر جرار ملائکہ اونکے سزادہی کو روانہ کیا ۔ جنہوں نے بہت سی
لڑائیاں بنی جان سے لڑکر اون پر فتح مندی پائی اسکے بعد ابلیس عرصہ تک
زمین پر بادشاہت کرتا رہا اس درمیان میں کئی بار اسکا زمین سے آسمان پر آنا جانا ہوا

اور لکھا ہے کہ لوح محفوظ پر جو احکام آلہی صادر ہوتے تھے اونکو ابلیس خود بھی دیکھتا کرتا تھا اسکے علاوہ ابلیس کے ماتحت فرشتہ بھی بحکم خداوندی اوسکو مطاع کیا کرتے تھے۔ جنپر ابلیس کا زہو تار ہتا تھا۔

بعد چند خود ابلیس بھی اپنی عبادت و ریاضت پر مغرور ہو گیا حتے کہ یہ بھی معتوب بارگاہ ایزد ذالجلال ہو کر مردود ہوا اور ملعون ہو کر شیطان کہلایا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے سب سے پہلے جو لفظ آپکی زبان مبارک سے نکلے وہ سریانی زبان کے تھے۔ آپکی نسل کی ترقی بسبب توالد و تناسل کے ہونے لگی مورخین کا قول ہے کہ زندگی مین آپکی جمعیت چالیس ہزار کی تعداد کو پہونچ گئی تھی بعض کتب مین وفات آدم علیہ السلام طوفان نوح علیہ السلام سے اٹھارہ سو چھپن برس پیشتر تحریر ہے اور عمر شریف ایک ہزار برس سے کچھ زیادہ ہوئی۔ عمر شریف سے وہ زمانہ مراد ہے جو زمین پر تشریف آوری کے بعد گذرا ہے مزار مبارک کوہ ابوقبیس پر ہے۔ انمین سے بہت سے پیغمبر یکے بادیگرے مبعوث ہو کر شریعت آدم یعنی احکام دین آلہی کے شیوع کے باعث ہوے حتی کہ آخر مین یہ لوگ زیادہ تر احکام حق کی توہین اور انمین تمسخر کرنے لگے تب اس گروہ پر باد و باران کا طوفان نازل ہوا یہی طوفان نوح علیہ السلام مشہور ہے اس طوفان مین تمام دنیا غرق کر دی گئی صرف وہ چند بنی آدم بچے جو کشتی نوح میں تھے اور انکی تعداد سات کس اور بقول بعض بہتر کس اصح قول سات کس ہے بعض محقق صرف اوس خطہ زمین کے غرق ہونے کے قائل ہین جنپر اوس زمانہ مین آبادی تھی اور وہ تھوڑا حصہ زمین تھا اس طوفان کی خبر دنیا کی تمام اقوام قدیم مین تغیر غیر موثر کے ساتھ پائی گئی ہے بعض صاف صاف بیان کرتے ہین اور بعض مین کنایۃً لکھا ہے۔ یہ طوفان اہل اسلام کی بعض کتب کی رو سے اونکے قول کے مطابق ہبوط آدم سے دو ہزار دو سو چھپن برس کے بعد آیا تھا اور وفات آدم سے تخمیناً

[illegible]

نسل آدم علیہ السلام۔ نسل کی جمعیت ہو چکی تھی اور یہ سب زبان سریانی بولتے تھے آدمؑ کی بھی زبان سریانی تھی۔

اس طوفان کے بعد جو بنی آدمؑ دنیا میں آباد ہوے ہیں نوحؑ کے تین بیٹونکی اولاد ہیں جنکا حال بصراحت تمام باب دوم میں آئیگا انشاء اللہ تعالی۔

اہل اسلام کی کتب میں آفرینش کا حال اسطور پر لکھا ہی کہ سب سے پہلے خداوند تعالی نے ایک نور پیدا کیا۔ جسکو اہل اسلام نور محمدی تصور کرتے ہیں پھر اوس نور سے ایک موتی پیدا کیا۔ پھر اوس موتی پر نظر ہیبت ڈالی۔ اوس ہیبت سے وہ موتی پانی ہو گیا اوس پانی کی روانی سے ہوا پیدا ہوئی۔ ہوا سے پانی میں موجیں پیدا ہوئیں کف ظاہر ہوا جو زمین کی پیدائش کا مادہ سمجھا جاتا ہی۔ پھر ایک آگ پیدا کی اور پانی پر اوس آگ کو ڈالا جس سے دہواں پیدا ہوا اوس دہوئیں سے افلاک قایم کیے مفصل احوال اسکا عجائب القصص میں بھی تحریر ہی۔ حکما اہل اسلام کے تحقیق کے موافق ہر دورہ کواکب کی مدت چھتیس ہزار سال ہوتے ہیں اور سال یہی مروجہ مانا گیا ہی بعض نے پچیس ہزار دو سو برس شمار کیے ہیں۔ مگر اہل اسلام کے مورخ المتاخرین امام المحققین حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کے نزدیک چھتیس ہزار سال مروجہ سے کسی دورہ ثوابت کی مدت زیادہ نہیں ہو سکتی۔

اقوال چینیاں

لغائس الفنون۔ و تاریخ خطائی۔ و آئین اکبری۔ و تاریخ بدیع وغیرہ میں یوں لکھا ہی

کہ ملک خطا کے لوگ اس امر کے قائل ہیں کہ ابتدای پیدائش سے ۲۳۵ سنہ ہجری نبوی تک آٹھ ہزار آٹھ سو ترا اسی دن اور نو ہزار سات سو ترا نوے سال گذرے ہیں
(دن دس ہزار برس کا ہوتا ہی)

اہل خالدیہ (کالڈیہ) بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ڈیڑہ لاکھہ برس پہلے کا کتبہ موجود ہی (از بدیع)

اہل چین۔ خیال کرتے ہیں کہ دنیا کے پہلے بادشاہ سے اونکے مقنن حکیم کنفیوس یا کنفیوشیش جو کہ حضرت عیسی سے پانچسو برس پیشتر تھا نو کروڑ ساٹھ لاکھہ برس گذرے ہیں (از بدیع)

تواریخ چین سے کئی طوفانوں[۵] کی خبر ملتی ہی جسمیں سے ایک کا بہت طوفان نوحؑ سے آٹھ سو برس بعد اور دوسرے کا بارہ سو برس بعد ظاہر ہوتا ہی لکھا ہی کہ ان طوفانوں میں ملک چین تمام و کمال برباد ہو گیا تھا۔ تاریخ چین کے دیکھنے سے بات معلوم ہوتی ہی کہ یہی خطہ چین دنیا میں ایسا خطہ ہی کہ جسکے باشندوں نے مدت دراز گذری کبھی اپنے قدیمی مذہب توحید کی تقلید نہیں چھوڑی اور وہ اپنے قدیم رسوم پر قایم ہیں دنیا میں ایسی کوئی قوم نظر نہیں آتی جسکے مذہب و ملت و آئین و رسوم میں لغزش نہ واقع ہوئی ہو۔ ہاں چین کے لوگ اس صفت کے ساتھ موصوف رہے اور ابتدائی آبادی سے چین کے لوگ عیسیٰؑ سے چھہ سو برس قبل تک چین کے لوگ خدا آفرینندہ جن

---

[۵] ایسا معلوم ہوتا ہی کہ انہیں طوفانوں میں سے طوفان اول طوفان نوحؑ ہو۔ مگر اسقدر زمانہ گذرنے کے بعد تعیین زمانہ میں سہو واقع ہوا ہی۔ کیونکہ زمانہ قدیم میں تمام واقعات زبانی یاد رکھا کرتے تھے۔ شاید یادداشت میں سہو ہوا ہی ۱۲

وانس ووحوش۔ وطیور۔ کریم۔ رحیم۔ قادر۔ غفور۔ لاشریک۔ باقی۔ غیر کی فنا پر قادر۔ اپنے بقا کے لیے کسی کا محتاج نہیں۔ تمام موجودات کو اوسکی مرضی پر موقوف جانتے تھے۔ البتہ جبکہ زمانہ میں **اصول بودہ** نے ترقی پائی تو اوسکی ہوا یہاں بھی آئی مگر وہ اصول مذہب میں داخل نہیں ہوے۔ عوام میں کسیقدر رواج پاگئے تھے چھ سو برس قبل عیسیٰ سے ملک چین میں توحید کا خاتمہ ہوگیا اور بت پرستی شروع ہوگئی (تاہم زمانہ حال تک چین کے لوگ توحید کو بالکل بھول نہیں گئے ہیں) اس بت پرستی نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی ترقی پائی کہ ہر فرد بشر کے گھر میں پرستش کیواسطے بیشمار بت موجود ہوگئے۔ ایک تاریخ والا لکھتا ہے کہ انسانوں سے زیادہ پتھر کے بت موجود تھے اس بت پرستی کا بیان باب دوم میں اپنے موقع پر آئیگا شروع سنہ عیسوی میں ملک چین میں۔

بودہ کا مذہب ایسے طریقوں سے جاری ہوا کہ ابتک ساری چین میں وہی مذہب جاری ہے البتہ اب اوسمیں بہت سی نئی ایجادیں ہوگئی ہیں تاہم اوس ملک کے لوگ بودہ مذہب کو بہت اچھا سمجھے ہوئے ہیں۔

ملکی دین چین میں نہیں ہے۔ خاقان اور بڑے بڑے مہذبونکا اعتقاد ایک بڑی قدرت کاملہ پر ہے کہ جسکو **چانگتی** کہتے ہیں اوسکی پرستش بے آمیزش اصنام نماز شکرانہ کے ساتھ ہوا کرتی ہے (یہ توحید باقی ماندہ ہے) **تبت** کے لوگ **لاما** کو کاہن اکبر یعنی اوس مذہب کا بانی کہتے ہیں (فی الحال تبت میں لاما گروہ کا ایک بہت بڑا مسند موجود ہے۔

بہت بڑا فرقہ **طاؤس** کے نام سے مشہور ہے اس فرقہ کے لوگونکا اعتقاد سحر اور

دعوت اسماء و ارواح و اخبار عن الغیب پر موقوف ہی ایک بڑا فرقہ ہی جو فو
کے نام سے مشہور ہی۔ اس فرقہ کو لکھا ہی کہ ہند کی ایک شاخ ہی۔ اس فرقے کے
علماء بونتری کہلاتے ہیں یہ اس امر کے معتقد ہیں کہ جمیع کائنات کتم عدم سے
تخت ہستی پر جلوہ گر ہوئی ہی۔ آخرش عدم ہوگی۔ مگر جمیع ذی روح کو قبل اسکے کہ
معدوم ہوں چند بار تناسخ ارواح کی نوبت آئیگی۔
انسان کے واسطے یہ بڑی فرحت ہی کہ اپنے تئیں قریب فنا کے رکھے اشغال لایعنی
کی بہ نسبت بے شغلی بہر کیف بہتر ہی عجیب و غریب بدڈول اصنام کی پرستش بھی کرتے
ہیں بہت بڑی آبادی ملک چین کے مذہب بودہ رکھتے ہیں جو کہ شروع سنہ عیسوی سے
وہاں جاری ہوا ہی۔ چین کے سرحدی ملکوں میں زیادہ تر بودہ مذہب جاری ہی
مگر بودہ ملک میں مختلف مذاہب کے لوگ بھی ہیں۔ ملک چین میں چند کتب مذہبی بھی
موجود ہیں جنکو کنگ کہتے ہیں انہیں سے ایک یکنگ دوسری چوکنگ کے نام
سے مشہور ہیں ان کتب میں اخلاقی مضامین بھی تحریر ہیں۔
کنفیوشش یا تفیوشیش جو کہ حکومت چین کا بانی ہی۔ پانسو برس قبل مسیح علیہ السلام
سے گذرا ہی۔
چین کی صنعت ۲۰۰۰ ہزار برس سے ایک ہی حالت میں چلی آتی ہی۔ مصر چین
ہند۔ خالدیہ کے لوگ اپنے عبادتخانہ شرقرویہ بناتے ہیں اسوجہ سی کہ ان ملکوں کے
قدماء سورج کی پرستش کرتے ہیں اور یہ لوگ آفتاب کو بہت اچھا جانتے ہیں اسلیے چاہتے
ہیں کہ پہلے آفتاب کی شعاع ہمارے مندروں و عبادتخانوں میں پہنچے جو کہ موجب برکت ہی۔
بعض سنسکرت کتب میں مرقوم ہی کہ ہند کا ایک گروہ جنگی چینا نام بنگالہ کی طرف سے

شرقی ملکوں میں نکل گیا تھا جس نے ملک چین آباد کیا اور صنعت وحرفت کی ترقی کی چین کے سنگ تراش مثل ہندی سنگ تراشوں کے پائے جاتے ہیں کیونکہ وہاں کی قدیم مورتوں میں بمقابلہ ہندوستان کی قدیم مورتوں کے بہت کم تفاوت پایا جاتا ہے۔

اقوال اہل ہند

ہنود کی کتب سے سراسر گمنگی ہی پائی جاتی ہے کیونکہ یہ فرقہ تناسخ کا قائل ہے اہل ہند نے عالم اسباب کے از روے حساب چار زمانے مقرر کیے ہیں اور ہر زمانہ کی مدت اور نام جداگانہ فرض کیا ہے۔

پہلا سب سے **ست جگ** جسکو (ست یگ بھی کہتے ہیں (ست بمعنی سچائی جگ بمعنی زمانہ) یہ زمانہ کل زمانوں سے بہتر شمار کیا جاتا ہے اس زمانہ میں عمر طبعی انسان کی ایک لاکھ برس مفروض تھے اور یہ جگ سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس تک رہا۔ لکھا ہے کہ اس دور کے لوگ سواے امر الہی کے یعنی عبادت خداوندی کے کوئی دوسرا کام نہیں کرتے تھے اسواسطے اس دور کا نام ست جگ رکھا گیا دوسرے دور کا نام اہل ہند نے **ترتیا جگ** رکھا ہے جسکے زمانہ کی مدت بارہ لاکھ چھیانوے ہزار برس تک مانی گئی ہے یہ زمانہ گو مثل ست جگ کے نہیں رہا مگر پھر بھی بہت اچھا شمار کیا گیا ہے۔

اس زمانہ کے لوگ بھی رضاجوئی الہی رہے۔ اسوقت عمر طبعی انسانکی دس ہزار برس تک محسوب ہوئی ہے۔ اس دور میں تین حصے لوگ عبادت خدا کی طرف متوجہ ہوتے تھے

اور ایک حصہ مکروہات دنیاوی میں مبتلا ہوتے اسیوجہ سے اسکا نام (ترتیا جگ) رکھا گیا ہی۔

دور سوم کا نام کتب ہنود میں **دواپر جگ** لکھا ہی اس دور کی مدت آٹھ لاکھ چوسٹھ ہزار برس معلوم ہوئی ہی۔ اس زمانہ کے لوگ بھی نیک کرداری و راست گفتاری اختیار کرتے رہے۔ اس دور میں آدھے آدمی عبادت کی طرف مشغول ہوے اور قریب آدھے کے تعلقات دنیاوی کو پسند کرتے رہے اسوقت ہیں عمر طبعی انسان کی ایک ہزار برس ہوتی تھی۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ آدمؑ اور نوحؑ وغیرہ کی عمر بھی ایک ہزار برس تک پہنچی حالانکہ یہ لوگ آخر دواپر جگ میں گذرے ہیں۔ دور چہارم کا نام اہل ہند **کلجگ** مشہور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں لوگ ایک حصہ بھی بدقت تمام راستبازی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں بلکہ کہا جاتا ہی کہ بالکل نہیں ہوتے اس دور میں عمر طبعی انسان کی سو برس سے زیادہ نہ ہوگی اور اس دور کی مدت چار لاکھ بتیس ہزار برس تک شمار کیجاتی ہی اور کہتے ہیں کہ بعد ختم **کلجگ** کے پھر از سر نو **ست جگ** شروع ہوگا اور یہ سلسلہ تسلسل جاری رہیگا۔ ہاں یہ بات ضرور ہوگی کہ انسان چند بار بسبب اپنی اعمال کے نیکی بدی سے بھلے و برے جنم میں تبدیل ہوکر آخر کو حیات ابدی پائیگا اور عالم ارواح میں رہیگا۔

اس مذہب کی کتب میں مرقوم ہی کہ انسان کے واسطے دوسرے جنم میں جانا ایک بہت بڑی تکلیف و ایذا کا باعث ہی۔ اسلئے انسانکو لازم ہی کہ اپنی زندگی ایسی سخت ریاضت و عبادت میں گذارے کہ جس سے قریب فنا کے پہونچے ایسی حالت سے

اگر زندگی بسر کرے کہ دوسرے جنم میں جانیکی حاجت نہ واقع ہو تو ابدالاباد حیات ابدی پائیگا۔
لہذا اس فرقہ کے عابد نہایت سخت سخت ریاضت کرکے اپنے نفس کو ایسی ایذا پہنچاتے ہیں جسکی انتہا نہیں یعنی کوئی اپنے موںھ میں بڑا پتھر رکھکر موںھ کو پھیلاتا ہی اور پھر کبھی بند نہیں کرنا چاہیے دم نکل جائے۔
کوئی اپنا ہاتھ اوٹھالیتا ہی یہانتک کہ وہ ایک مدت کے بعد بسبب بند ہونے خون کے روانی کے سوکھ جاتا ہی۔ کوئی اپنا پیر سکھا لیتا ہی۔ آگ کے الاؤ پر اپنی پاؤں باندھکر اوُلٹا لٹک کر جھونکے کھانا کمر میں رسی باندھکر درخت میں ہر وقت لٹکتے رہنا وغیرہ وغیرہ سخت ریاضتیں کرتے ہیں **تاریخ ملک بہار** کا مصنف اپنی تاریخ میں بعد مطالعہ کتب ہنود تحریر کرتا ہی کہ اہل ہند کی بعض کتب میں لکھا ہوا ہی کہ ایک طوفان ایسا عظیم آیا تہا جسمیں بڑے بڑے پہاڑ غرق ہو گئے اور بہت سے جاندار فنا ہوے ہیں کیا تعجب کہ اسی طوفان نوح ع کی نسبت یہ خبر ہو۔

کتاب منوسمرتی میں آفرینش عالم کا بیان اسطرح تحریر ہی کہ

۵۔ ست جگ پہلے پرکرت میں لین تھا اور اوسکا علم و نشان نہ تھا نہ دلیل سے معلوم ہو سکتا تہا۔ خواب کی سی حالت میں تھا۔

۶۔ بعد اسکے پوشیدہ ولازوال قوت رکھنے والا اور اندھکار کا ناس کرنیوالا سویمبھو پرماتما عناصر وغیرہ کو ظاہر کرتا ہوا ظاہر ہوا۔

۷۔ جو پرماتما اندریوں سے الگ و باریک و پوشیدہ و ہمیشہ و بے فکر و سب مخلوقات کی جان ہی آپ سے آپ ظاہر ہوا۔

۸۔ اور اوسکے دلمیں یہ خواہش ہوئی کہ اپنے بدن سے ایک قسم کی خلقت پیدا کرنا چاہیے تو اوس نے پہلے پانی کو پیدا کیا پھر اوس پانی میں بیج ڈالا۔

۹۔ تب وہ مثل طلاو آفتاب کے بصورت بیضہ بنگیا پھر اوس بیضہ سے **برہماجی** جو تمام مخلوقات کے پیدا کرنے والے ہیں آپ سے آپ پیدا ہوے۔

۱۰۔ سنسکرت میں پانی کو نارا کہتے ہیں اور وہ پہلے **پرماتما** کا گھر تھا اسوجہ سے پرماتما کو **نارائن** کہتے ہیں۔

۱۱۔ جو پرماتما سب کا باعث دپوشیدہ و ہمیشہ و قایم و فاعل مطلق ہے اوس نے جس شخص کو سب سے پہلے دنیا میں پیدا کیا اوسکو سب لوگ برہما کہتے ہیں۔

۱۲۔ برہما نے اوس انڈے میں اپنے ایک برس[۱] تک رہکر اور پرماتما کا دہیان کرکے اوس انڈے کے دو ٹکڑے کیئے۔

۱۳۔ ان دو ٹکڑوں سے برہما نے سرگ اور پرتھوی کو بنایا پھر اون دونوں کے بیچ میں **آکاش** اور آٹھوں درشا اور اچل سمندر کو بنایا۔

۱۴۔ پھر برہما نے پرماتما سے سنکلپ بکلپ روپ من کو پیدا کیا اور من کے پیدا کرنے سے پہلے سمرتھ (یعنی طاقت) اور ابھمان (یعنی غرور) کرنے والا اہنکار (یعنی خودی) کو بنایا۔

۱۵۔ اور اہنکار سے پہلے آتما کا اپکار کرنیوالا مہت تتو (یعنی عقل) کو پیدا کیا اور بشئی[۲] ہوکر کرنیوالے پانچ **گیان اندری** اور پانچ کرم اندری اور تنماترا کو بھی بنایا۔

---

[۱] ہنود میں دن اور برس وغیرہ کئی طرح کے ہوتے ہیں جنکا حال آگے لکھا جائیگا ۱۲

[۲] یعنی ارتھات شبد اسپرس روپ رس گندہ جنکی معنی علی الترتیب ناطقہ و لامسہ و باصرہ و ذائقہ و شامہ موزوں ہیں ۱۲

۱۶ - اور اون نپرے شکت ماتون کے سوکشم ابیئونکو اپنے بکارمین ملاکر تمام مخلوقات کو بنایا۔

۱۸ - پھر اوس اپتاشی اور جگت رچنے والے برہم سے اپنے اپنے کامون کے ساتھ آکاش وغیرہ خلقت اور سوکشم ابیئون کے ساتھ من (یعنی دل) پیدا ہوا۔

۱۹ - بعد اسکے اپتاشی برہم نے ان سات ٹبرے پراکرم رکھنے والے مہت تتّو اور اہنکار اور پانچ تماترا اونکے سوکشم بھاگ سے اِس ناس ہونیوالے جگت کو بنایا

۲۱ - پھر پرماتما نے سب جیون کا نام اور کرم علیحدہ علیحدہ جسکا جیسا پیدائش سے پہلے تھا ویساہی وید شبد سے جانکر بنایا۔

۲۲ - پھر پربہو یعنی برہما نے دیوتاؤن کو اور جرپدارتھون کو اور سوکشم تتہ گیہ کو پیدا کیا۔

۲۳ - پھر گیہ سدھ ہونے کے واسطے اگن سے رگ وید اور بایون سے یجروید اور سورج سے سام وید کو نکالا۔

۲۴ - پھر کال اور کال کے حصہ یعنی برس۔ مہینہ۔ دن وغیرہ اور اسونے وغیرہ نکشتر ۲۷ اور سورج وغیرہ گرہ ۹ اور ندی سمندر اور پربت سم کبھم یعنی ٹیڑھے بیدھے مقامات کو بنایا۔

۲۵ - انکے بنانے کے بعد تپ (یعنی پراجاپت وغیرہ) اور بانی رت (یعنی چت کا سنتوش) اچھا کام کرودہ دیوتا وغیرہ پرجا ان سب کو بنایا۔

۲۶ - کرمون کے پرکار جاننے کے لئے گیہ وغیرہ دہرم اور برہم ہتیا وغیرہ ادہرم

ملہ یعنی اہنکار اور تماترہ وغیرہ ۱۲ ؎ یعنی تماترا کا پکار پنج مہابھوت اور اہنکار کا پکار اندرے۔

الگ کر کے انکے سُکھ دُکھ دینے والے پھل کو پرجا کے پیچھے لگا دیا۔
۲۸۔ برہماجی نے جس جاندار کو ابتدا میں جس عمل و جس خاصیت میں لگا دیا وہ جاندار پھر قوت پیدائش اوسی عمل و خاصیت میں آپ سے آپ مصروف ہوا۔
۲۹۔ قتل و ترحم و نرمی و سختی و عذاب و ثواب و راست و دروغ وغیرہ جو خاصیت ابتدا میں جسکو دی گئی اوسکو پھر بوقت پیدائش از خود حاصل ہوئی (جیسے شیر کا کام پھاڑ ڈالنا ہرن کا کام کسیکو ایذا نہ پہونچانا۔ بطِ کو تیرنا موسم کی تبدیلی وغیرہ وغیرہ
۵۱۔ اسطرح برہماجی اچنت پراکرمی مجھکو اور سرشٹ کو بنا کر پرلئے کے وقت سب کو ناش کرکے برہم میں ملجاتی ہیں۔
۵۲۔ جب تک برہماجی جاگتے ہیں تب تک یہ جگت دیکھ پرتا ہی اور جب سو جاتی ہیں تب پرلئے ہوجاتی ہی (یہ نت پرلئے کہاتے ہیں)
۵۳۔ جب برہماجی سچت ہوکر سو جاتے ہیں تب جسد اور من دونوں اپنے کرموں سی چھوٹ جاتے ہیں۔
۵۴۔ جب سب جاندار اوس مہاتما میں داخل ہو جاتے ہیں سب یہ بھوتوں کا آتما آنند سے سوتا ہی (یعنی تب مہا پرلیے ہوتی ہی)
۵۵۔ اب مرگ کی حالت لکھتے ہیں کہ یہ جیو۔ اندریوں کے ساتھ مدت دراز تک رکھ حالت نادانی میں رہتا ہی اور انفاس ختم ہو جانے پر قالب اول سے دوسرے قالب میں جاتا ہی۔
۵۶۔ اور وہ جیو جو عناصر[۱]۔ حواس[۲]۔ دل[۳]۔ عقل[۴]۔ خواہش[۵]۔ عمل[۶]۔ ہوا[۷]۔ نادانی[۸]۔ ان آٹھوں چیزوں کے ہمراہ تخم ساکن میں جاتا ہی تب درخت وغیرہ کا قالب پاتا ہی۔

ف منوجی کا قول ہی ۱۲

۵۷۔ اسیطرح برہماجی جاگتے اور سونے سے تمام جاندار ان ساکن ومتحرک کو بار بار
جلاتے اور مارتے ہیں۔

۶۱۔ برہماجی سے جو من پیدا ہوے اونکی نسل میں چھ من اور بھی ہیں اون مہا نجسوی
مہاتماؤں نے اپنے اپنے اختیار سے اپنی اپنی خلقت کو پیدا کیا۔

۶۲۔ اونکے نام یہ ہیں۔ سوارو چش اوتم تامس ریوت جاکشش دیوسوت

۶۴۔ ۱۸۔ پل کا ایک کاشٹھا۔ ۳۰ کاشٹھا کی ایک کلا۔ ۳۰ کلا کا ایک مہورت
۳۰ مہورت کا ایک رات دن ہوتا ہی۔

۶۵۔ آدمیوں اور دیوتاؤں کے رات دن کی تمیز آفتاب کے باعث ہوتی ہی
سب جانداروں کے آرام کے لیے رات اور کاروبار کے واسطے دن مقرر ہی۔

۶۶۔ آدمیوں کے ایک مہینہ کے برابر پترون کا ایک رات دن ہوتا ہی۔

۶۷۔ آدمیوں کے ایک برس کے برابر دیوتاؤں کا ایک دن رات ہوتا ہی جبتک سورج
اترائن[۱] رہیں تب تک دن اور جب تک دکشنائن رہیں تب تک رات ہی۔

۶۹۔ کہ دیوتاؤں کے چار ہزار برس کا ست جگ ہوتا ہی جگ کے پہلے دیوتوں کی چار سو
برس کی سندھیا کہلاتی ہی اور جگ کے آخر رہتا ہی سندھیانش کہلاتا ہی۔

۷۰۔ اور تینوں جگوں (یعنی ترتیا۔ دواپر کلجگ[۲]) کے سندھیا اور سندھیانش کے
مقدار ایک ہزار ایک سو برس گھٹانے سے ہوتی ہی۔

---

[۱] مکر کے سنکرات سے لیکر متھن کے نئی سنکرات تک اترائن اور کرک کی سنکرات سے دہن کی سنکرات تک دکشائن کہلاتا ہی

[۲] یعنی ۳۰۰۰ برس کا ترتیا جگ اور ۳۰۰ برس کا سندھیا اور ۳۰۰ برس کا سندھیانش اور ۲۰۰۰ ہزار برس کا
دواپر جگ ۲۰۰ برس کا سندھیا اور ۲۰۰ برس کا سندھیانش اور ۱۰۰۰ برس کا کلجگ اور ۱۰۰ برس کا
سندھیا اور ۱۰۰ برس کا سندھیانش ۱۲

۷۱ - یہ جو چاروں جگونکا اندازہ کیا اوسکا بارہ ہزار گنا دیوتاؤنکا جگ ہوتا ہی۔
۷۲ - اور دیوتاؤنکے ایکہزار جگ کی برابر برہماجی کا ایک دن ہوتا ہی اور اتنی ہی رات ہوتی ہی
۷۳ - برہما کے ایکہزار جگ کی برابر برہم کا ایک دن ہوتا ہے سو وہ دن بڑا پوتر ہی اور اتنی ہی رات ہوتی ہے اِس مدتا کے جاننے والے نے کہا ہی۔
۷۴ - وہ برہما اپنے دن مین کام کرتے مین اور رات مین سوتے ہین۔ جب جاگتے ہین تب سنکلپ بکلپ روپ مَن کو سرشٹی رچنے کے واسطے اگیا دیتے ہین۔ (اگیا یعنی اجازت)
۷۵ - مَن نے برہماجی سے اگیا پاکر آپ سے آپ آکاس کو بنایا اوسکی صفت آواز ہی
۷۶ - آکاس سے جملہ خوشبویات کے پہچانے والی پاک و قوی ہوا پیدا ہوئی اوسکی صفت لمس ہی
۷۷ - ہوا سے تاریکی دور کرنیوالی اور روشنی پھیلانیوالی جوت پیدا ہوئی اُسکا گُن روپ ہی
۷۸ - جُوت سے پانی پیدا ہوا جسکا گُن رس ہے اور پانی سے زمین پیدا ہوئی جسکی صفت بو ہے قیامت کے بعد پیدایش عالم کی یہی صورت ہی۔
۷۹ - دیوتاؤنکا جگ بارہ ہزار برس کا ہوتا ہے اسکا اکہتر گنا ایک منونتر ہوتا ہی یعنی ایک منو کی سلطنت کی مدت ہی۔
۸۰ - بے انتہا منونتر اور پیدایش اور فناء عالم کھیل کے برابر بغیر محنت کے برہماجی بار بار کیا کرتے ہین۔

اِن بیانونسے ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگیا کہ سب اقوام کا سلسلہ عالم اسباب کے معاملہ مین ایک ہی کلام ہے صرف تغیر لفظی پایا جاتا ہے مدعا سب کا ایک ہی سا نظر آتا ہے اور صاحب عقل و فراست ان مضامین سے اپنے جی کی تسلی کرسکتے ہین کہ یہ سب اقوام ایک ہی درخت کے پھل ہین البتہ زمانہ دراز سے جدا

ہو جانے کے سبب ان میں ظاہری اختلافات لفظی پیدا ہو گئے ہیں ورنہ معناً سب کے کلام کی تعبیر ایک ہی پائی جاتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

آبادی عالم بعد طوفان نوحؑ

نوع انسان کا مورث اعلیٰ

نوحؑ ۔ اس نام کو زمان قدیم کے لوگوں نے مختلف لفظ کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ مجموعہ دساتیر کتب مذاہب مجوس وغیرہ میں **کلشاہ**

از تلخیص التواریخ ۔ فرشتہ ۔ حبیب السیر ۔ روضۃ الصفا ۔ دبستان ۔ سیر المتاخرین ۔ ناسخ التواریخ ۔ لب التواریخ ۔ کتب سماوی موجودہ حال مثل توراۃ ۔ زبور ۔ انجیل ۔ فرقان و کتاب دانیال ۔ تاریخ ایران مصنفہ سر جان ملکم صاحب ۔ اصغار آدمؑ روضۃ الاحباب ۔ سیر المتقدمین ۔ تزک ہند ۔ کالندکا پرکاش کی شرح ۔ راج مالا ۔ مہابھارت ۔ بشنو پران ۔ راج پرستی ۔ سنگھاسن بتیسی ۔ تاریخ مصر یا تاریخ یونان ۔ تاریخ اسکندری ۔ فرامرز نامہ گجراتی ۔ وید فارسی ۔ ترجمہ فیضی ۔ آثار السنا دید ۔ تاریخ ہیٹر کبیر ۔ تاریخ چین ۔ آئینہ تاریخ نما ۔ تاریخ ٹاڈ ہنٹر ۔ تاریخ عالم ۔ تاریخ رشیدی ۔ سرگذشت راجندر جی وغیرہ وغیرہ ۔

اور عربی زبان میں **نوح**ؑ اور سریانی زبان میں **لیشکر** اور انگریزی زبان میں **نوحہ** اور سنسکرت میں **بیوست منو** لکھا ہے۔ وجہ اس اختلاف کی بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ قدیم میں جو مختلف نسلوں کے مختلف گروہ غیر مقامات سے آکر ملتے گئے اونکی زبانیں مختلف تھیں (از تلخیص) اسواسطے کہ وہ سب تین نسلوں کے گروہ تھے۔ (جیسا ہم آگے بیان کریں گے) اور ہر گروہ کی زبان غیر تھی اسلیے ہر گروہ **نوح**ؑ کو کہ اون سب گروہوں کے بزرگ تھے اپنی اپنی زبان میں یاد کرتے تھے۔ تلخیص التواریخ کا مصنف لکھتا ہے کہ **مہابھارت کی بن پرب** میں سب سے پہلے منو کو **بیوست منو** کے لفظ کے ساتھ یاد کیا ہے جسکی عبارت کا ماحصل صاحب کشتی ہوتا ہے اور لکھا ہے کہ **نش** اسی منو کے تین خاندان **چاند۔ سورج۔ یون** کے نام سے مشہور ہیں جنکی نسل کے لوگ دنیا میں آباد ہیں۔

کتب اہل اسلام سے یوں ثابت ہوتا ہے کہ طوفان کے بعد **نوح**ؑ کے تین بیٹے **حام۔ سام۔ یافث**۔ کی نسل سے عالم آباد ہوا۔ ہنود اسی **نوح**ؑ کو **منو بیوست**۔ اور حام کو **یون** اور سام کو **چاند** اور **یافث** کو **سورج** کہتے ہیں۔

پہلی دلیل۔ اہل اسلام کے نزدیک عالم کی آبادی بعد طوفان **حام۔ سام۔ یافث** کی نسل سے ہے۔

اور اہل ہند کے نزدیک شروع دور کلجگ میں **یون۔ چاند۔ سورج** کی نسل سے مانی گئی ہے۔ پس ان دونوں بیانوں میں بجز اختلاف تلفظ کوئی تغیر نہیں پایا جاتا۔

دوسری دلیل اہل ہند منو کی اولاد کو **منش** کہتے ہیں اور اہل مصر **نوح**ؑ کی

اولاد کو منیش کہتے ہیں اس میں بظاہر بہت تھوڑا تغیر پایا جاتا ہی بلکہ یقین کر سکتے ہیں کہ دونوں لفظ ایک ہی ہیں جب یہ دونوں لفظ ایک ہی مان لیے جائیں تو منو اور نوح ایک ہی شخص کی ذات منصور ہو سکتی ہی (موسیٰ کی کتاب میں مصریم بن حام بن نوح کا نام منیش تحریر ہی اور منیش کی اولاد منیش کہلاتی ہی۔ منیش یعنی منوزادہ)

تیسری دلیل۔ مطابقت بیان کی یہ ہی کہ ہنود کے مذہب میں مردے کا جلانا اور بعض قدیم گروہوں میں مردے کا دریا میں بہانا سب سے پہلے سورج کے خاندان میں جاری ہوا اور اہل اسلام کی کتب سے یوں ظاہر ہی کہ ان دونوں رسوم کا آغاز سب سے پہلے یافث کے خاندان میں جاری ہوا ہی جسکا حال ہم پتہ وار آیندہ تحریر کرنیوالے ہیں اور لفظ سوم سنسکرت زبان میں چاند کے واسطے مستعمل ہی اور چاند کی اولاد کا چندربنسی نام ہی اور سام پسر نوح کو بھی کہتے ہیں ظاہرا سام اور سوم میں کچھہ فرق نہیں پایا جاتا ہی یہ دلیل بھی بجز تغیر لفظی کے پوری مطابقت ظاہر کرتی ہی۔

چوتھی دلیل یہ ہی کہ ہنود کی کتب میں یہ مسئلہ مسلم ہی کہ کلجگ کے آغاز کے وقت بیوست منو کی نسل ترقی شروع ہوئی اور اہل اسلام اس امر کے قائل ہیں کہ نوح کے طوفان کے بعد نوح کی نسل سے دنیا آباد ہوئی اور **کلجگ** کا آغاز اور طوفان کا زمانہ ازروے شمار و تطبیق سنین ایک ہی پایا جاتا ہی ہماری ان بیانوں کی تصدیق دنیا کی سب قومیں مثل پارسی۔ زردشتی۔ سامری۔ یہود۔ نصاری۔ مجوسی۔ داؤدی۔ چینی۔ تاتاری۔ غرض جتنے فرقے دنیا میں موجود ہیں تمام اپنی اپنی ملت کی کتب میں تغیر غیر موثر کے ساتھ کرتے جاتے ہیں۔ چنانچہ باب اول میں بعض مقامات پر جو دوسری قوموں کی کتب کا مجمل خلاصہ آفرینش عالم کے بارہ میں ہمنے تحریر کیا ہی مطابقت کیواسطے ہمارے مذکورہ بالا قول کا ثبوت کافی ہی

پس یہ امر قابل تسلیم ہے کہ اسقدر زمانہ گذشتہ کے حالات بجز تھوڑی تھوڑی مطابقت کے کوئی بڑا ثبوت نہین رکھتے ہین لہذا ایسی حالت مین اتنی تطبیق بھی کافی تصور کرلینا انصاف پسند طبیعتون کے نزدیک کوئی معیوب نہوگا چہ جائیکہ کسیقدر ثبوت عقلی و نقلی اور حوالہ کتب قدیمہ وپیشین گوئیان عظیمہ ہمارے بیانکی تصدیق کرین۔ (کتب قدیمہ اون کتب سماوی کا نام ہے جو زمانہ حال مین بائبل کہلاتی ہین) کتب قدیمہ مین یہ بہی مرقوم ہے کہ طوفانکے بعد خدائے تعالے نے جو انسان کہ زندہ بچے تھے سوائے نوح ؑ کے سب کے دلمے وہ حالات اور واقعات کہ قبل طوفان کے گذرچکے تھے ایسے محو کردئے تھے کہ کسیکو کوئی بات قبل طوفان کے یاد نہ تھی حتی کہ باہم کلام بھی نہین کرسکتے تھے۔ تھوڑے عرصے تک سکتے کی سی حالت رہی بعدہ نوح ؑ نے علیحدہ علیحدہ سب کو مختلف لفظ تکلم کے واسطے سمجھا کر اطراف مین روانہ کیا۔

توریت مین یہ بھی لکہا دیکھا ہے کہ طوفانکے تھوڑی مدت بعد جبکہ لوگ باہم کلام کرنے لگے تھے نوح ؑ کے بیٹونکی باہم مشورت ہوئی کہ بابل کے ملک مین ایک ایسی بلند عمارت بنائی جاوے کہ آیندہ اگر کبھی طوفان آوے تو سب لوگ اوس عمارت پر چڑھ جاوین۔ چنانچہ اس خام خیالی کا پختگی کے ساتھ آغاز کیا مگر اللہ تعالےنے اونکی زبان اور سمجھ ایسی مختلف کردی کہ سب خودرای ہوکر اطراف مین چلے گئے اور وہ عمارت ناتمام رہ گئی **ولسن صاحب** مورخ اپنی تحقیقات مین لکھتے ہین کہ پہلے نوح ؑ کی قوم **میسوپوطامیہ** یعنی **فرات و دجلہ** کے دوآبہ مین آباد ہوئی۔ اس دوآبہ کو فی الحال **دیار بکر** اور **الجزیرہ** کہتے ہین۔

آبادی کا سلسلہ

کتاب روضۃ الصفا۔ حبیب السیر۔ سیر المتاخرین۔ و تلخیص التواریخ و ناسخ التواریخ و فرشتہ مین حالات ذیل یون تحریر ہین کہ بعد طوفان نوح علیہ السلام نے بحکم خداوند تعالی اپنے بیٹون حام۔ سام۔ یافث کو اطراف عالم مین اسطرح روانہ کیا کہ سام یعنی چاند کو جو کہ سب سے بڑا بیٹا تھا جانب مغرب اور یافث یعنی سورج کو سمت شمال و مشرق اور حام یعنی پون کو بطرف جنوب روانہ فرمایا۔

خاندان سام یعنی چاند

خاندان سام یعنی چاند جو ہندو دین چندر بنسی مشہور ہی سام کی عمر پانچ سو سال کی تھی سام کو نوح ؑ نے انیس لفظ برای تکلم دین و دنیا کا کام کرنی کیواسطے تعلیم کر کے بسمت مغرب روانہ کیا ان الفاظ کی خبر کسی دوسرے بھائی کو نہ تھی طوفان کے سو برس بعد سام کے ایک بیٹا جسکا نام ایلام یا آلان یا ارم رکھا گیا تھا پیدا ہوا۔ اس ایلام کی نسل تمام خلیج فارس کے شمال اور سینا کے جنوب پھیلتی چلی گئی چنانچہ ایلام کے نام پر ایک شہر آلان نام ایشیای روم مین کوہ قاف کی شمال آج تک مشہور ہی۔

اوسوقت مین بموجب فہمائش نوح ؑ ایسا رواج تھا کہ ہر فرقہ اپنی سردار کے نام سی مشہور ہوتا اور سردار کے نام پر مسکن کا نام مقرر کیا جاتا تاکہ خاندان اور اونکی مسکن کا تمیز ہوتا رہے

چنانچہ گشتب وغیرہ بانیان کشمیر قوم آلانی سے تھے جنکی نسل بعد مدت ہند مین آریہ کے نام سے مشہور ہوئی اور جد برہمنان ناگردی جو ابتک مشہور ہین اوسی گروہ سے ہین یہہ لوگ بڑے زبردست تھے دوسرا بیٹا سام کا ارفخشد تھا جسکی نسل مین ہود۔ ابراہیم ع صالح ع وغیرہ پیغمبران گذرے ہین بلکہ تمام طوائف عرب ارفخشد کی نسل سے ہین۔
تیسرا بیٹا سام کا کیومرث یا کیومرد تھا جسکی نسل کے لوگ نہایت اُلوالعزم ہوے اور ملوک عجم یزدجرد گرد تک اوسیکی نسل سے گذرے ہین اور تمام تاریخ ایران و توران اسکی نسل سے مملو ہے۔
باقی بیٹے سام کے الود۔ یقین۔ یورج یعنے (تمسک) لادو علیم۔ یور۔ ہین۔
ارفخشد پسر سام کے ایک سو تیس برس کے عمر مین قینان اور قینان کے ایک سو تیس برس کی عمر مین صلح اور صلح کے ایک سو تیس برس کی عمر مین ہود ع عبیر پیدا ہوے جو زبان عبرانی کے بانی ہوے یعنی زبان عبرانی طوفان نوح ع کے چھہ سو برس بعد جاری ہوگئی تھی قوم عاد پر جو نوح ع سے ایک ہزار برس بعد خوب ترقی پر تھی ہود ع پیغمبر ہوئی تھی ارفخشد کے ایک بیٹا عملیق تھا جسکی نسل عمالقہ کہلاتی ہے۔ کتاب روضۃ الصفا مین تحریر ہے کہ سام کی اولاد مین سے طوفان نوح ع کے ایک ہزار برس بعد ایک قوم کا بادشاہ عاد بن عوض بن ارم یا ایلام بن سام بن نوح ع تھا اسکے زمانہ مین بت پرستی اور فحش کا ارتکاب اور مناہی اور مسکرات انتہائی رائج تھی۔ عاد کی قوم مین ثمود اور صمود تونکے نام تھے۔ عاد کے تخت پر بعد عاد کے شدید اور بعد شدید کے شداد اوسکا بھائی تخت نشین ہوا جس نے زمین پر جنت بنائی تھی اور اوسکے واسطے اطراف

عالم سے خزانہ منگا یا تھا چنانچہ ضحاک تازی نے بھی جبکہ وہ جمشید بادشاہ عجم کے تخت پر قابض ہوگیا تھا خزانہ روانہ کیا تھا۔ چونکہ دنیا کی بہت سی زمین اسکے قبضے مین تھی اسلیے اس نے خدائی کا دعوی کیا تھا کیومرث پسر سام دنیا مین سب سے پہلا بادشاہ ہے جسکی پیدائش کا زمانہ از روے تحقیق انگریزی وزردشتی حضرت عیسٰی سے تین ہزار چھتیس برس قبل ہوتا ہے اسکی زندگی مین سیامک اسکے بیٹے کو کہ نہایت عقیل و فہیم تھا عبادت گاہ مین دیوون نے مار ڈالا جسکی وجہ سے کیومرث غضبناک ہوکر با فوج کثیر اونکے ملک پر چڑھ گیا اور پھر بہت سی قتل و غارت کے بعد واپس آیا سب سے پہلے کیومرث نے شہر اسطخر آباد کیا جبکہ پسر کی تلاش مین نکلا تھا راہ مین بوم کی آواز گوش زد ہوئی تھی بعد دستیابی لاش پسر متیز کیا گیا کہ بوم کی آواز نحوس ہے اور جب برائے انتقام خون پسر روانہ ہوا تب آواز خروس سنائی دی بعد فتح جنگ دیوان خروس کی آواز کو نیک شگون تعبیر کیا کیومرث نے خروس کو دعا دی ہے جہانتک اسکی آواز پہونچیگی بلا نہ آوے گی یہی وجہ ہے کہ تمام پارسی و ایرانی مرغ کو گھر مین پالتے ہین۔ (مگر اول شب مین آواز مرغ منحوس مانی گئی ہے کیونکہ اول شب آواز مرغ پر کیومرث کی موت ہوئی ہے) واپس آتے وقت شہر بلخ آباد کیا۔ کیومرث عابد۔ نیک۔ سخی شجاع۔ رحم دل۔ خدا پرست تھا مذہب نوح پر قایم۔ اسکی عمر ایک ہزار برس کی ہوئی اون کا تنا اور بننا اور رواس سے کپڑے بنانا اور سینا اور زین اور لگام وسواری اسپ کیومرث کی ایجاد ہین۔

جبکہ ہوشنگ پسر سیامک کی چالیس برس کی عمر ہوئی کیومرث نے اپنی زندگی مین اوسکو فرمانروا بنا کر گوشہ نشینی اختیار کی (از روضۃ الصفا)

ہوشنگ بن سیامک نے عیسیٰ کے چھتیس سو انتیس برس قبل تخت نشین ہوکر سب سے
پہلے پتھر سے آگ نکالی اور لوہے سے ہتھیار بنائی اور سمور جانور اور روباہ کی کھال کے
پوستین بنائی اور سگان تازی کو معلم کیا۔ آب کلاب کو دافع بیہوشی کیواسطے شائع کیا
اپنے سامنے ملازموں کو دست بستہ کھڑی ہونے کیواسطے حکم فرمایا۔ کھان کھود تا سونا چاندی
اور دوسری دہاتیں نکالنا اور درخت کاٹ تختہ بنانا اسکی ایجاد ہی چالیس سال حکومت
کرکے اپنی زندگی ہیں اپنی بیٹے طہمورسپ کو عیسیٰ علیہ السلام سے دو ہزار پانسو نواسی
برس قبل تخت نشین کرکے گوشہ گزیں ہوگیا۔
روایت طبری کے مطابق اسکی عمر پانسو برس کی ہوئی۔ کیومرث کو چھ پسر ہوئے چنانچہ
ہرایک کے نام پر ملک آباد ہیں۔ بابک۔ فارس۔ عراق۔ تور۔ شام۔ و مغان۔
جبکہ اولاد سام یعنی چاند اقالیم بابل۔ دیمن۔ حضرموت۔ عمان۔ عراق۔ شین۔
و فارس میں بہت کثرت سے ہوگئی تب ایک بہی بعض بطرف مشرق اور بعض بطرف
جنوب روانہ ہوکر اولاد حام و یافث سے مل گئے۔

خاندان یافث یعنی سورج

اولاد یافث یعنی سورج کہ جو ہند میں سورج بنسی کہلاتی ہی نوح نے اپنی بیٹے
یافث کو چھتیس الفاظ یرای تکلم تعلیم فرماکر شمال و مشرق کی طرف روانہ کیا یافث کو
جافث بھی تحریر کیا ہی اور زبان تاتاری ہین بولجہ خاں کہتے ہین۔ تاریخ چین کا
مصنف بیان کرتا ہی کہ طوفان کے دو سو برس بعد یافث کناری دریائے آمل
یعنی دریائے والگا پر پہونچا اور اسکی تھوڑی مدت بعد اپنی تین سو برس کی عمر کے

اندر دریامین ڈوب کر مر گیا۔

کتاب روضتہ الصفامیں لکھا ہی کہ یافث بن نوحؑ کے گیارہ بیٹے تھے اونکے نام حسب ذیل تحریر ہیں۔ ترک۔ چین۔ صقلاب۔ کماری۔ خلج۔ روس سدسان۔ غز۔ مازج۔ منشج۔ خزر۔

ترک پسر یافث سب اولاد سے بڑا تھا۔ دلیر۔ مردانہ۔ فرزانہ۔ ہنرمند۔ ان سب صفات کے ساتھ موصوف تھا شمال و مشرق کی حدود میں سیر کرتا رہا۔ اور ایک مقام پر کہ اوسکو سیلوک کہتے ہیں پہنچکر چوب و گیاہ سے مکان بنای اور دریا کی کنارے پر قیام کیا پوست گوسفند و دیگر حیوانات سے قبا وغیرہ سینا ایجاد کیا ترک بڑا عادل اور اوس زمانہ کا فاضل رعایا پرور بادشاہ ہوا ہی ترک کے کئی بیٹے تھے اونمیں سے ایک روز ایک بیٹا فودک نام شکار میں اوسکے ہمراہ تھا ایک مقام پر شکار کیا اور کباب بنای وہ کباب فودک کے ہاتھ سے ایک زمین شور پر گر پڑے فودک نے کباب اوٹھا کر کھائے تو نمک کا مزہ اوسمیں پایا گیا لذیذ سمجھکر ترک کو کھلا وہ خوش ہوا اوسوقت سے طعام میں آمیزش نمک برای لذت قرار پائی خزر بن یافث نے بہت سی سیاحت کی اور تمام سرحد ملک شمال میں کنارے دریائی آتھل یا آتل تک پہنچا اور وہاں ایک شہر بنایا اوسکی بیٹوں نے لومڑی کا شکار کرنا اختیار کیا اور اپنے باپ کی فہمایش سے اونکے پوست کی لبوس بنای خزر کے پاس بعد تھوڑی مدت کے اوسکا بھائی روس آیا اور تھوڑی زمین طلب کر کے قیام اختیار کیا۔

غز پسر یافث بلغار کی سرحد میں پہنچا۔ بڑا مکار و حیلہ ساز تھا۔ ترک سے جنگ عظیم برپا کی اور اپنے بھائیوں میں بہت سا فتنہ و فساد (ایک پتھر پر جو کہ ترکہ پدری تھا

اور مشہور ہے وہ کسی قسم کا کمال رکھتا تھا) برپا کیا ہر طرف اسکے مکر سے آتش فساد بھڑک اوٹھی۔

کماری بن یافث۔ عیاش مزاج تھا۔ صید و شکار پر بہت مائل۔ اسکے دو پسر پیدا ہوئے۔ جنکا نام **بلغار** اور **برطاس** رکھا گیا اس بلغار کے نام سے زمین **بلغار** مشہور ہو جہانتک **غز** پہونچا تھا یہہ بلغار آج تک آباد ہے۔

چین پسر یافث نہایت عاقل و تمیز دار تھا۔ نقاشی و صورت گری اور مختلف رنگ کے جامہ اوسکی اختراع ہین اسکا ایک بیٹا جسکا نام **ماچین** رکھا گیا تھا اس ماچین نے ایک شہر اپنے نام پر چین کے شہر کے قریب آباد کیا **عنقا** طائر کو گرفتار کرکے اوسکے پر و نسی آلات حرب بنائے۔ آہو کو گرفتار کرکے ذبح کیا اور اوسکے ایک مقام سے سیاہ خون خوشبودار دستیاب کرکے **مشک** بنایا اسطرح مشک لوگون تک پہونچایا۔

مصنف تلخیص التواریخ اپنی تحقیقات مین یافث بن نوح کے حالات یون لکھتا ہے کہ یافث کو اہل فارس **جی افرام** تحریر کرتے ہین جی افرام کے ایک پسر کیومرث پیدا ہوا۔ کیومرث کے تین پسر ہوئے ایک انمین کا **اسکنز** تھا جو اہل **سکزستان** ہے دوسرا پسر **ابعث** جو جد اہل **فارس** ہے اور تا **ہفت خوان** اوسکی نسل پہیلی ہوئی ہے تیسرا پسر **تجرمہ** جو جد اہل **جرمن و فرانس** و ارمینہ ہے یافث کا دوسرا پسر **یاجوج** ہے جو جد اہل **ماچین** و ماجوریہ و گوزانہ اور **شمال جرمن** اور **تارمنڈن** اور **سویڈن** اور شمالی لوگونکا تا انگلستان ہے۔

یافث کا تیسرا پسر **مادی** جو جد اہل **ارض روم و روس و آذربیجان** وغیرہ ہے آذربیجان سے خاندان **کیانیان** جاری ہوا اور اسی خاندان کیانیان مین **ذوالقرنین**

کورش کیقباد کیانی ہمدانی ہوا ہی جو بڑا بادشاہ فارس کا تھا اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا۔

یافث کا چوتھا پسر یونان ہوا جسکے چار بیٹے تھے ایک الیشیا جسکا امیکا نام سے امریکا مین ابتک ایک شہر مملکت پیرو مین موجود ہے (قوم ایل جو امریکا کی ایک قدیم قوم کا نام ہی اوسکا قول ہے کہ ہم مشرق سے آئے ہین) دوسرا پسر یونان کے ترسیس پیدا ہوا اوسکی اولاد ممالک جزایر شرقی جاپان قیان مین تا ہند پھیلی ہوئی ہے اور تمام جزائر شرقی کے غیر آریہ اور وحشی لوگ اسکی نسل سے ہین اور اہل جاوہ بہی اسکی اولاد ہین۔ تیسرا پسر یونان کا کتیم پیدا ہوا اسکی نسل جزائر سیپرس مین مقیم ہوئی۔ چوتھا پسر یونان کا دوان ہوا جو جد اہل یونان و یورپ کہلایا۔ پانچوان پسر یونان کا توبل ہوا جسکی اولاد اہل تبت ہین اور انہین اہل تبت سے بعض فرقے کوہ ہمالیہ کے نشیب و فراز طے کرتے ہوئے شمال ہند مین پہیل کر شیا اور حویلا ابنائے حام بن نوح کی اولاد سے ملکر بنگالہ کی طرف سے سمندر کے کنارہ آباد ہو کر غیر آریہ کہلائے اور انہین کے فرقہ بڑہتے بڑہتے سراسر اور غربی گھاٹ کے نشیب و فراز مین آباد ہوتے ہوے ہند کی بعض پہاڑون اور میدانون مین پہیل گئے۔

چھٹا پسر یافث کا تمسک ہوا جو جد اہل نشین یعنی چین* ہوا۔ ساتوان پسر یافث کا تبرس جو جد اہل تاتار و سیبیریا کہلایا ان تینون کے نام پر ابتک ملک روس مین شہر آباد ہین۔

* چین کو کتب قدیمہ مین نشین یا شین لکھا ہے ۱۲

حام کو نوحؑ نے اٹھارہ لغت بتائے تھے جن سے کاروبار دین و دنیا کا بخوبی انجام کو پہنچاتے تھے (از فرشتہ)

تاریخ مصر میں لکھا ہی کہ حام بن نوحؑ کے ایک بیٹا مصریم یا مزریم نام پیدا ہوا جو ملک مصر کا سب سے پہلا بادشاہ تھا اُس نے دیوتاؤں کی پرستش اور قربانیوں کے رسوم جاری کیے۔ اسکا زمانہ عیسیٰؑ سے تین ہزار برس قبل محسوب ہوا ہی اس مصریم کے ایک بیٹا لود پیدا ہوا تھا غالباً جس سے **قوم لودی** مشہور ہوئی۔

حام کے دوسرا بیٹا **سبائی** پیدا ہوا۔

حام کے تیسرا بیٹا لفتوحی پیدا ہوا۔ ان دونوں کی اولاد افریقہ میں پھیلی۔

حام کے چوتھا بیٹا کسلوحی تھا جو اکثر فلسطین یعنی شام کے ملک میں آباد رہا ہوا اس فلسطین کے ایک بیٹا جسکا نام جاٹ پیدا ہوا جس سے **قوم جاٹ** مشہور ہوئی

حام کے پانچواں بیٹا قوط یا قبط پیدا ہوا جو جد اہل **کابل** ہی اور بعض اولاد قبط کی **افریقہ** اور **حبش** میں سکن گزین ہوئی۔

حام کے چھٹا بیٹا **کوش** پیدا ہوا اس کوش کے چھ بیٹے تھے **سبا۔ حویلا۔ رعام۔ نمرود** جسکا دوسرا نام **طہماسقان** تھا **سبتگاہ۔ سینا۔ کوش**

⁂ تاریخ مصر میں مصریم کے زمانہ کا تعین ۲۱۹۲ قبل عیسیٰؑ سے کیا گیا ہی مگر اور بہت سی تاریخوں سے جنسے حضرت آدمؑ کا ٹھیک زمانہ پایا جاتا ہی معلوم ہوتا ہی اور ان کتب کے حساب سے ہبوط آدم ۵۰۶۰ برس عیسیٰؑ سے قبل ہوا ہی جس سے مصریم کا زمانہ جو تاریخ مصر میں لکھا ہی غلط ہوتا ہی کیونکہ تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ طوفان کے بعد ایک سو برس کے اندر ملک مصر آباد ہو گیا تھا اور اسمیں پہلا بادشاہ مصریم مانا گیا ہی اور طوفان عیسیٰؑ ۳۱۰۰ برس قبل ہوا ہی اس حساب سے مصریم کا زمانہ عیسیٰؑ سے تین ہزار برس قبل ہوگا۔

بن حام کی نسل باشندگان خراسان مشہور ہیں۔
نمرود بن کوش بن حام بابل والا نمرود مشہور ہی جس نے طوفان یا نوحؑ کی وفات کے ۱۵۰ برس بعد شہر بابل آباد کیا تھا۔
سشیا بن کوش کی اولاد شمال یونان و نیز سوڈان میں آباد ہوئی۔ حویلا بن کوش کی اولاد ملک بخارا اور سوڈان میں بسے سینا بن کوش کی نسل کے لوگ ایلام کے شمال میں مسکن گزیں ہوئے اور صعب تک پھیلے۔
ستیگاہ بن کوش کی اولاد سے ہفتخواں اور مازندران کے ملک آباد ہیں۔ یہ لوگ مہیب شکل اور قوی ہیکل پیدا ہوئے۔
رعام یا رعما بن کوش کی اولاد سیا اور دون یعنی ہند میں۔
سیا کی اولاد سندہ اور بلوچ تھی جنکے نام پر ملک آباد ہیں۔
دون یعنی ہند کے چار بیٹے تھے جنکے نام دکن و پورب و بنگ و نہروال تھو ان سب کے نام سے ملک آباد ہیں۔
تاریخ فرشتہ کا مصنف تحریر کرتا ہی کہ حام کے پسر حبش۔ نوبہ۔ زنج۔ کنعان۔ قبط۔ بربر۔ کوش ہوے۔
حبش کی اولاد ملک حبش میں اور نوبہ کی ملک نوبہ اور کنعان کی ملک کنعانؔ۔ اور قبط کے ملک کابل میں اور بربر کی ملک بربر میں اور کوش کی ملکت ہندوستان میں آباد ہوئی
مولف کی تحقیق سے ایسا ثابت ہوا ہی کہ طوفان نوحؑ عیسیٰؑ سے تین ہزار ایک سو برس قبل آیا تھا اور یہی ٹھیک زمانہ کلجگ کے آغاز کا محسوب ہوا ہی۔ کس لیے کہ کتب ہنود میں صاف طور پر تحریر ہی کہ کلجگ کے آغاز کے چالیسویں سال جدھشٹر کا

+ کنعان ملک غور کو کہتے ہیں (از کتاب مقدس) غور مصر کے قریب ایک دوسرا ملک ہی۔

سمت شروع ہوکر تین ہزار برس تک جاری رہا بعد اسکے بکرماجیت اجین والی کا
سمت شروع ہوا۔ اور بکرما کا سمت عیسیٰ کے سنہ سے ۵۷ برس قبل شروع ہوا ہی۔
اسلیے ستاون اور تین ہزار اور چالیس کو جوڑنے سے تین ہزار ستانوی برس ہوتے ہین
اس حساب سے کلجگ کا آغاز عیسیٰ سے تین ہزار ستانوی برس قبل ہوتا ہی۔
ظاہر ہی کہ تین ہزار ستانوی اور تین ہزار ایک سو مین کچھ بڑا فرق نہین ہے صرف
تین برس کا فرق ہی۔ اور یہہ اسقدر زمانہ گذشتہ کے حالات مین کچھ بیجا نہین ہے۔

آغاز بعض رسومات

روضۃ الصفا مین تحریر ہے کہ یافث یعنی سورج جبکہ اپنے پدر نوح سے بر حسب حکم
خداوند تعالیٰ چند کلمات نصیحت در بارہ آبادی زمین اور پھیلانے اپنی اولاد کے
زمین غیر آباد مین شمال و مشرق کی طرف روانہ ہوا اور وہ اون خطون غیر آباد مین
مسکن گزین ہوا یافث کی اولاد مین پیدایش کے سبب کثرت شروع ہوئی بعدہ
یافث نے اپنی اولاد کے چند گروہون کو اوسی ملک کے اطراف مین روانہ کیا تھا
جنکا دین اور مذہبی عقائد بالکل نوح کے عقائد سے تھے۔

بہ نوح کے عقائد اور احکام دین تمام و کمال بہت تھوڑی تھوڑی تغیر کے ساتھ ہر پیغمبر کے وقت مین اصولا یعنی شریعت خداوندی ہوکر
جاری رہے مین جنمین سے اکثر حکم عیسیٰ تک اور بعدہ شریعت محمدیہ مین شامل ہوکر اسوقت تک جاری ہین اس کا ثبوت تمام
کتب سماوی مثل توریت و زبور و انجیل اور فرقان مین موجود ہین اور اکثر وہی احکام اصل وید مین بھی اسقدر پائے
جاتے ہین جو کہ مذہب ہنود کے ایک سماوی کتاب برہمنو کے قول کے موافق پائے جاتے ہین۔

مُردیکا جلانا

بعد طوفانکے مدت تک یہہ عقائد قایم رہے طوفانکے دوسو چالیس برس بعد جبکہ **یافث** انہی ایک قبیلہ کے ساتھہ گوشہ شمال و مشرق مین دریائے **آتھل** یعنی والگا کی کنارہ پہونچا ناگاہ دریا مین غرق ہوگیا۔ چونکہ اسوقت تک اوس قبیلہ کے لوگون نے کسیکو مرتی ہوئی ندیکھا تہا۔ **یافث** کو دریا سے نکال کر بیہوش دیکھکر تہوڑی دیر تک اوسکی ہوش مین آنیکا انتظار کرتے رہے جب کئی روز گذر گئی اور ہوش نہ آیا تو اون لوگون نی جو اوس قبیلہ مین عمر رسیدہ تہی ایسا مشورہ کیا کہ آگ* پانی کو جلاتی ہے لہذا یافث کو آگ مین ڈالو تاکہ پانی جلجائی۔ بس یافث کو ہوش آجایگا اور حس و حرکت کرنے لگے گا۔ چونکہ یافث اس گروہ کا بزرگ اور مورث اعلیٰ تھا اس غرض سے اوسکے ہوش مین آنیکی تدبیرین کرتے تہی الغرض وہ تو مرچکا تہا آگ مین جلکر خاکستر ہوگیا اور اوس قبیلہ کی امید پوری ہوئی تو لاچار ہوکر اوس خاک کی حفاظت کرنے لگے۔

یافث کو آگ مین جلانا ایک نیک کام کی صلاح تہی کہ وہ اچھا ہوجایگا اسکے بعد جو لوگ اوس قبیلہ مین مرتے گئے اوسنکے عزیز لاشونکو انہی بزرگ یافث کی پیروی سمجھکر جلاتے گئی اوسوقت سی مردیکا جلانا جاری ہوگیا جو زمانہ حال مین ہنود کی قوم مین ایک مذہبی رسم مانا جاتا ہے یہہ **بات** بہی یاد رکہنی کے قابل ہے کہ بعد مرنے **یافث** کے حسب دستور یہہ گروہ بہی منتشر ہوکر تھوڑی تھوڑی لوگ جُدا جُدا آباد ہوگئی اور جو لوگ کہ ان سے جدا ہوتے گئی ایک دوسری کی

* سب سی پہلی آگ سی ترک بن یافث واقف ہوا تہا اوسکی بعض اولاد کے لوگ امی قبیلہ مین آن ملے تہے جنکے سبب سی یہہ بہی واقف ہوگئے تہے ۱۲

حالات سے بیخبر ہوتے گئے۔

مردیکا دریامیں بہانا

جب اسی گروہ کے بعض لوگ یافث کے غرق ہونے کے بعد اُن لوگوں سے جنہیں مردہ کے جلانے کا رواج جاری ہوا تھا علیحدہ آباد ہو گئے تھے اور اونمیں کوئی شخص مرا تو اُنھوں نے دریامیں بہانے کا طریقہ اختیار کیا اور وہ یوں خیال کرنے لگے کہ آدمی کا جب وقت آخر ہوتا ہی تو اوسکو دریامیں گرنا چاہیئے کیونکہ یافث نے اپنی عمر کے آخر وقت دریامیں گرنا اختیار کیا چونکہ وہ بزرگ نیک تہا لہذا اوسکو آنے والے وقت کی خبر ہو گئی تھی اور وہ اپنا آخر وقت پہچانکر دریامیں گرا گویا ہمکو اوس نے بتایا کہ آدمی کو آخر وقت دریامیں گرنا بہتر ہی لہذا ہمکو اوسکی پیروی مناسب ہی۔ لیکن ہم آخر وقت سے خبردار نہیں ہیں اسلیے مرے ہوئے شخص کے اعزا اوسکو یافث کی پیروی سمجھکر دریامیں بہادیں اور وہ لوگ یوں خیال کرتے ہیں کہ یافث کی نعش کو جو جلایا اور اوسکی خاک کی حفاظت کی یہ سب زندہ لوگوں کے کام تھے یافث ان میں سے کسی بات کا نہ حکم کر گیا نہ اوس نے کبھی ایسا کیا۔ اوسوقت سے مُردے کا دریامیں بہانا جاری ہوا۔

مُردیکا کھُلے میدانمیں رکھنا

اوسی قبیلہ کے بعض لوگ جب منتشر ہو گئے اور اوس میں نوبت کسی کے مرنے کی آئی تو اون لوگوں کا ایسا خیال ہوا کہ یافث مورث اعلیٰ سے آخر وقت جو فعل

وقوع میں آیا وہ صرف صحرا میں اوس کا جانا ثابت ہوتا ہی گویا آخر وقت انسان کو آبادی
سے دوری بلکہ دریا کا کنارہ بہتر ہی چاہیئے کہ آخر وقت انسان ایسے مقامات پر پہنچے چونکہ
یافث مرضی حق سے مطلع تہا اپنے آخر وقت آبادی سے دور ہوکر دریا کے کنارہ پر پہنچا
لہذا ہم لوگ کہ آخر وقت سے بے خبر ہیں بعد مرنے کے مردہ کو دریا۔ یا تالاب یا کسی
میدان میں رکھدیا کریں۔ چنانچہ اونھوں نے یہی فعل اختیار کیا اور ابتک پارسی
و دیگر بعض تاتار کی قومیں اپنے مردوں کو کسی خاص مقام پر رکھکر چھوڑ دیتے ہیں یہ
فرقہ ایسا خیال کرنے لگا کہ یافث کے جسقدر فعل تھے نیک و بہتر تھے لہذا اوس سے
آخر وقت کا فعل صحرا کو جانا سرزد ہوا اور دریا میں گرنا امر اتفاقی تہا اور اوسکی لاش
کو جلانا دوسروں کا فعل ہوا او سوقت سے مُردہ کا کُھلے میدان میں رکھدینا
جاری ہوا۔

مردیکا دفن کرنا

اسی فرقہ کے بعض لوگ (جبکہ یہ اپنے مردونکو کُھلے میدان میں رکھکر چلے آتے تھے اور درندہ
و پرندہ مردار خوار اونکے مردوں کو خراب کرنے لگے تو بعضوں کی یہ صلاح ہوئی کہ مردیکو کُھلے
میدان میں رکھکر اوسپر مٹی ڈالدو تاکہ جانور درندہ وغیرہ اوسکی لاشوں کو خراب نکریں چنانچہ
یہ لوگ اسی پر کاربند ہوے او سوقت سے رفتہ رفتہ مُردیکا دبانا جاری ہوگیا۔

مُردیکی قبر بطور یادگار قایم رکھنا

بعض لوگ جب یافث کے قبیلہ سے جدا ہوے اور انمین کوئی مرا تو وہ یہہ خیال کرنے لگے

کہ یافث کا جو انجام ہوا وہی ہم اپنے مردونکا انجام کرین یعنی آخر وقت یافث دریا مین گرا اور بعدہ جلایا گیا اور بعدہ اوسکی خاک کی حفاظت کی گئی۔ چنانچہ یہہ لوگ مردے کو پہلے دریا مین غوطہ زن کرتے تھے بعدہ نعش کو جلاتے تھے بعدہ اوسکی خاک کسی مقام پر رکھکر اوسپر کوئی عمارت یا کچھہ اپنی نشانی بناتے تھے کہ جس سے یاد رہے کہ یہہ مقام فلان مردے کے نام کا ہے رفتہ رفتہ اسمین کچھہ تغیر ہوا یعنے اسی گروہ کے بعض لوگ اپنے مردونکے ساتھہ مذکورہ بالا رسوم کا پورا پورا برتاؤ کرتے رہے اور بعض صرف جلا کر خاک کو کسی خاص جگہ رکھکر یادگار بنانے لگے اور بعض صرف جلا کر خاک دریا مین بہانے لگے اور بعض مردہ کو بغیر جلائے زمین مین دفن کرکے اوسپر یادگار بنانے لگے اسطرح مردونکی یادگارین قایم ہوئین۔ اسکے بعد اور نئے نئے بہت سے طریقہ پیدا ہوگئے چنانچہ اہل **تبت** اپنے مردونکی لاشین ٹکڑے ٹکڑے کرکے جھیلونمین پھینکدیا کرتے تہے کہ مچھلیان کہا جائین۔ قدیم اہل **بخارا** اپنے رشتہ دارونکی لاشین کتون کو کہلا دیتے تہے اور اس کام کے واسطے کتے پالے جاتے تہے **حبش** کے ذی مقدور لوگ سونے یا مٹی کے تبلونمین اپنے مردونکی لاش بند کرکے گھرونمین محفوظ رکھتے تہے اور غربا دریا مین بہا دیتے تہے **سوئیڈن** **دنارو**ے کے قدیم باشندے مردے کو کشتی مین رکھکر آگ لگا دیتے تہے اور اونکے ساتھہ اونکا تمام اسباب بہی اوسی مشتعل کشتی مین رکھکر سمندر مین بہا دیا جاتا تہا خطۂ **بابل** کے لوگ نعشونکو شہد کا مصالح لگاتے اور بدستور قایم رکھتے تہے اور مردے جلانا برا جانتے تہے اونکے نزدیک مردے جلانے مین آفتاب کی توہین ہوتی تہی جزایر **کینیری** کے اصلی باشندے مردونکو ایک قسم کا مصالح لگا کر ہوا مین خشک کرکے ایک قسم کے روغن سے اونکے جسم کو

؂ منتخب از درج ز۔ ب م نمبر ۱ جلد ۱ $\frac{۱۸۹۶}{۹۴}$ اخبار عالم افروز بمبئی ۱۲

ڈہانپتے تھے **فرانس** و بلجیم کے قدیم زمانے کے غاروںمین رہنے والے اپنے مردونکو زمین کی قدرتی غارونمین اور پہاڑونکی کہوؤنمین رہنیوالے اپنے مردونکو انہین غارونمین دفن کرتے تھے۔

ملک پیرو کے باشندے اس معاملہ مین مصریونکی طرح مصالح لگاکر نعشونکو خشک کرتے تہی تحقیقات سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ زمانہ سلف مین مصالح سے نعشونکو درست کرنیکا برا دستور تہا یونانیین قدیم سے قانوناً مردے جلائے جاتے تہے **روما** والے جو جمہوری سلطنت کے زمانے مین اپنے مردونکو دفن کیا کرتے تہے **مندلاس** بادشاہ یونان کے عہد مین جسکا زمانہ بارہ سو پچاس برس قبل عیسٰی کے تہا مردونکو یونانیونکی پیروی مین جلانے لگے۔

اہل **پارس** اپنے مردونکو کہلے مین انہین اس غرض سے چہوڑدیتے تہے کہ گوشت کو پرند چیل گدہ وغیرہ کہا جاوین کچہہ عرصہ کے بعد باقی ماندہ ہڈیان کسی ایسے گہرے کنوئین مین پہینکی جاتی تہین کہ جسمین انکی کئی پشتونکی ہڈیان جمع ہوتی رہین۔

برما کے لوگ مردہ کی نعش کو رنگین تابوت مین بند کرکے بہت سی جہنجہونکی ساتہہ گاتے ہوئے میدان مین لیجاتے تہے بعدہٗ قیمتی لکڑیون کے سکہپال مین رکہکر جلاتے تہی۔

باب سوم مذاہب عالم

طوفان کے پانچسو برس بعد تک (کہ اسوقت سے زمانہ تبدیل زبان شروع ہوتا ہے) النوح کی تمام نسل مین مذہب توحید بخوبی جاری رہا اسکے بعد بعض بعض گروہونکے عقائد مین لغزش واقع ہوئی اور مختلف قسم کی پرستشین ملک مین جاری ہوگئین

جیوپیٹر کی پرستش

جو اہل یونان کہ یافث کی نسل سے تھے یافث کو بزرگ برگزیدہ اور معلم اول تصور کرکے اوسکی پرستش کرنے لگے اور یہ پرستش جیوپیٹر کے نام سے مشہور ہوئی یونانی زبان میں +جیوپیٹر سورج کو کہتے ہیں۔ اہل افریقہ اپنے مورث اعلی یعنی حام کو جیوپیٹر کے نام سے یاد کرکے پرستش کرتے رہے اور اسکی پرستش اسی نام سے مصر میں بھی جاری ہوئی۔ اہل افریقہ نے یہ خیال کیا کہ یونان والے اپنے مورث کی پرستش جیوپیٹر کے نام سے کرتے ہیں۔ پس ہم بھی اپنے مورث اعلی کو اسی نام سے یاد کریں۔ لہذا افریقہ میں حام کی پرستش جیوپیٹر امین کے نام سے ہوئی مگر وہاں اسکے اصلی معنی (بہشتی باپ) کے ہیں پہلے افریقہ کے لوگ حام کی پرستش بہشتی باپ کے نام سے کرتے تھے مگر اہل یونان کی دیکھا دیکھی جیوپیٹر کہنے لگے مصر میں روم والوں کے سبب سے جیوپیٹر کی پرستش جاری ہوئی اور مندر بنایا گیا۔ چنانچہ سکندر رومی نے جب ملک مصر فتح کیا تھا ایک بن میں سورج کا مندر دریافت کرکے عبادت کرنے کیواسطے گیا تھا (از تاریخ اسکندری)

سورج اور چاند

اہل ہند میں یافث اور سام کی نسل کے لوگ جبکہ فرقا آلا نے کے ساتھ ہند میں آکر

+ بعض مشتری کو اور بعض ایک دوسرا ستارہ کو کہتے ہیں۔

مل گئے تھے تب سے یافث اور سام کا نام سورج اور چاند مشہور ہوا۔
ایک کتاب میری نظر سے گذری ہی جسکا نام یاد نہیں رہا مگر اسقدر یاد ہی کہ فارسی زبان کی کوئی بڑی تاریخ تھی جسکو میں نے ۱۸۹۰ء میں شہر بندر بمبئی کی انجمن اسلام کی لائبریری میں دیکھا تھا اوسمیں یافث اور سام کو سورج اور چاند کہنے کی معتبر وجہ لکھی تھی جس کا خلاصہ میں یہاں نقل کرتا ہوں یافث کا چہرہ نہایت چمکیلا اور روشن دمکتا ہوا تھا جسپر انسان کی تاب نہ تھی کہ نظر ڈال سکتا۔ اسیوجہ سے اوسکے قبیلہ کے لوگ اوسکو آفتاب کہنے لگے اور سام کا چہرہ زردی مائل روشن مگر ایسا دمکتا نہ تھا کہ آدمی کی نظر اوسپر نہ ٹھیر سکتی بلکہ بغور و تامل دیکھا جاسکتا تھا لہذا اوسکو قمر کے نام سے نامزد کرنے لگے یہی دونوں لفظ مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوکر مستعمل ہوگئے چنانچہ اہل ہند چاند اور سورج کہنے لگے دوسری وجہ یہ ہی کہ لفظ سوم سنسکرت میں چاند کے معنی کے واسطے مستعمل ہوتا ہی ظاہر ہی کہ سام کا سوم ہوگیا ہی اور یافث کو سورج کہنے کا ثبوت پورے طور پر ابتدا ارباب دوئم اور مردہ کے انجام کے بیان میں بخوبی تمام گذر چکا ہی کہ ابتدا مردہ کی نعش کو جلانے کی رسم دنیا میں آدمی کی ذات سے جاری ہوئی اور اہل ہنود کی کتب سے بھی ثابت ہی کہ سب سے قبل مردہ جلانے کی رسم سورج اور سورج بنسی خاندان سے جاری ہوئی

آفتاب پرستی

کیومرث بادشاہ کی اولاد میں یکے بعد دیگرے بہت سے بادشاہ گذرے ہیں اور اون بادشاہوں کے چار خاندان مشہور ہیں[ع] پیشدادیان۔ کیانیان۔ اشکانیان۔ ساسانیان

ع ان سب خاندانوں کے مفصل تاریخی حالات جلد چہارم میں بیان ہونگے ۱۲

اول خاندان پیشدادی کے بادشاہ جمشید تک مذہب توحید پر بخوبی تمام قایم رہے اور پارسی لوگوں کا بھی قول ہی کہ یہ لوگ یزداں پرست تھے۔ بعد جمشید کی جب ضحاکؑ کا زمانہ آیا تو مذاہب کی مٹی خراب ہوئی۔ چونکہ بادشاہ ضحاک تازی ایک بڑا ظالم اور بیدین تہا لہذا نہ تو اوسکو کسی مذہب کی پابندی تھی اور نہ اسکے ہواخواہوں کو۔ جب مخلوق نے قانون دین سے آزادی پائی تو ہر ایک لامذہب اور خودرائے ہوگیا۔ ظاہر ہی کہ قانون ملت ایک ایسی سخت اور دشوار قید ہی کہ جملہ ہواے نفسانی سے باز رکھتی ہی اور تمام برائیوں سے روکتی ہی اور انسان شیطان کے فریب میں آکر اس سے رہائی اور آزادی کا ہر لحظہ خواہاں رہتا ہی اور اگلے زمانہ میں یہ بھی ضرور تھا کہ بادشاہ امور دین کو سختی کے ساتھ جاری کرتا تھا۔

جبکہ ضحاک بادشاہ خود بیدین تھا تو دین کے امور کی تنبیہ کیونکر ہوسکتی تھی۔ پس اوسوقت میں مخلوق آزاد ہوگئی اور بہت سے ایسے مذاہب جو عقلاً اور نقلاً گمراہیونکی ساتھ منسوب ہوتے ہیں جاری ہوگئے اور جس شخص نے اپنے خیال کے موافق تھوڑے سے لوگوں کو بھی بہکا کر متفق کرلیا وہ ایک نئے مذہب کا بانی ہوگیا علم نجوم تو جمشید بادشاہ کے زمانہ میں جاری ہو ہی چکا تھا اور اکثر لوگ کسیقدر اوس سے واقفیت حاصل کرکے آسمان پر بغیر پروں کے اڑنے لگے تہے پس اوسوقت میں سب سے پہلے اونھیں لوگوں نے ایک فرقہ کو اپنی تعلیم سے آفتاب پرست بنایا اور کہنے لگے کہ آفتاب تمام اشیاء دنیا میں تابندہ تر ہی لہذا یہی ظہور نور یزداں ہی اور چونکہ کوئی چیز بغیر حرارت آفتاب قایم نہیں رہ سکتی اور

عہ ضحاک کی مفصل کیفیت و نسب و تعلقات و حکومت وغیرہ کی تشریح جلد چہارم میں بادشاہان عجم کے سلسلہ میں لکھی گئی ہی ۱۲

اوسکا وجود محال ہوتا ہی لہذا عالم کا دارومدار اسی پر ہی اور چونکہ جائے آفتاب چوتھی فلک پر ہی اسواسطے کہہ سکتے ہیں کہ آفتاب قلب افلاک میں قایم ہی اور آٹھوں آسمانوں کی درمیان کی اشیاء کا محافظ اور نگران ہی۔ جیساکہ بادشاہ اپنے قلب ملک میں تختگاہ بناتا ہی۔ پس اس عقیدے کے بہت لوگ پابند ہو گئے لیکن اس مذہب کی ترقی بعد مدت کیانیوں نہیں ہوئی اور اس مذہب کے ساتھ کیانی فرقہ ہی نامزد رہا۔

کواکب پرستی

بادشاہان عجم میں ایک فرقہ ساسانی گذرا ہی اس فرقہ میں آفتاب پرستی کی بدولت کواکب پرستی پھیلی۔ اس فرقہ کا عقیدہ ہی کہ تمام ستارے اور آسمان یزداں کے انوار کا سایہ ہیں اسی بناپر سبع سیارہ کی ایک ہیکل بنائی گئی ہی اور ہر سیارہ کیواسطے ایک طلسم طیار کیا ہی۔ جسمیں اوسکے واسطے تمام تاثیرات اور احکامات بتائے جاتے ہیں۔ اور سبع سیارے کے ساتوں طلسموں سے ہر طلسم کیواسطے ایک طالع مناسب تجویز کیا ہی اور اوسکے واسطے دن رات کے حساب سے بارہ برج تصور کیے ہیں۔ جسوقت کوئی سیارہ کسی برج میں آتا ہی اوسکے مناسب اوسکی بزرگی کرتے ہیں اور اوسکی پرستش کے وقت جو کچھہ مناسب ہوتا ہی بخور وغیرہ جلاتے ہیں اور اون بروج کو **پیکرستان** اور **پیکرستان شیدستان** کہتے ہیں اور ہر سیارہ کے واسطے شکل تجویز کی ہی۔ چنانچہ کواکب پرستوں کے عبادت خانوں میں سبع سیارہ کی تصویریں سیاہ وسفید و دیگر اقسام کی پتھروں کی بنی ہوئی موجود ہوتی ہیں اور یہ فرقہ ایسا خیال کرتا ہی کہ عالم میں جو کچھہ ہوتا ہی

وہ انہیں سبع سیارونکی گردش سے ہوتا ہی (از اختر ستان) یہ فرقہ اپنے افعال اور عقیدے کے ثبوت کے واسطے دساتیر کا ایک مضمون پیش کرتا ہی۔ اوس میں تحریر ہی کہ خالق مطلق نے اجرام افلاک اور کواکب کو اسطرح بنایا ہی کہ ان کے حرکات باشندگان زمین پر اثر پیدا کرتے ہیں اور یکساں حالات عالم سفلی اجرام علوی کے مطیع ہیں اور ہر ستارے کو بعض حوادثات سے ایک مناسبت ہی اور ہر برج کی ایک طبیعت ہی بلکہ ہر درجہ ہر برج کا ایک نئی طبیعت رکھتا ہی۔ اور پیغمبروں کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے ایک کشف حاصل ہوتا ہی جس سے وہ تمام تاثیرات کواکب سے حادثات سے واقف ہوجاتے ہیں اور تاثیرات کواکب معلوم کرنے کے بعد معجزہ ظاہر کرتے ہیں۔ لہذا ہمکو تاثیرات کواکب دریافت کرلینے کے بعد نہ خدا کی ضرورت ہی نہ پیغمبر کی کیونکہ ہونے والے امر سے ہم خود واقف ہوجائیں گے۔ لہذا علم نجوم میں کوشش کرکے گمراہ ہوتے ہیں۔

جمشاسپیان

یہ فرقہ اہل پارس میں سے شمار کیا جاتا ہی۔ جو کہ ہمہ اوست کا قائل ہی اور اس فرقہ کے مرتاض لوگوں کا قول ہی کہ عالم کوئی چیز نہیں ہی اور اسکا خارج میں کوئی وجود نہیں ہی جو کچھ ہی اور ہوگا وہ ایزد[ع] ہی ہی۔ سوا اسنے۔ اوسکی قدرت کے کوئی چیز نہیں ہی یہ فرقہ جمشید بادشاہ کے بیٹے جمشاسپ سے نکلا ہی جس نے کہ باپ کی ہاتھ سے تخت چھن

ع یزداں اور ایزد ایک ہی معنی کے واسطے مستعمل ہی ۱۲

جانے کے بعد ترک دنیا کرکے فقیری میں بڑی ریاضت کے بعد نام پیدا کیا۔سچ ہی جو لوگ صاحب ہمت ہوتے ہیں وہ فقیری میں بھی بادشاہی کرتے ہیں اس مذہب کے پابند بہت سے لوگ ہیں۔اس فرقہ کے مسائل رمزواشارات سے بھرے ہوئے ہیں اور بہت کچھہ تحقیقاتیں کر گذرے ہیں۔جمشاسپ نے اپنی زندگی میں اس عقیدہ کی کسیکو تعلیم اور دعوت نہیں کی مگر چونکہ وہ خود ایک مرتاض اور دانا آدمی تھا اور خلایق اوس سے رغبت رکھتی تھی لہذا اوسکے کلمات سُنتے سُنتے لوگ بتدریج اوسکے عقائد کی پیروی کرنے لگے۔اس فرقہ والے بیان کرتے ہیں کہ عقول۔النفوس۔فرشتہ۔آسمان۔ستارہ۔عناصر۔اور موالید وغیرہ سب کچھہ اوس خدا کی دانش میں ہی مگر عالم ظہور میں نہیں ہی اسی مدعا کو جمشید بادشاہ نے اپنی تصانیف میں بیان کیا ہی وہ لکھتا ہی کہ ایزد تعالی نے سب سے پہلے عقل اول کو تصور کیا اور عقل اول نے تین چیزوں کا تصور کیا اور وہ تین چیزیں یہ ہیں عقل دوم اور نفس آسمان۔اور جسم اونہیں آسمانوں کا۔اسیطرح عقل ثانی نے بھی تین چیزونکا تصور کیا غرض اسی سلسلہ سے عناصر اور اوسکے متعلقات وغیرہ بذریعہ تصورات عالم ظہور میں آئے اور اسکی مثال اسطرح بیان کرتے ہیں کہ جیسے ہم ایک شہر کا تصور کرتے ہیں تو اوسکے ضمن میں مکانات اور باغات اور مردم وغیرہ کا تصور یکبارگی ہمارے ذہن میں خود بے طلب پیدا ہوجاتا ہی اور حالانکہ خارج میں اونکا کوئی وجود نہیں ہوتا پس ہستی بھی اسیطرح خیالی ہی۔فرقہ آبادیان ان معقولات کو ایک رمز جانتے ہیں کس لیے کہ جمشید کو حکمت میں غلو تھا اور اوس کی بہت سی تصانیف حکمت میں ہے بیشتر پارسی اہل ریاضات ان عقائد کے پابند ہیں۔

سمرادیان

سمراد لغت میں وہم وگمان کو کہتے ہیں۔ گروہ سمرادی کئی فرقوں میں منقسم ہے۔

ایک پیروان **فرتوش** ہیں کہ آغاز عہد ضحاک تازی میں تجارت کرتے تھے اونکا عقیدہ یہ ہے کہ عالم عناصر وہم ہے افلاک اور انجم وغیرہ مجردات ہیں اس فرقہ کو فرتوشیہ کہتے ہیں اسکے تھوڑے عرصہ کے بعد اس فرقہ میں سے ایک دوسرا فرقہ نکلا جو **فرشیدیہ** کے نام سے مشہور ہوا اسکا باقی **فرشید** بن فرتوش تھا۔ اس گروہ کے خیالات (حسب قول شاعر (مصرعہ) اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔) پہلے سے بھی زیادہ وسیع ہو گئے اور اس گروہ نے افلاک اور انجم وغیرہ کو بھی وہم وگمان تصور کیا۔ نفوس اور عقول وغیرہ کے مفرد ہونے کی بھی مشکل سے قائل ہوئے ہیں۔ انکے خیال میں مجردات کی تعداد بہت کم ہے باقی سب عالم اسباب وہم ہی وہم ہے۔ انکے بعد یہ تیسرا فرقہ جاری ہوا جو **فرایرجیہ** کے نام سے مشہور ہوا **فرایرج** فرشید کا پسر تھا۔ اسکے پیروؤں کا عقیدہ ہے کہ مجردات کا بھی کوئی وجود نہیں نہ عقول۔ نفوس وغیرہ جنکو پچھلے لوگ مجرد تصور کرتے آئے ہیں وہ ہستی واجب الوجود کا نام ہی باقی سب خیال۔ کیونکہ یہ سب اشیا اوسکی خاصیت سے موجود نظر آتے ہیں۔ انکے بعد ایک فرقہ۔

فرہ مندیہ جاری ہوا **فرہ مند** فرایرج کا شاگرد تھا۔ اس فرقہ کے خیالات اپنے اوستاد کی ضد پیدا ہوئے یعنی اس نے ایسی تعلیم کی عناصر۔ افلاک۔ انجم۔ عقول نفوس وغیرہ یہ سب قدیم ہیں خدائی صفت قدیمہ انمیں پائی جاتی ہے۔ علاوہ انکے واجب الوجود (جسکو دوسرے لوگ کہتے ہیں) کوئی ہستی نہیں رکھتا ہے اور لوگ جو واجب الوجود کے

۲۸۴۳۶

ہونیکا خیال کرتے ہیں وہ صرف اونکا وہم ہی حقیقت میں اوسکا کوئی وجود نہیں الغرض اس فرقہ متوہمہ نے وہم کو یہانتک ترقی دی کہ خدائے تعالی کو بھی وہم تصور کرنے لگے عناصر وغیرہ جبہ بیشتر بیان کیئے ہیں انکے نزدیک بھی قدیم مانے جاتے ہیں۔ انکا قول ہی کہ عالم میں جوکچھہ تغیر اور تبدل پیدا ہوتا ہی وہ اونہیں قدیم عناصر کے امتزاج سے ہوتا ہی **دبستان** کا مصنف میرزا محسن کشمیری اپنی مکتوبات میں تحریر کرتا ہی کہ اسی مذہب کے ایک شخص **کامگار** نامی پارسیہ نے حضرت سلطان **محمود** غزنوی کے عہد میں ایک نظم تصنیف کی تھی جسمیں اوس نے اپنے مذہب کے اصول کو بڑے زور وشور سے تمام دوسرے مذاہب پر بہت سے دلائل کے ساتھ ترجیح دی تھی اور کہتا تھا کہ دوسرے مذاہب کے عقائد میں وجود خدائے برتر۔ وبزرگی جبروت۔ ووسعت ملکوت۔ وبہشت ودوزخ وصراط۔ وحشر ونشر وسوال وجواب ولقاء اللہ ونفی رویت وقدم وحدوث عالم وغیرہ کو جو برحق مانا ہی۔ یہ تصور اونکا صرف وہم وخیال ہی کوئی ہستی نہیں رکھتا ہی اور بالفرض ایسا ماننے والے اگر اونکا مشاہدہ ومناظرہ بھی کریں گے تو وہ بھی عالم وہم میں ہوگا جیسے کہ اگر کسی ناواقف انسان سے کہدیا جائے کہ فلاں راہ یا مقام پر ایک خبیث مہیب شکل کا بھوت رہتا ہی تو شخص مذکور (جبکہ اوسکا خیال سالم ہو اور دوسرے تفکرات سے کسیقدر آزاد ہو) اوس مقام سے کسیوقت گذرنے کی حالت میں اوس مہیب شکل کو ضرور دیکھے گا حالانکہ درحقیقت اوس شکل کا کوئی وجود ظاہری اور باطنی نہیں ہی تو انصاف پسند طبائع اور عقل سلیم اوس مہیب شکل کو وہم کے سوا اور کیا سمجھیں گے۔ اسیطرح سب اشیاء وغیرہ مذکورہ بالا کا وجود لوگوں نے ذہنی تصور کرلیا ہی اسیطرح ہستی واجب الوجود صرف وہم وخیال ہی اور یہ فرقہ اپنے

مذہبی دلائل میں بیان کرتا ہی کہ انسان کو اپنی ہستی سے غافل نہ رہنا چاہیے۔ عالم لوگ اپنی ہستی کی بنیاد کو بھولے ہوئے ہیں یعنی نفس ناطقہ انسان قدیم ہی اور اُس جوہر مجردنے بدن کے ساتھ پیوند پکڑا ہی۔ مگر پیوند تدبیر و تصرف ما ورا اسکے کہ بدن میں داخل ہو یا حلول کرے۔ اس فرقہ کے کئی گروہ ہو گئے ہیں۔ بعض لوگ نفس کو جوہر مجرد تصور کرتے ہیں اور اوسکو قدیم جانتے ہیں اور بعض نفس کو حادث تصور کرتے ہیں (تعجب ہی کہ جو لوگ صرف اپنی بے بنیاد نفس کے قدم و حدوث میں جھگڑتے ہیں اور ٹھیک طور پر نہیں فیصلہ کر سکتے۔ وہ خدائے برحق کی ذات اور انجم و افلاک عقول وغیرہ کو کیا سمجھ سکتے ہیں اور کیونکر اوسکی نسبت دلائل وہمی پیدا کرتے ہیں) الغرض اس فرقہ کے نزدیک جہان کوئی وجود نہیں رکھتا ہی مگر ہستی خیالی۔

خدائیان

یہ گروہ پیرو عقائد خداداد کا ہی۔ یہ شخص آخر عہد جمشید اور آغاز حکومت ضحاک میں گذرا ہی اوسکے قول کے موافق عقول۔ نفوس وغیرہ مجرد ہیں۔ کواکب اور افلاک کو مقرب ایزد تعالیٰ تصور کرتا ہی اور جو کچھ اون سے زیادہ قریب ہیں وہ بہ نسبت دیگر مخلوق کے شرف رکھتے ہیں۔ لھذا یہ لوگ اپنی محنت و ریاضت سے قرب ایزد چاہتے ہیں کسی رسول اور پیغمبر کی ضرورت نہیں رکھتے اور سوائے خدا کے کسی کی پرستش نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ کسی ہستی مجرد اور مادی کے توسل سے خدا تک رسائی نہیں ہو سکتی۔

راویان

اس فرقے کے عقائد کو شروع سلطنت ضحاک مین ترقی ہوئی اس مذہب کی بنیاد
اس بات پر ہے کہ ایزد عبارت آفتاب سے ہے کہ فیض اوسکا جمیع موجودات کو شامل
ہے اور مقام آفتاب وسط افلاک مین ہونا یہہ بھی خیر پر دلالت کرتا ہے اسیطرح
دل کہ سلطان بدن ہے۔ سینہ مین جاگزین ہے۔ اور اسیطرح سلاطین نامدار
اپنے وسط ملک مین دارالسلطنت قرار دیتے ہین تاکہ ہر طرف سے تمام ملک کی نگران
اور فیض رسان رہین) اور روح افلاک اور کواکب اور موالید وغیرہ سب متعلق
بروح آفتاب ہین۔ اور جسم اونکا آفتاب کے نور کے جسم کے ساتھہ ہے پرستش
آفتاب یا دیگر کواکب (کہ وہ بھی مقربان بارگاہ حضرت آفتاب ہین) مخلوق کو اونک
پہونچاتی ہے اور گنہگاران مرنیکے بعد عالم عنصری مین پڑے رہتی ہین۔ اس مذہب نے
زمانہ ضحاک مین بڑی ترقی پائی۔ اس فرقہ کے لوگ بہت ہنرمند ہین اور بے آزار
جاندار کی حفاظت کرتے ہین اور اکثر پرہیزگار ہوتے ہین۔

شیدرنگیان

شیدرنگ ایران کے ملک مین ایک بڑا نامور پہلوان تہا جسکا زمانہ وسط
عہد ضحاک مین گذرا ہے۔ اس نے اپنی دلیری اور جوانمردی سے بہت سے نامی پہلوانونکو
مطیع کرکے ایک گروہ کو ترقی دی۔ یہہ شخص بے آزار تھا ہمیشہ اون ساہیون کو (جو ضحاک

کے شانہ پر پیدا ہوئے تھے) سر اہتار ہا۔ اپنی آخر عمر مین سنئے عقائد کو ترقی دی
اور لوگونکو یون تعلیم کی کہ خو۔ اور منش۔ خدا ہے۔ یعنی صرف طبیعت ایزد ہے
اسکے عقائد کے موافق احوال انسان وحیوان مثل گیاہ کے ہے یعنی ہمیشہ مردہ
ہوتی ہے اور پھر ہری ہو جاتی ہے۔ اسیطرح حیوان وغیرہ مردہ ہوتے ہین
اور پھر زندہ ہو جاتے ہین۔ اس شخص نے بہت سی مخلوق کو اپنے عقائد کے موافق کر لیا
اور ہمیشہ یہ فرقہ بے آزار رہا۔

پیکریان آتش پرستی

پیکر ایک نہایت عقیل اور زیرک مزاج انسان ایران کے ملک مین وسط عہد ضحاک تازی میں
گذرا ہے۔ اس نے اپنے شاگردونکو یون فہمائش کی کہ ایزد عبارت آتش سے ہے عالم کی پیدائش
اسطرح ہوئی ہے کہ اشتعال آتش سے ستارے ظاہر ہوئے اور دھوئین سے افلاک قائم
ہوئے اور چونکہ آتش کا مزاج گرم ہے لہذا اوسکی گرمی سے ہوا پیدا ہوئی جسکا مزاج
سرد تر ہے اور تری آب سے خاک پیدا ہوئی جسکا مزاج سرد خشک ہے اور ان سب سے
مرکبات تامہ اور ناقصہ پیدا ہوئے مین۔

میلانیان

میلان ایک سپاہی نامور ملک ایران مین گذرا ہے سابق مین اسکا عقیدہ

پیکری تھا بعدہ آخر زمانہ پیکر مین اپنے عقائد کو اس نے کسیقدر بدلکر یون تعلیم کرنا شروع کی کہ موجود حقیقی ہوا ہے۔ چونکہ مزاج ہوا کا گرم تر ہے۔ لہذا ہوا کی گرمی سے آتش کا وجود ہوا اور ہوا کی تری سے پانی پیدا ہوا۔ اور اشتعال آتش سے کواکب اور دم موئین سے آسمان ظاہر ہوے اور چونکہ پانی کا مزاج سرد ہے اسلئے برودت آب سے خاک عالم ظہور مین آئی۔

آلاریان

آلار ملک ایران مین ایک نہایت عقیل و فہیم مرد گذرا ہی۔ آخر سلطنت ضحاک بن ذی عزت ہوا اور مراتب سے ممتاز ہوکر ضحاک کی طرف سے ایک قلعہ دار مقرر ہوا۔ اسکے بعد مخلوق کو اپنے عقیدے کی طرف رجوع کیا اور یون تعلیم شروع کی کہ ایزد مراد پانی سے ہے۔ جوشش آب سے آتش اور فروغ آتش سے کواکب و آسمان جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے پیدا ہوئے۔ اور رطوبت آب سے ہوا۔ اور برودت آب سے خاک پیدا ہوئی ابتدا مین بہت سے لوگ بہ سبب حصول قرب اسکے عقیدے کے پابند ہوے۔ بعدہ کثرت کے سبب اسکے عقائد کو ترقی ہوگئی۔

شیدابیان

شیداب ایک حکیم تھا جو ملک ایران مین روشناس مشہور تھا اور اعیان ملک

اسکی بہت قدر و منزلت کرتے تھے آخر عہد ضحاک مین اس نے شہرت پائی اور اپنے عقائد کی اسطور پر تعلیم شروع کی کہ واجب الوجود خاک ہے. خاک کی خشکی سے آتش اور آتش سے افلاک اور کواکب اور خاک کی سردی سے پانی پیدا ہوا اور پانی کی تری سے ہوا کا وجود قایم ہوا جبکہ یہہ چار جوہر آپس مین ملگئے تب موالید آشکارا ہوئے مین۔

آخشیان

آخشش. ایک بڑا موبد پارسی نژاد دانا اور خلیق انسان حکیم شیداب کا معاصر گذرا ہے. اس نے پہلے بیان کئے ہوے مذاہب کے عالمون سے بہت سی مباحثے کئے اور لوگونکو اپنے خیالات کی طرف متوجہ کیا. اسکا عقیدہ ہے کہ مایہ آخشیان* ایزدی (اور یہہ جو لوگ کہتے ہین کہ خدا دیدنی نہین ہے اور ہر جگہہ موجود ہے اور سوائے خدا کے سب اشیاء فانی ہین) پس وہ مراد مادہ عنصری سے ہے کہ وہ نظر نہین آسکتا اور ہر جگہہ اور تمام مخلوق مین وہ موجود ہے کوئی شئے اوس سے خالی نہین اور سوائے مادہ عنصری کے تمام اشیاء قابل فنا ہین مگر وہ مادہ فنا نہین ہوسکتا۔
مادہ عنصری سے جو سب سے پہلے عنصر ظہور مین آیا وہ آتش ہے اور منبع آتش آفتاب ہے۔

مولف فرقہ آتش پرست جو فی الحال دنیا مین موجود ہین وہ آتش کی پرستش

---

* آخشیان. پارس کے قدیم زبان مین مادہ عنصری کو کہتے ہین ۱۲

اس غبیا دیر کرتے ہین کہ آتش شعبہ آفتاب ہے اور آفتاب نور ایزد کا ظہور ہے اور ایزد بعض کے نزدیک مادہ عنصری ہے اور بعض اوسکو کوئی ایسی ذات تصور کرتے ہین جو انسان کے وہم و گمان سے دور ہے۔ مگر یہہ ضرور ہے کہ آفتاب کو آتش سے افضل جانتے ہین۔ مگر اونکے اقوال اور عقائد کے اصول سے پیروی گروہ آخشیان ظاہر ہوتی ہے پس یہہ لوگ کچھہ ایسی بے خبری کی حالت مین ہین کہ ان اصول کر جاری کرنیوالے کے خیال کے خلاف کاربند ہین یعنی آتش سے آفتاب کو افضل تر سمجھتے ہین۔ حالانکہ معلم دین آخشیان کے قول سے آتش آفتاب سے افضل ہے کیونکہ آفتاب مکان آتش یا دیگی مکین صاحب مکان۔ پس مکین اور صاحب مکان کا مرتبہ بہ نسبت مکان کے زیادہ ہونا چاہیے۔ فی الحال اس فرقہ کے لوگونکے نام اکثر مسلمانو سے بہی ہوتے ہین اور طرز او رعقائد آخشیانی بتفرق طور پر مضافات ایران و ترکستان مین قیام رکھتے ہین اکثر تاجر ہین۔

المختصر فرقہ رادہان سے اس فرقہ تک جسقدر گروہونکے طریقے و عقیدے بیان ہوئے ہین اون سب کے عقائد مین مسئلہ تناسخ (یعنی آواگون) یون جاری ہے کہ نطفہ غذا سے موجود ہوتا ہے جب حیوان مرجاتا ہے تو اوسکے اجزا مٹی مین ملکر گیاہ وغیرہ مین سرایت کرجاتے ہین اور جب اوس گھاس کو کوئی ذی روح کھاتا ہے تو اوس سے پھر نطفہ قایم ہوتا ہے۔ یہہ لوگ بہشت و دوزخ کو صرف اسقدر قائل ہین کہ دنیا مین اگر کسیکی بری حالت بدل گئی اور بجائے تکالیف اوسکو راحت ملی تو اوسکے واسطے یہی جنت ہے۔ اور اگر کوئی راحت سے تکلیف مین پڑگیا تو اوسکے واسطے دوزخ ہو گئی۔ اسی طرح شب و روز جنت و دوزخ کی تفسیر کرتے ہین۔

اس فرقہ کا طرز معاشرت عجیب وغریب طور پر ہے۔ یعنی جو لوگ مذہب آخشیجانکی
پیروی کرتے ہین اونکے نزدیک قرب دختر وخواہر ومادر وخالہ وامثال آن بہ نسبت
عورات غیر کفو بہتر متصور ہے۔ ان امور پر بہت سے دلائل ظاہر کئے گئے ہین
اور امتزاج عورات غیر کفو دنا آشنا برضامندی فریقین کسی طرح خلاف ورزی
امور ملت کی حد تک نہین پہونچتا ہے۔ بلکہ ہوائے نفسانی سے روگردانی ممنوعات
مین داخل ہے کیونکہ فضلہ جو باعث ازدیاد شہوت ہو وہ جب تک خارج نہو گا
خیالات کو پریشان کریگا اور دلکو سنجیدگی سے باز رکھیگا اسلئے جہانتک ممکن ہو
اوسکو خارج کرنے مین جلدی کی جائے اور اپنے اقوالکے بموجب استحصال اولاد۔
بہرشتگان مذکورہ بالا سے بہ نسبت عورات غیر کفو کے مستحسن جانتے ہین۔ کہتے ہین
کہ وہ پانی جو اصل باعث آفرینش دختر ہے قضیب سے باہر آوے یا رحم مین جاوے
دونون حالت ہین اوسکو صلب پدری سے ہونا کوئی برائی نہین اور بحث کرتے ہین
جبکہ تمام بدن انسان شکم مادر سے باہر آتا ہے اگر جزو بدن پھر راہ پادری یا عود کرے
توکیا برائی ہے۔ اس مذہب کا ایک پیرو پارسی نژاد مسمی **شیداب** معروف
شمس الدین جسکا پیشہ تاجری تھا۔ مرزا محسن کشمیری مولف دبستان سے
سنہ ۱۰۵۲ ہجری نبوی صلعم مین خطہ کشمیر مین ملاقی ہوا اوس نے وہ کتاب بہ **جوانخش**
موبد نے اپنے احکام ملت مین ترتیب دی تھی دکھائی اور اسی شمس الدین مذکور کا
ایک رسالہ ہے جسمین اوس نے اپنے عقیدے کو مدلل بآیات قرآنی واحادیث ثابت
کیا ہے نام اوس رسالہ کا **آباد** ہے مگر بہت کمیاب مضافات ایران مین
بھی اوسکا وجود بہت کم ہے۔ اسی مذہب کا ایک شخص سے اوسکی کسی ہم مشرب نے

سوال کیا کہ تیری ذات اپنی مادر کے مقابلہ مین کیا متصور ہوتی ہے اوس نے
جواب دیا کہ جب تک مین پشت پدر مین رہا اپنی مادر کا شوہر کہلایا اور جب پشت سے
نکلکر شکم مادر مین رہا تب اوسکا جزو بدن رہا اور جب باہر آیا تب اوسکا فرزند مشہور
ہوا۔ اس ملت کے مہذبونکا قول ہے کہ قربت ہمرشتگان قریب ترا ولا تر ہے جبتک
یہہ میسر آئین بیگانہ کی طرف متوجہ ہونا نادانی ہے عدم دستیابی کی حالت مین کسی غیر
طرف رجوع ہونا مضائقہ نہین رکھتا ہے البتہ عورات شوہردار سے التفات ناروا ہی
کہتے ہین کہ یہہ کام انصاف سے بعید ہے۔ مگر جبکہ اوسکا شوہر اوسکو اس قسم کی
اجازت دے تب وہ بھی حرمت سے بری ہوجائیگی۔ اس فرقہ مین غسل جنابت جایز نہین
کیونکہ اونکا قول ہے کہ سوائے اوس عضو کے جو ایک ناپاک مقام مین داخل ہو
دوسرا بدن پاک کرنا بیفائدہ ہے۔ اسلئے کہ ناپاکی ظاہری صرف اوسی عضو کو
لاحق ہوتی ہے۔ تمام جسم سے کیا تعلق۔ اور نجاست باطنی تو تمام جسم مین ہر آن
موجود رہتی ہی بلکہ مایہ جسم ایک ناپاک مادہ ہے (یعنی منی) وہ دہونے سے کسیطرح پاک
نہین ہوسکتا بس جبتک جسم خشک رہیگا البتہ کسیقدر پاکیزگی کی حد کو پہونچیگا اوسکا
تر کرنا عین حماقت ہے جیسے کہ پاچک (یعنی اوپلہ) جب تک خشک ہی غنیمت ہی
اور تر ہوکر اوسکی حالت ہر شخص جان سکتا ہے کہ پاک رہیگا یا ناپاک۔ اونکا قول ہی
کہ لوگون نے عادت اختیار کرلی ہے۔ یعنی بری چیز کو اچھا اور اچھی چیز کو برا سمجھی
ہوے ہین اب جو چیز اونکی نظر مین بری قرار پاگئی ہے اوس سے نفرت کلی
طبیعت کو پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً بعض لوگ گوشت گاو اور سبز وغیرہ کہاتے ہین اور
گوشت سگ و خوک کو برا جانتے ہین اور بعض اسکی برعکس خیال کئے ہوے ہین

اور نیکی کرنے کی وجہہ سے بعض جانورونکو مارتے ہین بعض کو پالتے ہین - اگر کوئی عقل سلیم سے غور کرے تو اوسکو ہماری قول کی صحت اور غلطی معلوم ہو سکتی ہی

زردشت

بہرام بن فرہاد یزدانی اپنی کتاب **شارستان** مین لکھتا ہی کہ زردشت کے معاملہ مین اس مذہب کی علمانے یہانتک تحریر کیا ہے کہ حق تعالی نے **زردشت** کی روح کے متعلق اعلی علیین مین ایک ✤درخت پیدا کیا تہا کہ تمام عالم ممکنات اوسی کی وجہہ سے ظہور مین آیا ہے - موبد **سروش** یزدانی کہتا ہی کہ علمائے مذہب زردشتیان تحریر کرگئے ہین کہ پدر زردشت کے پاس ایک گائے تھی جو ہمیشہ چراگاہ کو جایا کرتی تہی - قضاءکار ایک روز علی الصباح وہ گائے ایک نخلستان مین پہونچی جہان اوسکو ایک قسم کے درختون کی خزان زدہ سے پتے زمین پر پڑے ملے اوس نے کہالئے اور اوس روز سے ہمیشہ بجز اون خشک فروریختہ پتون کے اوس نے دوسری چیزین کہانا چہوڑ دین ہمیشہ اونہین پتون کو کہاتی - جب اوس گائے کے دودہ دینے کا زمانہ آیا تو وہ دودہ پدر زردشت کی غذا ہوتا رہا اسکے بعد مادر زردشت پدر زردشت کے ساتھ حاملہ ہوئی **زراتشت بہرام**٥ کہ موبدان دین زردشت سے گذرا ہی لکھتا ہی کہ

✤ یہ اشارہ ہی عقل اول کی طرف کیونکہ عالم اوسی عقل اول سے ظہور مین آیا ہی ۱۲

٥ غرض اس بیان سے یہہ ہی کہ جب سے مادہ جسم زردشت قائم ہوا تب سے ہی اوس نے ایذا رسانی موقوف اور ترحم اختیار کیا کیونکہ سبز پتے کہانے سے روح نباتاتی کو ایذا پہونچی ہے لہذا اوس نے ترک کیا مولف - روح نباتاتی مین لذت والم کا ادراک نہین ہے تو سبزی اور خشکی سے ایذا اور ترحم ایک خیالی بات ہے جیسا کہ گائے دوہنے کے وقت گائے کو تکلیف نہین پہونچتی - اور اگر تکلیف پہونچتی ہے تو اوسکی پرورش کرنیوالونپر افسوس ہی کہ وہ اوس دودہ کے لالچ مین اوسکو ایذا دیتے ہین ۱۲

جب عالم میں بدی اور فتنہ و فساد انتہا کو پہونچا حق تعالیٰ نے چاہا کہ ایک پیغمبر پیدا کرے
اس عطیہ بزرگ کی لایق نژاد فریدوں کے سوا کسیکو نہ پایا۔ لکھا ہی کہ اوس زمانہ
میں ایک مرد تھا پورشسپ٭ بن پیترسپ فریدوں نژاد اوسکی زوجہ کا
نام دغدوٗیہ تھا یہ بھی نسل فریدوں سے تھی۔ الغرض دغدویہ اپنے شوہر سے
حاملہ ہوئی اور حاملہ ہونے سے پانچ مہینہ کے بعد اوس نے ایک ہولناک خواب
دیکھا کہ ایک سیاہ ابر نے اوسکے مکان کو گھیر لیا ہی آفتاب ماہتاب کی روشنی
نظر نہیں آتی ہی۔ اوس تاریکی میں سے بہت سے بھوت پلید درندہ اور وحشی جانور
ظاہر ہوئے۔ یکایک اون میں سے ایک مہیب جانور نے شکم دغدویہ پر چنگل مارا
اور پیٹ پھاڑکر بچہ نکال لیا۔ اسکے بعد بہت سے درندہ اوس کے گرد آگئے
اسوقت میں دغدویہ نے چاہا کہ شور مچائے۔ مگر وہ بچہ جو شکم میں سے نکلا تھا مانع
ہوا اور کہا کہ وہ اور میرا مددگار ہی تو کچھ خوف نہ کر اوسیوقت میں اوس کو ایک
روشن نورانی پہاڑ نظر آیا جسکے سبب وہ تاریکی دور ہوگئی جانور بھاگ گئے
یکایک وہ روشنی دغدویہ کے قریب آئی اور اوسمیں سے ایک نورانی جوان ظاہر
ہوا۔ اوس کے ایک ہاتھ میں ایک شاخ نورانی تھی اور دوسرے ہاتھ میں
ایک نوشتہ خدا کی طرف کا۔ اوس شخص نے وہ نامہ یا کتاب اون جانوروں کیطرف
پھینکی جس سے وہ سب بھاگ گئے۔ مگر تین جانور کہ گرگ اور پلنگ اور شیر تھے باقی
رہے جوان نے وہ نورانی شاخ اون جانوروں پر ماری جس سے وہ جل گئے بعدہ
اوسنے اوس بچہ کو شکم مادر میں پھر رکھدیا اور دغدویہ سے کہا کہ اندیشہ نکر تیری پسر کا حافظ وہ

٭ یہ نام زردشت کے والدین کے ہیں ۱۲

پاک یزداں ہی اور یہ فرزند ارجمند پیغمبر ہوگا۔ یہ کہکر وہ نظر سے غائب ہوگیا۔ دغدویہ خواب سے بیدار ہوئی اور اوسیوقت ایک تعبیر بتانیوالے ہمسایہ کے مکان میں گئی اور خواب ظاہر کیا معبر نے جواب دیا کہ اس مبارک آفتاب یعنی فرزند سے تمام عالم منور ہوگا۔ جا اور اپنے طالع کا زائچہ* میرے پاس لا۔ آخر دغدویہ نے اپنا زائچہ اوسکو دکھایا معبر نے تین روز کے بعد جواب دیا کہ جسوقت تو نے خواب دیکھا تھا اوسوقت تیرے حمل کو پانچ مہینے اور تیئیس روز گذرے تھے اب معلوم ہوتا ہی کہ تیرے فرزند پیدا ہوگا جسوقت یہ لڑکا پیدا ہوگا اوسکا نام زردشت ہوگا۔ اوائل عمر میں بہت سی لڑائیاں اور مصیبتیں اوٹھائیگا اوسکے دشمن اوسکے واسطے کوئی دقیقہ دشمنی کا اوٹھا نہیں رکھینگے اور تو بھی بدکاروں سے بہت رنج اوٹھائیگی جیساکہ تو نے خواب میں دیکھا ہی اور وہ جوان جو تجھکو روشنی کے ساتھ نظر آیا تھا وہ نور ایزدی تھا کہ اوسکا حافظ اور تمام بدیوں سے بچانیوالا ہی اور وہ نوشتہ جو اوسکے ہاتھ میں تو نے دیکھا تھا وہ نشان پیغمبری ہی کہ اوسکے سبب تمام دشمنوں پر فیروزی پائیگا۔ اور تین درندے جو باقی رہے تھے وہ اوسکے تین قوی دشمن ہیں جو اوسکی تباہی میں کوشش کرینگے آخر مارے جائینگے اور ایک بادشاہ ایسا ہوگا جو زردشت کی پیغمبری پر ایمان لائیگا اوسکے سبب سے زردشت دین و دنیا کا سرور حاصل کریگا ای دغدویہ زردشت کی پیروی میں جنت اور عدم پیروی میں دوزخ ہی۔ اگر وہ میری زندگی میں مبعوث ہوتا تو میں ضرور اوسکی خدمت اور

* پارس میں جمشید بادشاہ کے زمانہ سے زائچہ بنانیکا علم جاری تھا۔ اور اس زمانہ میں جسکا ہم ذکر کررہے ہیں یہ علم بہت ترقی پر تھا۔ جاماسب اوسی زمانہ کا ایک بہت بڑا معبر نجومی گذرا ہی جسکا حال متعلق حالات دار اگشتاسپ بادشاہ ایران کے ہوگا ۱۲

اطاعت کرتا۔ دغدویہ نے معبر سے سوال کیا کہ میرے حاملہ ہونے کی مدت سے تو کیونکر خبردار ہوا۔ اوس نے جواب دیا علم نجوم میں مجھکو زیادہ دخل ہی اسیلئے تمام حالات دریافت کرسکتا ہوں۔ پس دغدویہ نے اپنے گھر پہنچکر شوہر کو اس ماجرے سے اطلاع کی اور پورشسپ نے اپنی اس خوشی کو نیوالے اعزا میں پہونچایا جب مدت حمل تمام ہوئی اور بچہ پیدا ہوا بجز دیدا ہونے کے وہ ہنسا+ چنانچہ اوسکے ہنسنے کی آواز ہمسایہ کی عورات نے جو وہاں موجود تھیں سُنی اور اُنھوں نے اس ہنسی پر ایک قسم کا حسد کیا۔ پورشسپ نے اوس بچہ کا نام زرتشت رکھا۔ چنانچہ اس ہنسی کی شہرت بادشاہ وقت تک پہونچی اوس نے منجموں اور اختر شناسوں سے اوسکا حال معلوم کیا اوانھوں نے جوابدیا کہ یہ لڑکا ایک نیا دین جاری کریگا جو برحق اور سب طرح اچھا ہوگا۔ اور دین اہرمنی کو دنیا سے نیست و نابود کریگا۔ بادشاہ اوسیوقت زردشت کی بالیں پر پہونچا اور اوسکا گہوارہ کھولکر لوگوں کو حکم دیا کہ اسکو فوراً قتل کر ڈالو۔ ناگاہ اوس بادشاہ کے ہاتھ خشک ہوگئے۔ ناکام اور رنجور ہوکر اوس گھر سے باہر آیا۔ زردشت کی پیدایش تخمیناً عیسیٰؑ سے ۶۲۵ برس قبل محقق ہوئی ہی غالباً وہ زمانہ کیخسرو بادشاہ ایران کا تھا۔ آخر انکی پیدایش سے تمام جادوگران زمانہ اور اہرمن پرست لوگ کہ اوس زمانہ میں سوای انکے کوئی دوسرا نہ تھا۔ خوف زدہ ہوسے آخر ایک کوہ پر بہت لکڑیاں اور روغن نفط اور گندک وغیرہ سے آگ روشن کرکے زردشت کو زبردستی اوسکے پدر سے چھین لیگئے اور اوس آگ میں ڈالدیا۔ اور خوشخبری سنانے بادشاہ کے پاس گئے لیکن خداوند کی مدد سے وہ آگ زردشت کو کچھ نہ ستاسکی اور زردشت اوسمیں سوگئے زردشت کی اللہ

+ دنیا میں دستور ہے تمام بچے پیدا ہوکر روتے ہیں ۱۲

اس حال سے آگاہ ہوکر فرزند گرامی کو اوس خاک سی اوٹھا کر گھر لیگئی۔ کچھ عرصہ کے
بعد یہ خبر مشہور ہوئی کہ زردشت آگ سے بچگیا۔ لهذا اوس زمانہ کے جادوگر اور
اہرمن پرست وغیرہ دوبارہ زردشت کو چھین کر لیگئے اور ایک ایسے تنگ گذرگاہ
میں ڈالدیا جہاں سے بہت سے چوپایوں کا گذر تھا۔ تاکہ چوپایوں کے چلنے سے زردشت
کا بدن کچلجائے۔ ناگاہ ایک زبردست گائے آئی اور اپنے دونوں آگے کے پاؤں زردشت
کے اوپر ایسی حفاظت سے رکھے کہ زردشت اوسکے شکم کے مقابل امن سی ہوگئی اور دوسرے
جانوروں کی لکد کوب سے بچگئے۔ پھر دغدویہ بہت سی تلاش وکوشش کے بعد اپنے پسر کو
گھر لے آئی جب خبر دوران سرون + کو پہونچی تو اوس نے حکم دیا کہ اب کی مرتبہ گھوڑوں کی
گذرگاہ میں ڈالو۔ الغرض اسیطرح زردشت گھوڑوں کی صدمہ سے بھی محفوظ رہا۔ بعد ازاں
اوس نے حکم دیا کہ جنگل میں کسی گرگ کے بچے اوس سے جدا کرو اور اوس کے
پاس زردشت کو ڈالو تاکہ وہ غضب سی اوسکو کھاجائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا کہ بھیڑیے
کے بچے قتل کرکے اوسکے مقام کے پاس ڈالدیئے اور وہاں زردشت کو چھوڑ دیا
جبکہ بھیڑیئے صحرائی گشت سے لوٹ کر شب کے وقت اپنے گھر دنیر پہنچے تو اپنے بچوں کو
کشتہ اور ایک طفل کو وہاں پڑا پایا۔ سب کے سب اس بچے کیطرف دوڑے ایک
گرگ نے قصد کیا کہ زردشت کو پھاڑ ڈالے اوسکا منہ ایسا بند ہوگیا کہ نہ کھل سکا
اس معجزہ سے تمام گرگ خوف زدہ ہوگئے اور دایہ کی طرح زردشت کی سرہانے
بیٹھ رہے پس اوسوقت دو میش (یعنی بھیڑیں) ایک پہاڑ کیطرف سی آئیں اور اپنا
تھن (یعنی پستان) زردشت کے منھ میں دیکر اسکو شیر پلایا۔ گرگ ایسی خوف زدہ تھی

+ یہ شخص اوسوقت میں بمنزلہ بادشاہ یا کسی بڑے عہدہ دار کے آذربایجان میں تھا ۱۲

کہ اونھوں نے میش سے کوئی تعرض نہیں کیا جب صبح ہوئی زردشت کی مادر جویاں وترساں پھر جنگل میں پہنچی اور اوس طفل شیرخوار کو اوٹھا کر شکر خدا بجا لائی اور گھر کو واپس آئی جب اون بدمآل جادوگروں نے دیکھا زردشت اب بھی زندہ رہا نہایت مجبور ہوے اور ایک انجمن فراہم کرکے اوسمیں مشورہ کرنے لگے ایک بہت نامور جادوگر جسکا نام پرتروش دیوران تروش تھا اون سب سے کہنے لگا کہ اس طفل کو تم لوگ کچھ آزار نہ پہنچا سکوگے کیونکہ یزداں اوسکا نگہبان ہی۔ ہر دم خدا کا پرتو اوسکے ساتھ ہی بہمن (جبرئیل) اوسکو یزداں کی پاس لیگیا تھا۔ یزداں نے اوسکو پیغمبری سے ممتاز کیا ہی۔ گرشائی اوسکا دین قبول کرکے اوسکو مدد اور ترقی دیگا۔ آئین جادوگراں واہرمناں و دیوان روی زمین سے اوٹھ جائیگا۔ پدر زردشت اوس مجلس میں شامل تھا۔ پرتروش سے پرساں ہوا کہ زردشت کے طالع سے مجھے آگاہی دے اور اوس ہنسی کا بھید ظاہر کر جو اس سے وقت ولادت ظہور میں آئی۔ اوس نے جوابدیا کہ یہ ایک بڑا سردار ہوگا کیونکہ تمام سعید سیارہ اوسکے معین ہیں اور یہ پسر بہت نیک ہی اور مخلوق کو راہ راست کی رہبری کریگا اور ژندو اوستا ظاہر کریگا جادو وغیرہ کا نام دنیا سے اوٹھائیگا۔ اور گشتاسپ بادشاہ اسکے دین کو اختیار کریگا۔ اس مژدہ سے پدر زردشت خوشنود ہوا۔ اوس زمانہ میں بہت ہوشیار اور بوڑھا ایک شخص برزین کروس نام دانا تھا پورشسپ کے پاس آکر ملتجی ہوا کہ اس بچہ کو مجھے پرورش کیواسطے عطا کر۔ پورشسپ نے طفل صغیر کو اوسکے سپرد کیا۔ جب زردشت کی عمر سات برس کو پہونچی اور دوران سرون اوس کے گھر پہونچے

جادو وغیرہ کے زور سے اوس گھر کے تمام آدمی بھاگ گئے مگر زردشت وہاں مقیم رہا
اور کچھ خوف وہراس اسکو نہ معلوم ہوا آخر وہ دونوں اس مرتبہ بھی ناکام رہے
اسکے تھوڑے عرصہ کے بعد زردشت بیمار ہوا جادوگر اس خبر سے خوش ہوا اور
جادوگروں کے سردار پرتروشش نے بہت سے ادویہ جمع کرکے سب کو انسان کی منی سے
آغشتہ کرکے زردشت کے پاس پہونچا کہ ان ادویہ کے کھانے سے فوراً صحت حاصل
ہوگی زردشت نے از روے روشن ضمیری اون ادویہ کے حالات سے آگاہی پاکر
اوسکو زمین پر پھینکدیا اور اوسکو آگاہ کیا کہ ادویہ منی آلودہ ہیں آخر کار حیلہ ساز پشیمان ہوا
کہتے ہیں کہ اوسوقت میں جادوگری کے آئین کے سوا کوئی دوسرا طریقہ بہتر نہیں جانتے
تھے اور دیو خبیث جن وغیرہ ظاہر طور پر انسان کے ساتھ صحبت رکھتے تھے زردشت کا
پدر پورشسپ بھی آئین جادوگری رکھتا تھا۔ ایک روز اوس نے جادوگروں کی دعوت
کی اور بعد فراغ طعام پورشسپ نے پوران تروشش سے (کہ یہ بھی ایک جادوگروں کا
سردار تھا) کہا کہ کوئی نیرنگی دکھاؤ جس سے جی خوش ہو اس زمانہ میں تم تمام
جادوگروں کے پیر ہو اگر اپنی مہربانی سے اسقدر تکلیف گوارا کروگے تو ہمکو سرفرازی
حاصل ہوگی۔ زردشت نے جو اپنے پدر کے مونھ سے ایسے کلمے سُنے نہایت غصہ
ہوکر باپ سے کہا کہ یہ راہ ناصواب ترک کرو اور کیش یزداں اختیار کرو کیونکہ انجام
جادوگروں و اہرمن پرستوں کا دوزخ ہی۔ پرتروشش اس بات پر ناخوش ہوکر
زردشت سے کہنے لگا کہ تیری کیا ہستی ہی تیرا باپ اور تمام بزرگان زمانہ
میری عزت کرتے ہیں ایسی گستاخی کسی نے میری جناب میں آج تک نہیں کی
مجھ سے ڈرتا نہیں مجھے جانتا نہیں ہی اور بہت کچھ سخت وسست کہا زردشت نے

جواب دیا کہ اے خاکسار میں نے تیرے حق میں کچھ جھوٹ نہیں کہا ہے میں تجھکو ہرگز برتر نہیں جانتا ہوں میں تجھکو خدا کی ہدایت اور قوت سے عاجز کرونگا۔ آخر بہت سے ردوبدل کے بعد پوران تروش اپنے گھر آنکر بیمار ہوگیا۔ اور بہت جلد مرگیا۔ جب سن تمیز زردشت کا پندرہ سال کو پہنچا دنیا سے دل برداشتہ ہوکر ہر دم اور ہر لحظہ یزدان پرستاری میں مصروف ہوگئے غضب و شہوت سے نہایت ڈرتے رہتے۔ جہاں کہیں بھوکے پیاسے یا محتاج لوگ نظر آتے اونکی خبرگیری اپنے اوپر فرض تصور کرتے بالآخر نہایت امانت اور دیانت کے ساتھ گروہ میں مشہور ہوے ہرچند کہ اونھوں نے اپنے آپکو بہت چھپانا بھی چاہا مگر پوشیدہ رہنا دشوار ہوا انکا مولد خطہ آذربائجان ہے کہ مضافات ایران میں سے ایک بہت بڑا صوبہ تھا (زمانہ حال میں یہ خطہ سلطنت روس کے ماتحت ہے) جب تیس برس کی عمر ہوئی دربار ایران میں معہ اپنے اکثر اعزا کے چلے آئے۔ راستہ میں ایک دریا حائل ہوا جسمیں کشتی وغیرہ عبور کے واسطے کچھ موجود نہ تھا مجبور ہوکر زردشت نے خداوند تعالی کے حضور میں بہت سی گریہ وزاری اور عاجزی اور انکساری سے تدبیر دریا سے عبور کی چاہی۔ بعدازاں اوسی طرح مع اپنے تمام ہمراہیوں کے پانی پر چلنا شروع کیا چنانچہ اوس دریا سے پار اتر گئے سوائے کفشوں کے کچھہ نہ بھیگا۔ اور ماہ اسفندیار (یعنی اسفندار) کی اخیر روز سرحد ایران میں پہونچے۔ اوس زمانہ میں ایران میں ایک جشن تھا کہ تمام مرد و زن وہاں جمع تھے زردشت اوسی طرف روانہ ہوے۔ ایک منزل میں شب کے وقت ایک خواب دیکھا کہ ولایت باختر (یعنی بلخ) سے اور ولایت نیمروز سے دو لشکر آئے

اور باہم لڑنے لگے آخر لشکر باختر شکست کھاکر بھاگ گیا۔ اسکی تعبیر اس طرح ظاہر کی گئی کہ زردشت جب خدا سے رموز عالم معلوم کرکے اپنے دین کو آشکارا کریگا تو تمام دیو اور جادوگر وغیرہ اوسکے دشمن بنکر اوسکو ستائیں گے اور زردشت کی مدد کو فرشتہ آسمان سے آکر اونکو دشمنوں کے شر سے بچائینگے۔ جب زردشت کو اس خواب کی تعبیر اسطرح معلوم ہوئی جشن میں پہونچے اور وہاں خوش حال رہے آخر اُردی بہشت (نام ماہ) مہینے کی پندرہویں تاریخ ایک بہت بڑے دریا پر پہنچے جسکا نام اوستا میں وایتی لکھا ہی اور اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرکے پانی میں قدم رکھا پہلے وہ پانی ساق پا تک آیا بعدہ زانو تک پہونچا اوسکے بعد کمر تک آیا پھر گردن تک زیادہ ہوگیا۔ اس پانی کے چار درجہ ہونے پر زردشتی مذہب کے موبدوں نے یہ رمز ظاہر کیا ہی کہ نو ہزار برس کے درمیان دین بہی کہ مراد ملت زردشتی سے ہی چار مرتبہ تازہ ہوگا اور ترقی پائیگا۔ اول زردشت کے ہاتھ سے کہ وہ خاص اس دین بہی کیواسطے معبوث ہوا اور دوسری مرتبہ ہیشدر کے ہاتھ سے اسکو فروغ ہوگا تیسری بار ہیشدر ماہ کی قوت سے چوتھی مرتبہ سرساش کی ذریعہ سے کہ یہ سب نژاد زردشت میں سے ہونگے دین بہی کو ترقی دینگے۔

معراج زردشت

الغرض جب زردشت اوس دریا سے پار اُترے دوبارہ غسل کیا اور پاک و صاف

---

* اوستا زردشتی مذہب کی ایک آسمانی کتاب ہی ۱۲

لباس سے نماز مین مشغول ہوے اوسی روز بہمن (جبرائیل) جامہ ہای نورانی سے آراستہ زردشت کے پاس آے اور زردشت کا نام دریافت کیا اسکے بعد پوچھا کہ دین کے واسطے کیا خواہش رکھتا ہے زردشت نے جواب دیا کہ مجھے سواے رضاء یزدان کے کوئی آرزو نہین ہے اور سواے راستی کے میرا دل کسی بات کی طرف نہین متوجہ ہوتا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ شاید تو ہی مجھے نیکی کی طرف رہنمائی کریگا بہمن نے کہا اوٹھہ تاکہ خدا کے حضور تجھکو پہونچایا جاوے - اور جو کچھ چاہے اوس سے طلب کر وہ خدا تجھکو اپنی بخشش سے مفید جواب دیگا پس زردشت اوٹھے - بہمن نے کہا آنکھہ بند کر آخر آنکھہ بند کرکے جو کھولی تو زردشت نے اپنے آپکو ایسی روشن جگہہ پایا جہان ایک مجلس نظر آئی - وہان اون متبرک صورتون کی نور سے ایسی روشنی تہی کہ زردشت کو اپنا سایہ نظر نہ آیا اور اس انجمن سے چوبیس قدم آگے ایک دوسری انجمن معلوم ہوئی - اس دوسری انجمن کا سرگروہ - آفتاب تہا - فرشتے باہم چرچا کرتے تہے یہانتک کہ زردشت ٭ وان کے سامنے

٭ مذہب زردشتی کے معتقدونکا قول ہے کہ بہمن پیکر انسانی مین ہے - اور زردشت جسد عنصری سے آسمان پر گیا - مگر دین آبادی کے پیرو اس واقعہ کی نسبت بیان کرتے ہین کہ بہمن پیکر انسانی مین آیا اور انسان کی طرح اوسکا باتین کرنا یہ اشارہ ہے کہ حقیقت انسان مجرد ہے یا دالبسیط - نہ جسم جسمانی - درحقیقت تجرد بہمن زردشت پر ظاہر ہوا - اور وہ جو آنکھہ بند کرنیکا اشارہ ہے وہ عبارت ہے بدن عنصری سے روح کے تعلقات علیحدہ کرنے کی نسبت جب روح جدا ہوئی تب آسمان پر پہونچی - انجمن اول عبارت نفوس علویہ سے انجمن دوم اشارہ ہے وجود عقول سماوی سے - ملائکہ کی گفتگو اشارہ ہے کہ دراصل مقام نفس اعلیٰ علیین ہے مگر اس سفلی مستقر مین بطور مسافر پڑا ہوا ہے جبکہ چند بہمن اور خروسی اوپر اپنے مقام اصلی مین پہونچا تو ساکنان اعلیٰ علیین اسکے پہونچنے سے خوش ہوے پس زردشت عالم مجردات مین پہونچے اور نزدیک یزدان کے گئے اور شادمانی دل زردشت سے یہ مراد ہے کہ اوس عالم مین خوف و بیم نہین ہے اور خوف دہ ترسناک جسم زردشت نشان جلال حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے ۱۲

بادل شادمان وبہ تن لرزان پہونچے اور نماز نیاز ادا کی۔
بعدہ زردشت نے خدا سے دریافت کیا کہ بندگان ساکنان زمین سی بہتر کون ہے
یزدان نے فرمایا کہ وہ لوگ بہترین جو راستی پسند کرتے ہین اور جو راستبازی کیساتھ
بخشش کرتے ہین۔ اور راستی پر چلتے ہین اور کھوٹی راہ اور ناراستی سی بچے ہین۔
اور وہ لوگ جو مہربان ہین **آگ** اور **پانی** پر اور جانور پر کیونکہ ان باتونسے مردم
دوزخ سے بچینگے اور بہشت مین جائینگے۔ اے زردشت دنیا مین جو بندہ ظالم اور
ایذارسان اور نافرمان ہین یہ باتین اونسے کہدی کہ اس سرکشی سے اگر باز نہ آئینگے
تو ہمیشہ دوزخ ٹھکانا ہی۔ پھر زردشت نے عرض کیا کہ ای داننده دادگر جو فرشتہ
یا دوسری لوگ تیری برگزیدہ ہون اونسے مجھے اطلاع دے اور اونکا دیدار مجھ کو دکھا
تاکہ اونسے کچھ باتین کرسکون اور اہرمن بدکنش کے انجام سے کہ جو دنیا مین برائی
اور بدی پھیلانیوالا ہے خبر دے اور کار بار گردش دوّار سے اطلاع فرما۔ اور نیکی نیکی
باتین اشیاء کی پیدائش کے حالات سے مجھے آگہی بخش۔ اور اسی قسم کی بہت سے
راز پوشیدہ جو کہ زردشت کے دلمین تھے دریافت کئے۔ یزدان نی جواب دیا کہ فاعل نیکی
وخوبی کا مین ہون نہ بدی کرتا ہون نہ کسیکو بدی کا حکم دیتا ہون۔ کبھی مخلوق کو ایذا
نہین پہونچاتا ہون بدی وشر سراسر **اہرمن** کا کام ہے اور گروہ اہرمن کا
دوزخ مقام ہے کہ اوسکی گروہ کو اونکی افعال قبیحہ کی پاداش مین ہمیشہ دوزخ مین
رکہنا مجھکو واجب ہی۔ کیونکہ وہ بدی کرکے مجھسے منسوب کرتے ہین۔ پس خداوندنے
زردشت کو تمام گردش افلاک اور علوم وفنون وتاثیرات کواکب دراونکی سعد نحس
ہونے سے آگاہی دی۔ اور بہشت ودوزخ اور فرشتے وحور وقصور وغیرہ تمام

اسرار سے عارف اور جمیع علوم سے واقف کیا۔ چنانچہ کہتے ہین کہ زردشت عالم کے ابتدا سے انتہا تک حالات سے واقف ہوئے۔ اہرمن نے دوزخ مین زردشت کو دیکھکر شور مچایا اور گویا ہوا کہ اگر یزدان پرستی سے تو باز آئے اور آئین اہرمنی اختیار کرے تو دنیا مین تو جو کچھہ چاہے دیسکتا ہون۔

جبکہ زردشت یزدان کے تمام راز نہفتہ سے واقف ہوگئے تہے اونکو ایک مقام پر آگ روشن نظر آئی۔ خدا کے فرمان سے اوسپر گذرے مگر آگ سے زردشت کو کوئی ایذا نہین پہونچائی۔ اسکے بعد ایک جماعت نے سیسہ گرم کرکے زردشت کے سینہ پر ڈالا مگر کچھہ ایذا نہ پہونچی پھر کسی نے زردشت کا شکم چاک کرکے جو کچھہ اوسمین تھا باہر نکالا پھر بدستور اوسی جگھہ رکھکر زخم کو بند کر دیا کوئی نشان شکم پر نہ معلوم ہوا۔ اسکے بعد داور نے زردشت سے فرمایا کہ تو کوہ آتش سے گذرا اور شکم تیرا چاک ہوا ایسی تو مردم سے بیان کر کہ جو کوئی دین سے پھر کر آئین اہرمنی مین جائیگا اوسکا قتل کرنا ضرور ہوگا اور وہ ہمیشہ کے واسطے دوزخ مین رہیگا اور وہ جو تیرے سینہ پر سیسہ ڈالا گیا تھا اس امر کا نشان ہے کہ ایک جماعت اہرمن لعین کے فرمان مین آکر تیرے دین سے سر پھیرنگے لیکن اسکے بعد جبکہ دین بہی آشکار ہوگا۔ موبد موبدانی اونکی لڑائی پر کمر ہمت مضبوط باندھیگا۔ اوسوقت وہ سیسہ تو اپنے جسم پر ڈالیگا اور تجھے کوئی نقصان اوس سے نہ پہونچیگا۔ اس معجزہ سے مردم دل وجان سے تیری تابع فرمان ہوکر راہ راست پر آئینگے اسکے بعد زردشت نے خداوند سے التجا کی کہ تیرے پرستار تیری بندگی کسطور کرین اور اپنا قبلہ[۱] کسکو قرار دین

---

[۱] دنیا مین تمام اقوام کے واسطے بندگی کرنیکو ایک قبلہ مقرر ہوتا ہے جسکی طرف متوجہہ ہوکر عبادت معبود مین مصروف ہوتے ہین اوسیکو قبلہ کہتے ہین ۱۲

یزدان نے حکم دیا کہ جمیع انسانونکو اس بات سی مطلع کرکہ جو چیز روشن ہی[٥٦] پرستش کے وقت
اوسکی طرف رخ کرنا چاہیے تاکہ اہرمن اوسنے بھاگے کیونکہ تاریکی مین اہرمن کو قوت
ہوتی ہے۔ اور دنیا مین روشنی کے سوائے کوئی چیز بہتر نہین ہے۔ نور سے بہشت حور
وقصور وغیرہ مین نے پیدا کیا ہے اور تاریکی اور ظلمت سے جہنم کو قائم کیا جسطرف جسجگہہ
جہان کہین کہ عالم مین تو نظر کریگا سوائے میرے نور کے کچہہ نظر نہین آئیگا۔ اسکی بعد زردشت کو
اُستا و ژند سکہا کر فرمایا کہ یہ نامہ گرامی **گشتاسپ** شاہ کو دربار مین
سنا تاکہ تیری دین کو قوت حاصل ہو اور اوسے فہمایش کرکہ وہ مجہکو خدا جانے اور
سوائے میری کسیکو دادگر نہ جانے موبدون اور تمام مردم کو سنادے کہ جادوگرونکی
دین سے دوری اختیار کرین۔ یہ بات بہی قابل اظہار ہے کہ سب سی پہلے زردشت کا
نام زرتشت رکہا گیا تہا۔ بعدہ جبکہ زردشت جوان ہوے اور دیکہا کہ انکو سیم وزر
وغیرہ سے نفرت کلی پیدا ہے۔ لہذا اسی بناپر عوام نے انکا نام زردشت مقرر کردیا
اور یہی نام مشہور ہوگیا۔ (زر بمعنی دولت۔ دُشت یعنی برا) دشت مخفف ہی (بد و
زشت کا) زرواتشت۔ زارتشت۔ زرادشت۔ زاردشت۔ زردشت۔ زردہشت
وغیرہ سب اوس ایک ہی ذات کے نام ہین۔ جو عجم کے پیغمبر اور ترقی مذہب آتش پرستی
کے واسطے خصوص ہے الغرض جب یزدان کے حضور سے کامیاب و بامراد ہوکر واپس
ہوئی تب سب سی پہلے آسمان پر اونسے **امشاسفندان**[٥٧] ملاقی ہوا اور کہا کہ گوسفندونکی
حفاظت میری تیری سپرد کی موبدون اور تمام مردونکو آگاہ کر اور منع کرکہ وہ لوگ کسی گوسالہ

---

٥٦ یہان روشن سے روشن بالذات مراد ہے ١٢

٥٧ امشاسفندان بقول زردشتیان آسمان پر ایک فرشتہ ہے جسکی متعلق سالاری اور حفاظت گوسفندان زمین کی ہے ١٢

اور برہ اور گوسفند جوان اور کسی چارپایہ کو نہ مارین کہ اس سے انسان کو فائدہ پہونچتا ہے
مینے گوسفندونکی حفاظت کی خدمت حضور یزدان سے پائی ہے اور تو مجھسے قبول کر
اور میری باتین حقیر نہ جان۔ ہر برنا و پیر پر ظاہر کرنا کہ اطاعت کرین زردشت نے
یہ امور قبول کئے۔ اسکے بعد فرشتہ **اردی بہشت** زردشت سے ملا اور کہا کہ ای
بندہ مقبول یزدان میرا پیام گشتاسپ کو پہونچا کہ مین آتش تجھکو سونپتا ہون عزت سے
اوسکو لے اور ہر شہر مین اوسکے واسطے ایک جگہہ مقرر کرین اور اوقات کا تعین اور
اوسکی حفاظت اور نگرانی کو خدام کا بھی ہونا ضرور ہے۔ یہہ نور یزدان سے ہے۔ اسکی
عزت اور پرستش کرین یزدان نے مجھے سونپی ہے اور مین تجھے سونپتا ہون۔ اسکے بعد
ایک فرشتہ آیا جس نے بیان کیا کہ مخلوق کو ہدایت کر جو لڑائی کے وقت اپنی ہمت قایم
رکھین ہتھیار وغیرہ صاف اور ہر دم بہر مصاف مستعد رہین۔ اسکے بعد ایک دوسرا
فرشتہ آیا جس نے زمین کو پاکیزہ اور خون و پلیدی اور دوسری علاظتون سے محفوظ
رکھنے کی فہمایش کی۔ اسکے بعد اور ایک فرشتہ نمودار ہوا جس نے پانی زردشت کی
سپرد کیا اور اوسکو علاظت و ناپاک چیزونسے بچانیکی ہدایت کی۔ پھر ایک فرشتہ نے
حفاظت اشجار و جملہ نباتات زردشت کی سپرد کی اور کہا کہ ہر گھر و ہر مقام پر موبد روانہ
تاکہ ان امور کی خبر جابجا پہونچائین اور اُستا کو سمجھین۔ کستی کو (یعنی زنار جنیو)
کہ دین بہی اور دین داری کا نشان ہے کمر پر باندہین اور کوشش کرین کہ چہار گوہر
عنصر کو پاکیزہ رکھین۔

پس جاننا چاہئے کہ بقول زردشتیان ان سب ملائک نے جو زردشت سے کلام کئے۔ یہ وحی تہی
یہ واقعہ مقام **اردبیل** کے قریب عیسیٰ سے تقریباً پانچسو برس قبل گذرا ہے۔

پیغمبری

جبکہ زردشت سیر افلاک سے واپس آنے تو زمین پر بہت سے خونخوار دیوا ور جادوگر باشکر سہمگین انکی سد راہ ہوے. جادوگرون اور دیونکے سردار نے زردشت سے کہا کہ اوستا اور ژند پوشیدہ رکھہ اگر تجھکو ہمارے باکمال ہونے سے اور ہمارے جادو سے خوف ہو تو ان سے تو مخالف ہو یعنی احکام اوستا اور ژند کی مخالفت اختیار کر۔ زردشت نے فوراً تھوڑا مضمون اوستا کا باواز بلند پڑہا تمام دیو زمین مین چھپ گئے اور جادوگر کانپنے لگے اور ایک حصہ ساحر مرگئے باقی ماندہ پناہ طلب کرنے لگے **موبد شروش** یزدانی مہین **شروش** کا مولف بیان کرتا ہے کہ زردشتی دین کے علمانے لکھا ہے کہ جب زردشت بادشاہ کی طرف روانہ ہوا راہ مین او سکو دو ظالم بادشاہونکے ملک کو طے کرنا پڑا زردشت نے دین بہی کی دعوت اونکے پاس پہونچائی مگر وہ نہایت ظالم اور سخت کافر تھے۔ اس دعوت کو کب قبول کرتے. آخر اونہون نے انکار کیا۔ زردشت نے اونکے واسطے بددعا کی. قضا. کار ایک ہوا کا طوفان آیا جس سے وہ دونون بادشاہ ہوا کے جہونکے کے ساتھہ زمین سے اٹھ گئے اور ہوا مین معلق ہوگئے مخلوق نے جمع ہوکر اونکا تماشا دیکھا. پرند جانورون نے اون دونونکا گوشت اپنی پنجون اور منقارون سے نوچ نوچ کر کھالیا. آخر اونکی پس ماندہ ہڈیان زمین پر گر پڑین **زراتشت بہرام** تحریر کرتا ہے کہ جب زردشت اس ظفر نصرت اثر سے کامیاب ہوکر دربار گشتاسپ بادشاہ مین آئے. باواز بلند نام یزدان کا ظاہر کیا اور بادشاہ تک پہونچنے کی راہ ڈہونڈ ہی. پہلے ایک صف نظر آئی جس مین

ملک ایران کی بہت بڑی بڑے سردار اور نامور نادر پہلوان کھڑے ہوے تہے اور اونکے آگے دو صفون مین فیلسوف اور دانا اور اپنی دانش کی حیثیت سے ایک دوسری پر اعزاز رکہتی تہی۔ کیونکہ داناؤنکو بادشاہ نہایت دوست رکہتا تہا زردشت نے دیکہا کہ گشتاشپ شاہ ایک بلند تخت پر جلوہ افروز ہی بزبان فصیح شہریار گشتاسپ پر آفرین کہی **شارستان** کا مصنف لکہتا ہی کہ جسوقت زردشت دربار گشتاسپ مین پہونچے انکی ہاتہہ مین نہایت روشن اور درخشندہ آتش تہی اور کوئی گزند نہین پہونچاتی تہی۔ وہ آتش زردشت نے گشتاسپ کی ہاتہہ مین دیدی۔ اوس نے دست شاہ کو کوئی ایذا نہ پہونچائی اور بعد اسکے دوسرے لوگون کے ہاتہہ مین بہی وہ آتش دی گئی مگر کسیکو اوس نے گزند نہ پہونچائی۔ خسرو ایران نے فرمایا کہ رانگ گرم کرکے اس شخص کے سینہ پر ڈالو۔ چنانچہ چار مرتبہ ایسا کیا گیا مگر کوئی آزار نہ پہونچا۔ تب گشتاسپ نے فیلسوفون سے آگی انکو بیٹہنے کیواسطے کرسی عطا کی اور کچہہ حالات دریافت کئے۔ زردشت نے جواب مین ایسی باتین بیان کین جس سے اوسکی دربار کی تمام علما و فضلا و حکما حاسد بنکر مباحثہ پر آمادہ ہوے۔ بالآخر زردشت نی اوس روز تیس داناؤنکو جو دست راست پر سرفراز تہے مباحثہ مین عاجز کیا باقی بروز فردا امیدوار ہے۔ دوسری روز اوسیقدر دست چپ کی حکما بہی بحث مین بند ہوے اور زردشت کی صداقت پر گواہی دینی لگی۔ جبکہ گشتاسپ بادشاہ نی اون حکما و علما و فضلا دربار کو (کہ اوس زمانہ مین اونکا نظیر نہ تہا) عاجز پایا تو خود کچہہ باتین دریافت کین اور اونکا جواب بخوبی تمام پایا اور اپنی محل مین اونکو مہمان کیا شب کیوقت تمام حاضرین دربار نے ایک مجمع کیا اور اسمین ایسا مشورہ کیا کہ زردشت نی ہم سبکو

بادشاہ کے روبرو عاجز کیا۔ ہماری آبروریزی کی ہی۔ اسکیواسطے کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے جس سے یہہ ذلیل ہو۔ چنانچہ بہت سی تدبیرین کین مگر ناکام رہی آخر زردشت نے بآواز بلند اوس دربار مین کہا کہ مین فرستادۂ خداوند ہون۔ وہ خدا جس نے تمام آسمان وزمین اور سیارہ اور ستارہ وغیرہ جملہ مخلوق کو پیدا کیا ہے میرا بھیجنے والا ہے۔ مین اوسکا فرشادہ تیری پاس آیا ہون پس اوستا و ژند غلاف سے نکالکر کہا کہ یہہ کتابین ایزد نے مجھکو عطا فرمائین اور مجھکو فرمایا کہ انکا نام اوستا اور ژند ہے۔ اور مجھکو مخلوق کی ہدایت کے واسطے بھیجا۔ بادشاہ نے اس دعوی پیغمبری پر برہان طلب کی۔ زردشت نے اپنے معجزات مین سے ایک تو وہ کتاب بتائی اور کہا کہ جب اسکو پڑہا جائیگا کوئی دیو یا جادوگر اسکے سامنے نہین ٹھہر سکتا ہے۔ اور ان کتابون مین راز ہر دو جہانکا موجود ہے اور تمام سیارون وغیرہ کی گردشونکا علم اسمین منضبط ہے۔ کوئی چیز عالم موجوات مین سے ایسی نہین ہی جو اسمین نہ پائی جاے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ ان آسمانی کتابون مین سے تھوڑا پڑھو۔ زردشت نے ایک فصل سنائی۔ گشتاسپ کو اوسوقت جیسا کہ چاہیے تھا پسند نہین آئی گشتاسپ نے کہا کہ چند روز اسیطرح تھوڑا تھوڑا مجھے سناؤ کہ مین اسکی کنہ سے واقف ہوجاؤن۔ اوسکے بعد۔ دیکھا جائیگا۔ پس زردشت محل شاہی مین مقیم ہوی۔ ایک روز زردشت اپنے حجرہ سے نکلکر حسب معمول اوسکا مقفل کرکے تنہا پادشاہ کے پاس ژند و اوستا سنانے آے۔ اون حکما نے جو مباحثہ کے وقت دربار مین زردشت سے عاجز آے تھے بوجہہ حسد دربان سے سازش کرکے اوس حجرہ کو کھولکر نہایت ناپاک اور بدبودار چیزین اور بہت سی کھوپڑیان خوک و سگ و گربہ و گوسفند وغیرہ کی

اور کچھہ مردون کی ہڈیان اور خون آلود اشیا مہ غرض جو اسباب کہ جادوگرون کو درکار ہوتے ہین اوس حجرہ مین ایک تھیلہ مین ڈال دین اور اوس حجرہ کو بدستور سابق بند کیکے اوس مجمع کے اکابر وغیرہ بادشاہ کے پاس حاضر ہوے۔ دیکھا کہ بادشاہ مع زردشت۔ طالعہ ژندہ و اوستا مین مصروف ہی۔ حاسدون نے بالاتفاق عرض کیا کہ یہہ کتابین جادوگری کی ہین اور یہہ شخص جادوگر ہے۔ چاہتا ہے کہ بادشاہ کو اپنی نرم زبانی سے بے دینی کی طرف متوجہ کرے اور ملک مین فتنہ و فساد برپا کرے۔ بادشاہ نے اس امر کی تحقیق چاہی۔ آخر حجرہ زردشت کی تلاشی لی گئی تو وہان سامان جسکا ہم اوپر بیان کر آئے ہین نکلا۔ جس سے زردشت کا جادوگر ہونا سمجھا گیا۔ بادشاہ نے وہ کتابین زمین پر پھینک دین اور حکم دیا کہ زردشت کو مقید کرو چنانچہ ایک ہفتہ سے زیادہ زردشت مقید رہے۔

اشاعت ملت زردشتی

اسی عرصہ مین ایک روز بادشاہ کو ایک ضرورت فوری پیدا ہوئی جس سے بادشاہ کو سواری اسپ پر جانا بہت ضرور ہوا۔ گھوڑے کی درستی کے وقت معلوم ہوا کہ اوس گھوڑے کے جسکو بادشاہ نہایت عزیز رکھتا ہی چارون دست و پا پیٹ مین گھس گئے ہین اور وہ حرکت سے معذور ہوا (از دبستان) اس ماجرے کو سنکر بادشاہ اور تمام مخلوق متعجب ہوی۔ بادشاہ نے بہت سی تدابیر اوسکی صحت کیواسطے کی مگر سب بے سود ہوئی چنانچہ بادشاہ نے اوس روز کھانا بھی نکھایا اور ملول رہا۔ تمام لشکر جو بادشاہ کی ساتھہ اس ضروری مہم پر جانے والا تھا اندوہگین رہا اور اوس روز اس تردد مین

زردشت کو شام کے وقت کا کھانا بھی نہین پہونچا۔ دوسرے وقت جب دربان
زردشت کے واسطے حسب معمول کھانا لیکر گیا گھوڑی کی حقیقت مذکورہ بیان کی
زردشت نے دربان خوراک پہونچانے والے سے کہا کہ بادشاہ سے عرض کر کہ اس
گھوڑیکا علاج مین کر سکتا ہون۔ الغرض بادشاہ نے زردشت کو طلب کیا۔
زردشت بعد از غسل گشتاسپ کے پاس پہونچا اور بادشاہ کو دعا دی۔ بادشاہ نے
اونکو اپنے برابر بٹھا کر گھوڑی کے مرض عجیب کا ذکر کیا۔ زردشت نے کہا کہ اگر بادشاہ چار
باتین میری قبول کرے تو اسکے چارون پاؤن اصلی حالت پر آجاوین بادشاہ نے
اقرار کر کے استفسار کیا۔ زردشت نے کہا کہ جہان گھوڑا ہے وہان چلو سب وہان پہونچے
زردشت نے شہریار سے کہا کہ اول زبان و دل سے اقرار اور یقین جان کہ مین
بے شبہ و شک پیغمبر یزدان ہون۔ بادشاہ نے قبول کیا تب زردشت نے بحضور
داور گریہ اور عاجزی سے التجا کی بفضل ایزد اس گھوڑیکا ایک پاؤن اچھا ہو گیا
اور باہر نکل آیا شاہ اور دیگر مردم نے زردشت کی تعریف مین خوشی کا نعرہ بلند کیا
دوسری بار زردشت نے گشتاسپ سے کہا کہ اپنے پہلوان اسفندیار* کو حکم کر کہ وہ
دین یزدان کی ترقی اور جاری کرنے مین کمر ہمت باندھکر بزور شمشیر تمام روئے زمین پر
پھیلائے اور شہزادہ بھی اس دین اور خدمت دین سے سرتابی نکرے۔ بادشاہ نے
اقرار کیا زردشت نے پھر دعا کی چنانچہ گھوڑیکا دوسرا پاؤن بھی اصلی حالت پر
آگیا۔ تیسرا سوال زردشت نے شاہ سے یہ کیا کہ اپنی بانو یعنی زوجہ سے گفتگو کرنے کی
مجھے اجازت دیکر اور اسکو خود بھی فہمایش کر کہ دین یزدان اختیار کرے گشتاسپ نے
منظور کیا چنانچہ زردشت نے کہا کہ اسے کتایون (گشتاسپ کی بانو کا نام ہے)

* یہ اسفندیار۔ اسفندیار روئین تن کے سوا ہے ۱۲

خداے بزرگ نے تجھکو گشتاسپ کی زوجیت کیواسطے پیدا کیا ہے اور مین فرستادہ یزدان ہون تجھکو لازم ہے کہ دین بہی قبول کرکے اپنے شوہر بادشاہ گشتاسپ کی زوجیت مین قایم رہ کتایون نے دل وجان سے قبول کیا پھر زردشت کی دعا سے تیسرا پاؤن بھی اوس گھوڑیکا باہر نکل آیا۔ چوتھا سوال زردشت نے بادشاہ سے اوس دربان کو طلب کرنے اور سختی کے ساتھ صحیح حالات اون سامان جادوگریکا جو زردشت کے حجرہ مین سے برآمد ہوا تھا دریافت کرنیکے بارہ مین کیا۔ جبکہ بادشاہ نے دربانکو طلب کرکے نہایت تشدد سے حال دریافت کیا تو دربان نے صاف صاف حال بیان کردیا اور حاسدین کی سازش کی پوری کیفیت ظاہر کردی۔ بادشاہ نے اوس مجمع حاسدین کے چار سرگروہونکو سزا وار دار بنایا پھر زردشت نے دعا کی چوتھا پاؤن بھی گھوڑیکا صحیح وسالم ہوگیا۔ بادشاہ نے زردشت کے سر وسونہہ کو بوسہ دیکر اپنے تخت پر برابر بٹھایا اور اپنے گناہون کی معافی چاہی بہرام زراتشت اپنے مکتوبات مین تحریر کرتا ہے کہ ایک دن گشتاسپ بادشاہ نے زردشت سے کہا کہ میری چار آرزوئین ہین وہ ایزد سے قبول کرادیجیے۔ اول یہ کہ عالم بالا مین میرا جو مرتبہ ہو وہ مجھے معلوم ہوجاے۔ دوسری یہ کہ لڑائی کے وقت میرے جسم پر کوئی زخم نہ آیا کرے تاکہ دین بہی کو آشکار کرون۔ تیسرے یہ کہ جہانکی نیک وبد سے مجھے تمام وکمال اطلاع ہوجاے۔ چوتھے یہ کہ قیامت تک مین مرون نہین۔ زردشت نے کہا مین یہ چار آرزوئین ایزد سے چاہونگا۔ لیکن تجھکو یہ لازم ہے کہ ان چار مین ایک اپنے واسطے اختیار کرا ور مین دوسرے تین شخصون کے واسطے طلب کر کیونکہ مجھکو خدا سے طلب کرنے کا موقع ملے۔

یہ چارون باتین خدائے تعالیٰ ایک شخص کو نہین دیگا کسواسطے کہ جسمین یہ باتین پیدا ہونگی وہ خدائی کا دعویٰ کرنے لگے گا۔ بادشاہ نے یہہ فرمان قبول کیا۔ بعد نماز شام کے زردشت نے عاجزی کے ساتہہ حضور ایزدمین بادشاہ کی ارزوُونکی التجا کی اور اوسیطرح سو گئے۔ عالم رویا مین زردشت پر اپنی التجا قبول ہونیکا حال ظاہر ہوا۔ صبح کو جب بادشاہ نے دربار مین جلوس فرمایا زردشت بہی دربار مین داخل ہوے۔ بعد کچھہ عرصہ کے دربان نے آکر عرض کیا کہ چار سوار جنگی وضع و شکل سے نہایت ہیبت و عظمت ظاہر ہوتی ہے دردولت پر حاضر ہین۔ ابہی بات ختم نہوی تہی کہ وہ چارون تخت شاہی تک پہونچے۔ اونکے لباس سبز ہتھیار وغیرہ سے مسلح۔ چہرے سے دبدبہ ظاہر ہوتا تہا (یہ چارون مقربان بارگاہ ایزدی سے جلیل القدر فرشتے تھے۔ ایک بہمن دوسرا اردی بہشت تیسرا آذر خورداد چوتہا آذر گشتاسپ یعنی جبریل۔ میکائیل۔ واسرافیل۔ وعزائیل تہے) بادشاہ سے گویا ہوے کہ ہم فرشتہ اور فرستادہ ایزد ہین۔ یزدان نے ہمکو زردشت کی مدد کیواسطے بہیجا ہے۔ گشتاسپ حالانکہ نہایت قوی دل اور دلاور تہا مگر انکی ہیبت سے غش کہا کر گرا اور جب ہوش مین آیا تو کہنے لگا کہ اے دادار مین تیرا کمترین بندہ ہون۔ اقرار کرتا ہون کہ تیرے فرمان پر ہمیشہ کمربستہ رہونگا۔ فرشتون نے اس کلام کے سننے کے بعد بازگشت اختیار کی اور چلے گئے۔ اس خبر سے تمام لشکر بادشاہ کا جمع ہوگیا۔ اور آمادہ ہوا کہ ایسی مہیب شکلون سے بادشاہ کو خوف زدہ بنانیکی سزا دیجائے۔ مگر بادشاہ نے سبکو فہمائش کر کے تسلی دی۔ زردشت نے کہا تجھکو مبارک ہو یہ امر کہ تیری ارزومین نے شب کے وقت دادار سے حاصل کی ہین۔ پس زردشت کے

فرمان کے مطابق ایک خلوت مین مئی۔ اور خوشبو۔ اور شیر۔ اور انار وغیرہ فراہم کئے گئے وہان زردشت نے زندواوستا کی کچھہ حصے پڑہے اور اوس مئی و خوشبو پر دم کئے۔ بعدازان وہ مئی گشتاسپ کو پلائی گئی۔ بمجرد پینے گشتاسپ بیہوش ہوگیا اور تین روز تک ہوش نہ آیا۔ اس عرصہ مین گشتاسپ کی روح عالم بالا پر پہونچی۔ حور و قصور و نعمتہائی بہشتی اور نیک لوگونکی مراتب اور اپنا درجہ معلوم کیا بعدازان **پشوتن** کو وہ شیر پلایا جس سے اوس نے زندگی جاوید پائی۔ اور وہ خوشبو **جاماسپ** برادر گشتاسپ کو عطا ہوئی جس سے تمام علوم اوسکی دل پر روشن ہوگئے چنانچہ اوس نے اوسوقت سے اور قیامت تک جو کچھہ ہونیوالا ہے سب حال قلمبند کردیا ہے۔ مگر بڑے حادثونکی کنایتہً خبر دی ہے اور اوسکی تصنیف سے بہت کتابین ہین ازآنجملہ **جاماسپ نامہ** علم نجوم مین بہت معتبر مشہور ہے اوسمین پیشین گوئیان بہی کی گئی ہین۔ اسکا مفصل حال انشاءاللہ تعالیٰ شاگردان زردشت کی حال کے ساتہہ آئیگا۔ گشتاسپ کو اوس دم کئی ہوے انار کا دانا اسبند کے ایک دانہ کی ہمراہ کہلایا گیا کہاتے ہی فوراً اوسکا بدن روئین تن ہوگیا اور ایسا سخت معلوم ہوا کہ کوئی زخم اوسپر کارگر نہین ہوسکتا تہا۔ اس تعجب کی بات سے بادشاہ چونک اوٹہا۔ یہہ سب باتین گشتاسپ نے عالم بیہوشی مین دیکھین بیدار ہوکر نماز نیاز بدرگاہ ایزد کارساز ادا کی اسکے بعد زردشت کو طلب کرکے تمام مشاہدات عالم بیہوشی سنائے اور تمام لوگونکو بادشاہی حکم سنایا کہ اس دین کو اختیار کرو اور تخت پر جلوہ فرما

مد عقلائے یزدانی زندگی جاوید سے معرفت نجات و حفظ نفس مراد لیتے ہین ۱۲

ہوکر زندواوستا کے سننے مین مشغول ہوا فوراً دیو بھاگ گئے اور زمین مین غائب
ہوگئے۔ اسکے بعد بادشاہی حکم جاری ہوا کہ موبد لوگ ہر شہر اور ہر قصبہ مین
ایک ایک گنبد تیار کرائین جسمین آگ رکھی جاے اوسکے واسطے محافظ و خادم
اور اوقات عبادت مقرر کئے جائین۔ چنانچہ ان امور کی بہت جلد تعمیل ہوئی
بعد اسکے زردشت نے کہا کہ لوگون سے بیان کرو کہ مین تمہارا شفیع نہین ہون
اور نہ تمہارے گناہ کے عفو کا خواستگار ہو سکتا ہون کسواسطے کہ حمایت بدکار کی
مین بدکاری ہے۔ لہذا تم اپنے فعلونکے خود ذمہ دار رہو اوسکی پاداش تمکو ملیگی
یہان یزدان سے امیدوار رہنا کسی طرح برا نہین۔ بعدہ زردشت نے کہا
کہ مجھہ سے قبل جسقدر پیغمبر آئے ہین کسی نے آئندہ قیامت تک کے حال سے خبر
نہین دی ہے مگر میری کتاب زندواوستا بخوبی تمام مخبر ہے اور یزدان نے
فرمایا ہے کہ مخلوق کو مطلع کرو کہ گنہگار ہمیشہ دوزخ مین نہین رہینگے جب
گناہ کی سزا پاچکین کے تب رہا کئے جائینگے۔ ایک موبد نے اپنی بعض تصانیف
مین ظاہر کیا ہے کہ جب زردشت معراج کے وقت آسمان پر پہونچے یزدان سے
عرض کی کہ مجھکو حیات دوامی عطا فرما تاکہ یہہ معجزہ گردانا جائے۔ یزدان نے
کہا کہ اگر مین ایسا کرونگا تو تو پسند نکریگا اور خود مجھہ سے موت کا خواہان
ہوگا۔ بعد ازان تھوڑا شہد زردشت کو کھلایا جسکے کھانے سے بیہوش ہوگئے
اوس غفلت مین ہستی اور نیک و بد کے بھید سے واقف ہوے دیکھا اور سمجھا کہ
گوسفند پر تھوڑے سے بال نظر آتے ہین اور درخت پر پتے لگے ہوے ہین بعد ازان
ہوش مین آئے۔ یزدان نے پوچھا تونے کیا دیکھا عرض کیا کہ اے دادار دوزخ

مین ایک فرقہ دیکھا گرفتار عذاب جو دنیا مین صاحب مال وزر تھا۔ وجہہ اس عذاب کی یہہ معلوم ہوئی کہ وہ شاکر نہین تھا اور بہت سے لوگ جو دولتمند بھی تھی یا نہ تھے مگر شاکر تھے۔ بہار جنت کی سیر مین مصروف تھے اور بہت سے ایسے لوگ دوزخ مین مبتلائے عذاب نظر آئے جنہون نے مال ومتاع اپنا اپنے اولاد کو نہین دیا اور بہت سے غریب لوگ صاحب فرزند بہشت مین نظر آئے۔ پھر ایک درخت مینے دیکھا جسکی سات شاخین نظر آئین اور اوسکا سایہ سب جگہہ پھیلا ہوا تھا۔ ایک شاخ اوسکی زرین تھی دوسری سیمین۔ تیسری برنجی۔ چوتھی روئین۔ پانچوین کانسے کی۔ چھٹی پولادی۔ ساتوین آہنی۔ یزدان نے زردشت کو مطلع کیا کہ اوسی درخت سی بنیاد جہان کی قائم ہے۔ یعنے دنیا مین کاروبار کے واسطے یہ سات راستے ہین جو متعلق ہین سپہر اول کی گردش کی۔ پس انہین سات راستون سی دنیا مین حادثات اور واقعات پیدا ہوتے ہین۔

زرین شاخ اوس راستے سے مراد ہے کہ تو جس راہ سے مجھہ تک پہونچا اور پیغمبری پائی۔ سیمین شاخ اس امر کا اشارہ ہے کہ روی زمین پر ایک بڑا بادشاہ دولتمند تیرا آئین قبول کریگا اور دیو وغیرہ بھاگ جائینگے۔ برنجی شاخ اوس زمانہ سی مراد ہے کہ جس وقت مین سلطنت اشکانیان٭ محبوب ہوگی اسوقت مین لوگ آئین دین سے پھر جائینگے اور دنیا کی زمین اون لوگون سے نفرت کریگی

٭ سلطنت اشکانیان حضرت علی سے تین سو چھبیس برس قبل شروع ہو کر عیسیٰ سے ایک سو چھتر برس قبل ختم ہو جاتی ہے۔ یہ اشارہ ہے سکندر رومی کی فتح ایران کا ۱۲

روئین شاخ سے اشارہ ہی عہد اردشیر بن ساسان سے کہ پھر زمین پر دین کو پھیلائیگا اور دین کے آئین کو تازہ کریگا از روی دلائل دین کو قبول کریگا کانسے کی شاخ بہرام گور کی بادشاہی کی طرف اشارہ کرتی ہو کہ مخلوق اوسکے سایہ مین امن سے رہیگی۔ چھٹی شاخ پولاد عہد نوشیروان سے مراد ہے کہ اوسکے عہد مین اونسکے انصاف سے دنیا کو تر و تازگی ہوگی۔ ایک شخص مزدک برائی کی باتین اختیار کریگا مگر تاہم مذہب زردشتی مین کوئی خلل نہ پڑے گا شاخ آہنی یہ نشان اس امر کا ہے کہ دوسرا قرن* شروع ہوگا۔ ایک بادشاہ مزدکین اور دین ہی سے بد اقبال ہوگا جسکے زمانہ مین ایک سیاہ پوش درویش آزار بے نام و ننگ و ہنر باشور و شر۔ نان و نمک کا ناشکر دروغگو پیدا ہوگا جو آتشکدو نکو برباد کریگا۔ ایرانیونکی جانین اونکے قبضہ مین ہونگی۔ دختر و پسر ازادونکی اونکے قبضہ مین ہونگے اور بزرگونکی اولاد اونکی خدمتگار رہینگی۔ اور بیوفی پیمان شکن بادشاہونکا ہوگا۔ ہزار برس تک یہ حالت رہیگی جب ہزارہ قریب ختم ہوگا۔ بہت ابر آسمان پر آئینگے اور پانی نہین برسیگا۔ اگر بارش ہوگی تو بیوقت ہوگی اور گرمی زیادہ ہوگی۔ دریاؤنکے پانی گھٹ جائینگے۔ گوسفند جزوی باقی رہینگے مردم پست قد اور حقیر جسۃ پیدا ہونگے۔ کشتی لڑنے والے آدمی ناپید ہوجائینگی اگر ہونگی تو بیعزت ہونگے۔ اوس زمانہ مین لوگ جشن فر دریدگان سے بیخبر ہونگے ترکونکی قوم سے ایک جنگی سپاہ ہ۔ ایران مین آئیگی اور تخت ایران مہتر و نسے

* قرن ایک ہزار برس کا ہوتا ہی اسیکو اہل فارس ہزارہ کہتے ہین۔ جب سے کہ شمار زمانے کا شروع ہوا ہی ایک ہزار برس گذرنے کے بعد ہزارہ پورا ہوتا ہی۔ پھر دوسرا ہزارہ شروع ہوتا ہے ۱۲

چہین لینگی - اے زردشت اس حال سے موبدونکو مطلع کر کہ وہ مخلوق کو خبردار کرین
زردشت نے عرض کیا کہ اوسوقت مین دین بہی کی آدمی کسطور پر پرستش کرینگے
جواب ملا کہ آغاز ہزارہ مین مردم اسقدر رنج و تکلیف اوٹھاینگے کہ عہد ضحاک و
افراسیاب مین بہی نپائی ہوگی - اور جب ہزارہ قریب ختم ہوگا دین بہی
کے لوگ زمین پر نہ رہینگے - ملک ایران پر ہر طرف سے یورش ہوگی - زردشت
نے عرض کیا کہ اے داور کسقدر مدت کے بعد لوگ دین بہی کے خواستگار ہونگے
اور سیاہ پوشون پر کسطرح اور کون فتح پاسکے گا - جواب ملا اوسوقت جادوگر
نہونگے - جب سیاہ نشان ظاہر ہوگا ایک سیاہ مقامات روم سے ظاہر ہوگی
جنکا لباس اور ٹوپی سرخ ہوگی - اوسوقت زمین خراسان ترکی کے سبب ویران
ہوگی اور زمین مین بہت سے زلزلے آئینگے اور بہت سے ملک ویران ہوجاینگے
و ترک و روم و عرب آپس مین لڑینگے اور سرزمین توران ترک و عرب
اور ہندیون سے ویران ہوگی اور آذرونکو یعنے آتش پرستونکو پہاڑون پر بھگادینگے
پس زردشت نے کہا یارب یہ بدکیش کسطرح ہلاک ہونگے - یہ جواب پایا
کہ ملک خراسان سے ایک سیاہ نشان ظاہر ہوگا ہیشدر اپنی والدہ سے
پیدا ہوکر جب تیس برس کی عمر کو پہونچے گا قدیم دین بہی کو مضبوط کریگا اور ایک
بادشاہ ہوگا - اسکی بعد ہند اور چین مین سے ایک لڑکا کیانی نژاد بہرام نام
ہماوند لقب اوسکی ہاتھ آئیگا - اور بعض گروہ اوس لڑکے کو شاپور کی نام سے
پکارینگی جب یہ لڑکا پیدا ہوگا بہت سے ستارہ آسمان سے جہوٹینگے اور اوس لڑکی کا پدر آبان

* آبان فارسی مہینون مین سے ایک مہینہ کا نام ہے ۱۲

مہینہ کی بائیس تاریخ کو فوت ہوگا۔ جب وہ لڑکا اکیس برس کا ہوگا ایک بھاری اور جفاکش لشکر ہمراہ لیکر ہر طرف حملہ کریگا اور بلخ اور بخارا کی طرف سے لشکرکشی کریگا اور ہند و چین کی فوج ہمراہ لیکر ایران مین آئیگا پس ملک ایران مین سے ایک شخص دین پر کمر باندھکر خراسان و سیستان (یعنے کابل) سے ایک لشکر فراہم کرکے ایران مین پہونچے گا سیاہ پوش و روم و فرنگ سے تین لڑائیان ایسی عظیم برپا ہونگی کہ ملک پارس ماتم کدہ بنجائیگا۔ پس وہ لڑکا بادشاہ ذی اقبال اور سرافراز ہو جائیگا۔ اور ہر طرف فتح پائیگا۔ اوسوقت مین عورت مرد کی تعداد ایسی ہوگی کہ ایک مرد کے مقابل میز ہزار عورات منسوب ہونگی گویا روی زمین پر عورات ہی عورات نظر آئینگی اگر کہین کوئی مرد نظر آجائیگا تو تعجب کی نظر سے دیکھا جائیگا۔ جب یہہ زمانہ قریب ختم ہوگا اوسوقت گنگ دژ کی طرف ایک فرشتہ بھیجونگا اور پشوتن کی مدد کرونگا اور اوسکو ڈیڑہ سو نیکوکار آدمیونکی ساتھہ اوسکی جنگ و جدل پر آمادہ کرونگا اوسوقت ایک بادشاہ بہرام نام ظاہر ہوگا۔ کہ آذرونکو امن دیگا اور بدکارونکا نام بھی دنیا مین نہین رکھیگا جب پشوتن ایسی حالت دیکھیگا تو بادشاہی کے قصد سے اپنے وطن کی طرف مراجعت کریگا۔ موبد آذرخرا دانپر نوشتجات مین تحریر کرتا ہے کہ کتاب ژند کے اکیس نسک ہین (نسک یعنی حصہ) اور ہر حصہ کا نام جدا ہے اور اوس کتاب کی زبان زند پارسی ہی۔ وہ لکھتا ہی اوس کتاب مین دنیا کے تمام علوم کا ذکر ہے لیکن بعض بہ رمز و اشارات اور بعض صاف صاف

* ملک چین مین یہ شہر متصل حدود ترکستان واقع ہی سیاوش پسر کیکاوس کا آباد کیا ہوا ہے ۱۲

بیان کئے گئے ہین - فی الحال کرمان کے کتب خانہ مین چودہ پوری باقی ہین اور سات ناتمام کیونکہ سلطنت ایران کی بربادی کے وقت وہ تلف ہو گئے -

شاگردان زردشت

زراتشت بہرام بن پژداد اپنی تصانیف مین بیان کرتا ہی کہ جبکہ دین بہی ملک ایران مین ترقی پذیر تہا اوسوقت فرمانروایان خطۂ یونان نے ایک حکیم دانا قیافہ شناس کو گشتاسپ کی حضور اس غرض سے روانہ کیا کہ بادشاہ کو زردشت کے فریب سے باز رکہے اور اگر نوبت مباحثہ کی زردشت کے ساتھہ پیش آئے تو یہہ حکیم مباحثہ مین اوسکو عاجز کر سکے نام اس حکیم کا نیاطوس تھا جبکہ دربار گشتاسپ مین اس حکیم نے زردشت کو دیکہا علم قیافہ سے خوب غور کر کے گویا ہوا کہ جس شخص کے چہرہ کے آثار ایسے ہوتے ہین وہ دروغ گو نہین ہوتا ہے۔ پس حکیم نے زردشت سے اوسکی پیدایش کا وقت اور زمانہ مع تعین ماہ و سال دریافت کیا۔ زردشت نے اوسکو اپنی پیدایش کی ساعت سے مطلع کردیا۔ بعد غور و تامل کے کہنے لگا کہ ایسے وقت پیدا ہونیوالیکی رائے کبہی کھوٹی نہین ہوتی پس حکیم نے۔ زردشت کا طرز معاشرت معلوم کیا اور واقف ہونیکے بعد حکیم کہنے لگا کہ یہہ طرز زندگانی دروغ کار کی نہین ہوسکتی اوسکے بعد زردشت نے اوس حکیم سے کہا کہ اب جو کچہہ تو پوچہنا چاہتا ہی اوسکو اپنے دلمین رکہہ اور زبان سے مت ظاہر کر۔ مین خود تجہپر تیرا مدعا ظاہر کردونگا۔

الغرض نیاطوس اونکی پیغمبری کا قائل ہوکر وطن کو واپس گیا۔

زردشت کے شاگرد

حکیم جاماسپ فارسی۔ یہہ گشتاسپ کا بھائی تھا۔ عجم کے بڑی حکیموں مین گذرا ہے۔ ابتدا مین اس نے مدت تک چنگر نگھاچہ کی شاگردی کی۔ (بعد کو زردشت کا شاگرد ہو گیا تھا) آخر فنون حکمت مین استاد ہو گیا۔ اسکی بنی ہوئی کتابین فن حکمت مین فرہنگ ملوک اور اسرار عجم جسکو اب لوگ جاماسپ نامہ کہتے ہین موجود ہین۔ یہہ کتاب اس نے اپنی بہائی گشتاسپ کے نام پر لکھی ہے۔ اسمین نظرات کواکب کا بیان رمز و کنایہ کے ساتھہ کیا گیا ہے۔ اور ستارونکے قریب آنیکی لگن لکھی ہی اور اونپر زائچہ بنا کر پانچہزار برس آیندہ کے احکام استخراج کئی ہین اس درمیان بڑی بڑی واقعات کی خبر دی ہی اور بادشاہون اور پیغمبرونکی پیدا ہونیکی حالات لکھی ہین اور صاف صاف پیشین گوئیان کی ہین۔ اس کتاب مین پیغمبر محمد صاحب کی ظہور کی بہت صاف خبر دی گئی ہی اور جاماسپ نے عجم کے حکیمون اور پیغمبرونکی معقولات کی (جوکہ دربارۂ آفرینش عالم ہین اور ایسی مذہبی احکام کی جوکہ عقل کی لائق نہین ہین) تاویل کی ہی اور اپنی بہائی گشتاسپ کی وزارت مین بہت صحیح صحیح احکام نجومی تمام نکالے ہین۔

حکیم چنگر نگھاچہ ہندی

یہہ حکیم ہندوستان کا باشندہ تھا نامی حکیمون مین عیسٰی سے سنہ ۵۰۰ برس قبل گذرا ہے زردشت کی عہد مین بلخ مین آیا۔ زردشت نے اسکے آتے ہی اسکی بولنے سے پیشتر اپنے ایک شاگرد کو حکم کیا شاگرد نے ایک نسک زند اوستا کر پڑہنا شروع کیا۔ جسمین اوس ہندی کا تمام نام ونشان مع مافی الضمیر کے موجود تہا۔ بموجب عقیدۂ اہل عجم یہہ ہندی حکیم زردشت کا شاگرد ہوا اور اوسپر ایمان لایا بعد کچہہ تعلیم پاکر ہند کو لوٹ آیا۔

حکیم بیاس جی ہندی

یہہ ہندی حکیم ہنود مین بہت بڑا نامی آدمی تہا جو کہ سنہ ۹۰۰ برس قبل عیسٰی سے گذرا ہی۔ اسکی بہت سی تصانیف ہند مین مشہور ہے حکیم چنگر نگھاچہ سے زردشت کی تعریف سنکر بلخ پہونچا زردشت نے ایران کی بزرگون کو جمع کر کے بیاس کو اپنے پاس بلایا بیاس نے کہا کہ اگر تو میری دل کا حال بتادیگا تو مین تیرے اوپر ایمان لاؤنگا زردشت نے جواب دیا کہ میرے خدا نے تیرے آنے سے پیشتر تیرے احوال پر مجھکو واقفیت بخشی ہے۔ یہہ کہکر زردشت نے ایک سنمنا* دپڑہا اوسمین تمام مافی الضمیر بیاس کا ظاہر

* یعنی آسمانی سورہ۔ اوستا کے نسخونکو آسمانی سورہ کہتے ہین ۱۲

کردیا۔ یہ سیمنا دبھی کتاب دساتیر مین موجود ہے جو ایرانی پیغمبرونکی کتابونکا مجموعہ ہے بیاس اس معجزہ سے زردشت کا شاگرد ہوگرا وسپرایمان لایا اور لکھا ہے چندنک ژند ہندوستان کو آتے وقت ہمراہ لایا جنکا مضمون بیاس جی کا کی تصنیف مین آمیز ہے اسی زمانہ مین فلناکس نامی یونانی حکیم ایران مین آیا اور زردشت پر ایمان لایا۔ اور پھر واپس جاکر اپنے ملک یونان مین یونانی حکمت کو مجوسیت مین ملادیا۔ اسیطرح حکیم فلانوس نے جو بیاس جی کا معاصر تھا اور ہندوستان مین بیاس جی کے پاس آیا بھی تھا۔ برہمنونکی قوانین کو عقائد یونانی حکمت مین ملایا تھا۔ اسی بیاس جی کی تصنیف سے مہابھارت جو کہ ایک بہت بڑا رزم نامہ ہے ہندوستانمین مشہور ہے۔

الغرض زردشت معراج کے بعد بلخ مین پہونچے اور علم وحکمت کے مباحثہ مین تمام عالمونکو قائل کرکے غالب آئے اور معجزہ دکھا کر گشتاسپ کو اپنے مذہب مین کرلیا۔ اور اسفندیار کو اس بات پر آمادہ کیا کہ زردشت کی دعوت تمام عجم۔ عرب۔ فرنگ۔ روم۔ ہند۔ چین۔ مصر وغیرہ ملکونمین پہونچاوے اہل فارس کے نوشتونمین لکھا ہے کہ اسفندیار اور گشتاسپ نے تمام ملکونمین دعوت دین زردشت پہونچائی۔ بلکہ بزور شمشیر ممالک مذکورہ مین شریعت کا پھیلانا تحریر ہے۔ مگر ترکستان کے بادشاہ ارجاسپ نے یہ دعوت قبول نہ کی بلکہ اونکی پیغمبری کا منکر ہوکر گشتاسپ پر فوج کشی اور گشتاسپ کے باپ کو قتل کرکے بلخ فتح کرلیا اور اسی ارجاسپ کے ایک سردار توریراتور نام نے زردشت کے معبد مین گھسکر زردشت کو زخمی کیا۔ مگر زردشت نے

اپنی تسبیح اوسکے اوپر گھما کر ماری جس سے ایک شعلہ آگ کا نکلا اور اوس سردار کو خاک کر دیا۔ لیکن زردشت بھی ستر برس کی عمر مین اوس زخم کے صدمہ سے مرگیا۔ لکھا ہے کہ زردشت نے اپنی زندگی مین **سکندر رومی** کے حالات کی پیشین گوئی تحریر کی تھی اور ایک نصیحت نامہ سکندر کے واسطے لکھا تھا جسکو عجم کے بادشاہ بہت حفاظت سے امانت رکھتے چلے آتے تھے مگر جبکہ سکندر نے **دارا** کی لڑائی فتح کی تو تمام معابد زردشتی یعنی آتشکدے توڑ کر مسمار کردئے⁕ اور کتاب **ژند** تمام جلاکر خاک کر دی۔ بعدہ جب **روشنک** دختر **دارا** سکندر کے عقد مین آئی اوس نے وہ نصیحت نامہ زردشت کا جو کہ امانت چلا آتا تھا سکندر کو دکھایا۔ سکندر اوسکو پڑھ کر بموجب اقوال پارسیان **زردشت** پر ایمان لایا۔ **زردشت** کے آثار سے ایک درخت سرو تھا جسکو اوس نے بلدہ کشمیر مین **گشتاسپ** کے نام پر بویا تھا اور وہ ایسا بڑا اور سایہ دار ہو گیا تھا کہ چونتیس ہاتھ ارش لمبا دوڑا اوسکی جڑ کے گرد لپٹا تھا خلفائے عباسیہ مین سے جبکہ **متوکل** نے شہر **جعفریہ** آباد کیا تو اوس سرو کے دیکھنے کا مشتاق ہوا۔ مگر اوسکے نزدیک سفر کشمیر دشوار تر تھا لہذا اوس نے **طاہر ذوالیمینین** صوبہ دار **خراسان** کو حکم بھیجا چنانچہ اوس نے سرو مذکور کو کاٹ کر **جعفریہ** کو روانہ کر دیا۔ اوسکی شاخین تیرہ سو اونٹون پر بار ہوئین اور پانچ لاکھ اشرفیان اوسکی قطع اور حمل مین صرف ہوئین لکھا ہے کہ جب وہ جب لشکر گرا تو اوسطرف کی نہرون اور عمارتون کو نقصان عظیم پہونچا اور جو مرغ اور پرند درخت پر رہا کرتے تھے

⁕ سکندر آتش پرست نہ تھا اسکا مذہب یونانی تھا بلکہ سورج اور جوپیٹر کی پرستش کرتا تھا۔ ماخوذ از تاریخ اسکندری ۱۲

یکبارگی اڑکر چلانے لگے جب تنہ اوس درخت کا جعفریہ سے ایک منزل رہا تو
اوسی رات متوکل کو اوسکے غلامون نے مارڈالا اور وہ اوس درخت کے
دیکھنے سے محروم رہا۔ اوس درخت کے لگانے سے کاٹنے کے وقت تک جوکہ
سنہ ۲۳۲ ہجری مین واقع ہوا چودہ سو چالیس برس گذرے تھے کتاب ژند کے
اکیس نسک (حصہ) تھے جنمین سے اب چودہ پورے ہین باقی سات ناتمام ہین
اور یہ بھی اردشیر بابکان نے بڑی تلاش وکوشش سے ہم پہونچائے تھے تاریخ
بدیع فارسی مین لکھا ہے کہ۔ زردشت کی کتب مین تحریر ہے کہ خدا کی
حالت ایک سکتہ کی سی ہے۔ اس حالت کو مزد کہتے ہین مزد سے دو ظہور ہوے
ایک نیکی دوسرا بدی نیکی کو یزدان اور بدی کو اہرمن کہتے ہین بارہ ہزار
برس تک نیکی وبدی مین جھگڑا رہیگا۔ بعدہ بدی نیکی پر غالب آویگی اوسوقت تو اب کے
دورہ کا انقلاب ہوگا جسکو عام لوگ قیامت یا دنیا کا نیست ہونا خیال کرتے ہین
انسان کو چاہیے کہ نیکی کو مدد پہونچائے۔ آگ سورج کی علامت خاص ہے
سورج خدا کے نور کا خاص ظہور ہے۔ سورج اور دیگر کواکب ذریعہ پرستش
مزد ہین پانی۔ ہوا۔ خاک کی پرستش درجۂ دوم مین شمار کی جاتی ہی ان کتابون مین اخلاق کی
باتین بھی ہین۔ مگر نفس امارہ کو اوسکی خواہشون سے باز رکھنے کی سخت ممانعت ہی ان کتابون کو
تصنیف ہوئے تخمیناً قریب دو ہزار برس کے گذرے ہین زردشت کے
بعد گبرون نے تالیف کی ہین لب التواریخ مین لکھا ہے کہ زردشت
دو گذرے ہین ایک اول جسکا زمانہ معلوم نہین ہوتا اور دوسرا عصر گشتاسپ
جو پیغمبر مشہور ہوا۔

صد آئین دین بہی

واضح رہی پارسی زردشتی مذہب کو دین بہی کی لقب سی یاد کرتے ہین

۱۔ زردشت کی پیغمبری پر دل سے پورا اعتقاد کرنا۔

۲۔ تہوڑی گناہ کو بہی بہت تصور کرنا چاہئے اور اوس سے دوری اختیار کرنا لازم ہے۔ کیونکہ روز قیامت کو ایک سر موی بہی اگر گناہ نیکی سے زیادہ ہوگا تو اوسکا عوض دوزخ ہے۔

۳۔ ہمیشہ اچھے و نیک کام کی طرف رغبت رکھنا چاہئے۔

۴۔ ایزد کی رحمت سی نا امید نہونا چاہئے۔ زراتشت کا قول ہی کہ معراج مین ایک شخص کو مینے دوزخ مین گرفتار دیکھا مگر اوسکا ایک پاؤن دوزخ سی باہر تہا یزدان نے فرمایا کہ یہہ شخص تنتیس شہرونکا بادشاہ تہا۔ مگر کبہی کوئی نیکی کا کام نہین کیا۔ ایک روز ایک گوسفند اسکو نظر آئی جو بہوکی تہی اور رسن سی بندہی ہوئی تہی اور چارہ اوسکا اوس سے دور پڑا تہا۔ اس شخص نے وہ چارہ اوسکے قریب کر دیا پس اوس کام سے مین خوش ہوا۔ جسکے سبب اسکو دوزخ کے عذاب سے اسقدر نجات دی ہے۔

۵۔ نوروز کے دن **یشت** (یعنی دعا) کرنا اگر خود نہین کرسکتا ہے تو اجرت دیکے کسی سے دعا خوانی کرانا چاہئے۔

۶۔ یہہ چہہ باتین کار ثواب ہین۔ اول پارسائی دوم نوروز فروردگان

دعاخوانی - تیسری نکوئی کرنا مان باپ اور اقربا کی روح کے ساتھہ - چہارم بندگی آفتاب کی ہر روز تین بار - پنجم - بندگی ماہتاب کی ہر ماہ مین تین بار - غرہ ماہ - نیمہ ماہ - اور آخرین ماہ مین ششم ہر سال دعاخوانی کرنا -

۷ - جب چھینک آئے تب (ایتا اہو ویریو اشم) جو دعا ہی آخر تک پڑہنا -

۸ - اپنے مال مین سے دسوان حصہ خیرات کرین -

۹ - اغلام سے پرہیز کرین اور عورات کے ساتھہ پیچھے کی راہ سے دخول حرام ہی اس کار بد مین جسوقت دو آدمیونکو مبتلا دیکھین اوسیوقت اونکو ہلاک کر ڈالین -

۱۰ - مرد و زن کشتی (یعنی زنار) کمر پر باندھین - اور کشتی پر چار گرہ لگائین - اول سے یہ منشا ہی کہ خدا ایک ہے - دوم سے یہ مراد ہے کہ خدا کیواسطے ہے - تیسری سے یہہ خیال رہے کہ زردشت فرستادہ خدا ہے - چوتھی سے یہہ اشارہ ہی کہ مین قصد کرتا ہون جبتک اور جہانتک مجہسے ہوسکیگا نیکی کرونگا -

۱۱ - آتش افروختہ رکہین اور ناپاک اشیا اوسپر نہ جلائین -

۱۲ - مردہ کا کفن نیا نہونا چاہئے - بلکہ پرانا ہونا چاہئے -

۱۳ - ہمیشہ روح مادر پدر کو خوش اور شاد رکہنا چاہئے اور درون پڑہکر ان باپ کی روح پر بخشا کرے - اور افرنگان کہ کتاب ژند کے اکیس نسکونمین سے ایک نسک ہی والدین کی روح پر پڑہکر اوسکا ثواب بہیجا کرین -

۱۴ - ناخن تراشیدہ پر (ایتا اہو) دعا تین بار پڑہکر قینچی سے اوسکی گرد ایک خط کہینچکر زمین کہود کر دبا دبا کرین یا پہاڑون پر ڈالدین -

* درون خدائے تعالی کی تعریف مین ایسی دعا ہی جسکو اکثر بجھونہ دم کرتے ہین اور اس دم کرنیکو شبتن کہتے ہین ۱۲

۱۵۔ جو چیز اچھی معلوم ہو اوسپر یزدان کا نام لینا چاہیے۔

۱۶۔ حاملہ عورت کے مکان مین ہر وقت آگ روشن رہے جب اولاد پیدا ہو تو تین شبانہ روز چراغ خاموش نکرنا چاہیے۔

۱۷۔ جب خواب سے بیدار ہو سب سے پہلے کشتی کھولکر از سر نو باندہنا چاہیے بغیر کشتی باندہے ہوے ایک قدم بھی چلنا منع ہے۔

۱۸۔ جسوقت دانت مین خلال کرینکو تو اوس خلال کو دیوار مین نہان کرنا چاہیے۔

۱۹۔ پسر و دختر کو جلدی کتخدا کرین۔ زردشت کے اقوال مین لکھا ہے کہ جسکے شخص کے کوئی اولاد نہو گی قیامت کے روز وہ شخص پل چنیو یعنے پل صراط نگذریگا اور بغیر اوسکے گذرے جنت مین جانا محال۔ لہذا بے اولاد کو لازم ہے کہ کسی دوسرے کا بچہ اپنی فرزندی مین قبول کرے اور اگر ایسا شخص جو مفلس اور بے اولاد ہو تو جسکی اولاد کو وہ فرزند بنائے اوس بچہ کے اقرباؤن کو اوسکی پرورش لازم ہے اور بادشاہ اور امرا کو یہ امر لازم ہے کہ کوئی فرزند اوسکی فرزندی مین دیکر معین رہین۔

۲۰۔ پیشہ زراعت تمام پیشونسی بہتر تصور کرنا چاہیے اور کاشتکار کی عزت و حرمت کرنا مناسب ہے

۲۱۔ دین بہی کے موبد کو اچھی خوراک کہلانا چاہیے۔

۲۲۔ کہانا کہاتے وقت **واج** کو پکڑنا چاہیے اور لب بند کرکے **آفرنگان** کرے یعنی

٭ واج اور باج انار کی ایک لکڑی بغیر گرہ کی ہوتی ہے جسکی مقدار بقدر ایک وجب (بالشت) ہوتی ہے اور اسیکو برسم لکھتے ہین اور ایک قسم کا درخت جسکا نام ہوم ہے اوسکی لکڑی اور گز کی لکڑی بھی اس کام مین مخصوص ہے۔ ایک قسم کی چھری ہوتی ہے جسکو برسم چین کہتے ہین اسی چھری سے وہ لکڑی خاصکر کاٹی جاتی ہے اس چھری کا دستہ آہنی ہوتا ہے پہلی چھری دہوتے ہین بعدہ دعائے مقررہ پڑہتے ہین بعد اسکے

دعا ر (اویز میدی اشم باداد ہوا شم ایتااہو ویریو) آخر تک دوبار پڑہے اسکے بعد کھانا کھائے۔ اور جب دہن دہوے چار مرتبہ کلمہ (اشم یااہو) آخر تک کہے اور کلمہ (ایتااہو) آخر تک دوبار پڑہے۔

۲۳۔ درویش و تونگر و مسکین اور غنی کے ساتہہ نیکی کرین اور جاڈنگوی کرین۔

۲۴۔ ہر دم گناہ سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خاصکر جس روز کہ گوشت کھا جائے۔ کیونکہ گوشت سے اہرمن کی پیدایش ہے اگر اوس روز گوشت کہانیوالا کوئی گناہ کریگا تو اوس روز تمام دنیا مین جسقدر حیوانات سے کوئی فعل ایذا رسانی کا سرزد ہوگا وہ اوس گوشت خوار گناہگار کے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا۔

۲۵۔ یہہ امر جان لینا چاہئے کہ مذہب مین کوئی روزہ نہین ہوتا ہے بجز گناہ سے بچنے کے چاہئے کہ تمام سال روزہ رکھے نہ یہہ کہ صبح وسے شام تک بھوکا رہنا ورا وسکو روزہ کہنا۔ کوشش کرنا چاہئے کہ کسی اعضائے بدن سے کوئی گناہ نہو۔ اور کہانے پینے سے لب بند کرنا روزہ کا کام نہین دیتا ہے۔ چاہئے کہ برے کلام سے لب بند کئے جائین۔

۲۶۔ جب بچہ پیدا ہو پہلے اوسے شیرینی کھلائین۔

۲۷۔ سوتے وقت چند کلمے کہ اول اونکے لفظ (ایتا دہو دیریو اشم وہوا جشم دستم) آخر تک کہے۔ اور سنے ہوے دیکہے ہوے کئے ہوے۔ اور جانے ہوے وغیرہ گناہوں سے پشیمان ہوا اور توبہ کرے۔ اور جب کروٹ بدلے وہ کلمہ جنکے درمیان لفظ اشم ہے آخر تک ادا کرے۔

* جاڈنگوی اوس فعل کو کہتے ہین کہ جو کچہ آتش خانہ اور موبد اور دستوروں وغیرہ کی نذر کا ہے وغیرہ ہوا اوسمین سے کسی دوسرے محتاج کو دیدین ۱۲

۲۸- جب کسی شخص سے خواہ وہ دین ہی کا پیرو ہو یا نہو کوئی عہد کیا جائے ہرگز توڑا نہ جائے بلکہ پابندی اقرار بہت ضرور ہے۔

۲۹- جب لڑکا پندرہ برس کا ہوا وسوقت کسی دانا دستور کے سپرد کیا جاے بغیر مشورہ دستور کے اوسکا کوئی کار کرنا درست نہین کیونکہ کسی قسم کا ثواب بغیر رضاے دستور دادار کو پسند نہوگا - اور دستور کا مرتبہ خدا کے سامنے اسقدر ہے کہ اکتیس ۳۱ گناہ بخشوا سکتا ہے۔

۳۰- جب تجکو کوئی مشکل یا فکر درپیش ہو چاہیے کہ دستور سے صلاح کرے۔

۳۱- اپنی تدبیر پر کوئی کام نکرنا چاہیے - بلکہ دستور یا اپنے عزیز دانا اور دانشور لوگوں سے مشورہ کرنا مناسب ہے۔

۳۲- جو کوئی ژندو اوستا سیکھنے چاہے کہ پڑہنے مین لفظ صحیح ادا کرے اور یاد کرکے ہمیشہ اوسکی تلاوت کرے - اور پڑہکر بہولجانا بہت برا ہے - اوسکو انجمن مین شریک نکرینگے۔

۳۳- کفایت شعاری خوب چیز ہے - لیکن مستحقین کے ساتھہ عنایت بہت ضروری ہے۔

۳۴- رات کے وقت حتی الامکان پانی نہ بہاوین اور خاصکر مشرق کی طرف ہرگز نہین اور اگر سخت مجبوری پانی پھینکنے کیواسطے پائی جاوے تو پھینکتے وقت وہ کلمہ کہ اونکی اول لفظ (اتیا) ہے جہانتک بتایا گیا ہے پڑہین - رات کو چاہ (یعنی کنوان) سے پانی نہ کھینچین اور اگر مجبوری ہو تو کلمات مذکورہ بالا پڑہنا چاہیے - رات کیوقت پانی بہت کم پینا چاہیے - بحالت مجبوری کنوئین سے بہرکر نہین

اور بہت پانی پھینکنا گناہ ہے۔

۳۵۔ جب کھانا کھائین تین لقمہ کتے کے واسطے علیحدہ کردین اور کتے کو آزار نہ پہونچائین۔

۳۶۔ جب مرغ آواز دے اوسکو نہ مارین بلکہ اوسکی مدد کو دوسرا مرغ اوسوقت پہونچانا مناسب ہو کیونکہ مرغ کسی دیو وغیرہ کو دیکھہ آواز دیتا ہے۔

۳۷۔ جس کسی جگہہ خوف نہو اور وہان مردہ دفن کیا گیا ہو تو اوسکو ظاہر کرکے نکال لینا چاہیے۔

۳۸۔ حیوانات زیادتی کے ساتھہ مارنا اچھا نہین کیونکہ آخرت مین ہر موی بدن حیوان کشتہ ایک شمشیر بنیگا اور سب سے زیادہ برا گوسفند کا مارنا ہے۔ کیونکہ خدا کے پیدا کیے ہوے۔ انواع مین سب سے بہتر نوع ہے اور اسیطرح بھیڑ بکری گاو اسپ مرغ خانگی وغیرہ اور جس بچہ مرغ نے اذان نہ دی ہو اوسکا ذبح کرنا بہت برا ہے۔

۳۹۔ مونہہ دہوتے وقت لب بند کرکے کلمات اشم اہو ایکبار آخر تک ادا کرے اور مونہہ پونچھتے وقت کلمات کمنا مزدا در آخر تک پڑھے۔

۴۰۔ جو شخص پرشنوم* کرے چاہیے کہ نیک گفتار نیک کردار ہو ورنہ واجب القتل ہے جو شخص پندرہ برس کا ہو اور پرشنوم نکرے جس چیز کو ہاتھہ لگائیگا وہ ناپاک ہو جائیگی۔

۴۱۔ جبکہ فروردیگان* آوے درون یزدویزش آفرین دس روز تک کرے۔

* پرشنوم اوسکا نام ہے کہ پندرہ برس کی عمر مین ہر شخص کو لازم کہ ایک روز معین پر قاعدہ معین کے ساتھہ دعاخوانی کر کر اپنے آپکو پاک صاف بناوے یہہ فرض بمنزلہ پہ امر لازم ہے اگر ایسا نہ کریگا تو ناپاک اور گنہگار رہیگا ۱۲

* فروردیگان دراصل پانچ دن ہین کہ جو عالم بالا مین ساکن گزرے ہین اور خلعت سازی کی خدمت خدا نے اونکے سپرد کردی ہے وہی کاتبی مین اور نبی اور ستینی مین۔ نام اونکے یہہ ہین اہنود۔ اشنود۔ اسفند۔ ہوخشتر۔ وہشتوشش ۱۲

جبکہ جان قالب خاکی سے نکلکر عالم بالا پر جاتی ہے برہنہ ہوتی ہے بس جس کسی نے فرزندیگان پر آفرین کہی ہے اوس کو اونکے ذریعہ سے خلعت ملیگا اور وہ خلعت شاہوار اور حلہ بہشتی کہلائیگا۔ یزدانیونکا اشارہ ہے کہ یہہ پنج وقت مراد ہے حکمت اور شجاعت اور عفت اور عدالت اور عقل سے اور بعضون نے انکو حواس خمسہ سے بھی تعبیر کیا ہے۔

۴۲۔ چاہیے کہ جو لوگ دین بہی مین شامل نہین ہین اونسے پرہیز کرین اور اونکے ساتھہ اکل و شرب ناروا ہے اگر غیر ملت کا کوئی شخص کاسہ برنجی کو اپنے استعمال مین لاوے تو اوسکو تین مرتبہ دہو یا جاوے جب پاک ہوگا اور ظروف سفالین پاک نہین ہوتا۔

۴۳۔ آتش گہر مین موجود رہنا چاہیے۔ اور شب کو ایک بار ضرور جلانا چاہیے۔

۴۴۔ اُستاد۔ پدر۔ مادر کو بزرگ سمجھو ورنہ اس دنیا مین تنگ روزی ہوگی اور عقبے مین دوزخی۔

۴۵۔ زن حایضہ۔ آسمان۔ ستارون۔ آتش۔ آب روان وغیرہ کو نہ دیکھے اور مٹی کے برتن کا پانی نہ پیوے۔ دست و سر کو کپڑا لپیٹکر کھانا کھاوے۔

۴۶۔ ہمیال (یعنی زناکار) سے پرہیز کرے کہ وہ بہتان اور خیانت اور زنا ہے۔ کیونکہ اگر شوہر زانی اور بدکار کا گناہ عورت نہ بخشے تو وہ چاہے کسی قدر ثواب کرے مگر بہشت کی صورت نہ دیکھہ سکیگا۔

۴۷۔ خرا ستر کو (یعنی موذی بات) کہ موذی ہین قتل کرین اور وزغ* آبی و مار و کژدم و مگس

* یعنی وہ دریائی جانور جو انسان کو ایذا پہونچاتے ہین۔ اور مینڈک کو بھی کہتے ہین ۱۲

وموروغیرہ ہین انکا مارنا ثواب ہی لیکن کیش بہدینیان یزدانی مین اون جانورونکا مارنا ثواب ہی جوآزاررسان ہین اور جوایذارسان نہین ہین اونکا مارنا ناروا ہے بلکہ اونکا مارنے والا ستمگار کی صفت سی موصوف ہوتا ہے یزدانیونکا قول ہے کہ اگر کسی بزرگ کر قول مین بے آزار حیوان کا مارنا آیا ہوگا تو وہان کوئی رمز ضرور ہوگا۔

۴۸۔ زمین پر برہنہ پاؤن نہین رکھنا چاہیے۔

۴۹۔ ہمیشہ توبہ کرو۔ اگر نہ کروگے تو ہرسال گناہ زیادہ ہوتے جائینگے۔ اگر کوئی گناہ ہوجائے تو چاہیے دستور کے آگے اوس سے توبہ کرے۔ اگر دستور نہ ملے تو خانہ ہان آتش خانہ کے روبرو توبہ کرے۔ اگر یہ بھی ممکن نہو تو کسی دین بہی کے پیرو کے سامنے۔ اور اگر یہہ بھی میسر نہ آئے تو آفتاب کے سامنے توبہ لازم ہے اور مرتے وقت توبہ کرنا چاہیے اگر خود نکرسکے تو اوسکے فرزند وخویش اور حاضرین اوس سے توبہ کرائین۔ اور خود بھی یہہ لوگ اوسکے مرتے وقت توبہ کرین۔

۵۰۔ جبکہ فرزند ودختر کی عمر پندرہ سال کی ہو ضرور ہے کہ کشتی اونکی کمر پر باندھین کیونکہ یہہ عقد خدمت ہے۔

۵۱۔ اگر ہفت سالہ یا اس سی کم کوئی بچہ مرے تو اوسکے واسطے اوسکے مرنے سے چوتھی شب کو درون پڑہے اور یشت کرے۔

۵۲۔ جبکہ کھانا پکانے کیواسطے دیگ چولھے پر رکھی جائے چاہیے کہ بڑی ہو اور ایک حصہ پانی سے بھری ہو اور دو حصہ خالی کیونکہ جوش کے وقت پانی باہر نہ گرے۔

۵۳۔ جبکہ آگ کسی جگہہ سے اوٹھائین تھوڑی اوس جگہہ بھی چھوڑ دین۔ یہانتک

وہ بسر دہو۔

۵۴۔ صبح کو پانیمین سونا ڈالکر مونہہ دہویا کرین۔ اول وہ کلمہ ادا کرین جنمین الفاظ (کماومزدا) ہین پس دونون ہاتہہ* دہوئین۔ اگر آب زر سے مونہہ نہ دہویا جائیگا تو وہ شخص **اوستا** پڑہنے کے قابل نہوگا۔

۵۵۔ لڑکونکو دین کا علم سکہا دین اور ہیربد یعنی آتش خانہ کے نگہبان کو گرامی تصور کرین۔

۵۶۔ جبکہ ماہ **فروردین** مین روز خورداد آوے جسقدر میوے دستیاب ہوسکین جمع کرین اور **درون** پڑہنے مین مشغول ہون۔ خدا کا شکر بجا لائین تاکہ وہ سال مبارک ہو کیونکہ اسی روز انسان کا رزق تقسیم ہوتا ہے اور جو کچہہ پڑہا گیا ہے **خورداد امشاسفند** پر بخشدین اسکو (خشنومین) کہتے ہین۔

۵۷۔ جو شخص سفر مین جاوے اوسکو ایک درون شتین یعنی ایک مرتبہ دعا خوانی کرنا ضرور ہے اور اگلے لوگونکا دستور تہا کہ اگر کوئی بارہ فرسنگ* بہی جاتا تہا تو دعا خوانی کرتے تہے۔

۵۸۔ ضرور ہے جسکو فرزند نہو وہ کسیکو اپنی فرزندی مین لے۔

۵۹۔ جو شخص ایک مرتبہ دعا خوانی (یعنی درون شتین) کرے اور آیندہ پہر نہ کرسکے تو

* دونون ہاتہہ دہونے کو پاداج کہتے ہین۔

* فرسنگ فارسی شمار کے موافق بمقابلہ ہندی کوس کے ڈہائی کوس کا ہوتا ہے اور ہندی کوس تخمیناً سوا میل انگریزی یا دو ہزار قدم کا ہوتا ہے اور قدم کی مقدار سوا گز کی قریب محسوب ہوتی ہے اور ایسا گز تین فیٹ لمبا اور فیٹ بارہ انچہ لمبا اور انچہ آٹہہ جو (جنکا پیٹ ملا کر رکہا جاوے) کے برابر لمبا ہوتا ہے ۱۲

اوسکو چاہئے کہ کسی سے دعا خوانی کراکے خرید کرے اور نان کھائے پس داج اور درون لے (واج یعنی پڑہی ہوئی دعا)

۶۰۔ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بہت بد ہے چاہئے کسی جگھہ بیٹھے اور ایک وجب (یعنی بالشت) دور پیشاب کرے اور اوستا آہستہ آہستہ پڑہتا جاوے پس تین قدم چلکروہ کلمہ جنمین (ایتا اہو ویریو اشم اہمو) تا آخر ایک بار پڑہے اور جب اوس مقام سے باہر آجاوے وہ کلمہ پڑہے جنمین لفظ (اشم) ہے اور دو مرتبہ لفظ (ہمشام) زبان سے کہے اور تین مرتبہ (ہخشتر) کہے پس کلمات (ایتا) آخر تک چار مرتبہ پھر اور (اہم بریم یزمندی ایتا اہو) آخر تک کہے۔

۶۱۔ نیولہ (یعنی راسو) کو نہ مارو کیونکہ وہ سانپ کا مارنیوالا ہے اور سانپ موذی ہے۔

۶۲۔ سگ آبی کو قتل کرنا نہ چاہئے اگر اوسکو پانی سے دور پڑا ہوا دیکھو تو پانی مین پہونچا دو۔

۶۳۔ روح کی ساتھہ بشت (یعنی عبادت) کرو کہ شتن یزدان فرض ہے۔

۶۴۔ جب انسان مرجائے تین روز اوسکے واسطے سروش کرو اور آتش روشن رکھو اور اوستا پڑہو۔ کیونکہ متوفی کی روح تین روز اوسی جگھہ رہتی ہے چوتھی شب دعا خوانی وغیرہ کرین۔

۶۵۔ عورات عبادت کرنے سے معاف ہین بس اونکو اسیقدر بہتر ہی کہ ہر روز تین مرتبہ شوہر کے پاس جائین اور ہر دم ہر لحظہ رضاجوئی شوہر رہین ہرگز شوہر کی فرمانبرداری سے انحراف نکرین یہی اونکی عبادت ہے۔

۶۶۔ دین بہی اسواسطے جاری ہوا ہے کہ خدائے تعالیٰ تمکو تکالیف سے بچاوے اگر کسی دین بہی والے کو کوئی سخت مشکل ایسی درپیش ہو جس سے اوسکو دین بہی چھوڑنا پڑتا ہو۔ چاہیے کہ تم سب اوسکی مدد کرو کہ وہ دین چھوڑنے پہ مجبور نہو۔

۶۷۔ جھوٹ نہ بولین چاہیے اوسمین کسیقدر دنیاوی مرتبہ حاصل ہوتا ہو۔

۶۸۔ راستی پیشہ رہین اور کھوٹے پن سے بچکر صداقت یعنی سچائی اختیار کرین

۶۹۔ قحبگی اور دیوثی اور زنا سے پرہیز کرین۔ کیونکہ اگر کوئی فاسق کسی عورت سے بدکاری کرتا ہے تو وہ عورت اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور اگر شوہر بعد مطلع ہونے کے ایسی عورت سے قربت کریگا تو یہ بہی بڑا سخت حرام کام ہے۔

۷۰۔ اگر کوئی کسیکا مال چورائے اگر ایک درم ہو تو اوس سے بجائے ایک درم کے دو درم وصول کئے جاوین اور اوسکے دونون نرمہ گوشت کاٹ ڈالے جاوین اور دس تازیانہ (یعنی چوب) اوسپر مارین اور ایک ساعت زندان مین رکھین اور اگر بار دیگر پھر ایسا قصور کرے تو دوچند حاصل کرنیکے بعد اوسکے کان بالکل کاٹ ڈالے جائین۔ اور چوب اور زندان کی سزا پہلے سے بہی دوچند پہونچائین اور تین چار درم کی چوری تک سیدہا ہاتھہ کاٹا جاوے اور پانچسو درم کی چوری تک سزائے قتل واجب ہے۔

۷۱۔ گناہ سے ظاہر و باطن پرہیز کرو۔ بری نظر سے دیکھنا اور بدگمان کرنا برا ہے کیونکہ دادار ہرمزد پاک نے زردشت پیغمبر سے کہا ہے کہ جو کام اپنے واسطے روا نرکہے دوسرے کیواسطے بہی روا نہ رکہے۔ مخلوق کے ساتھہ وہ کام کرنا چاہیے کہ اگر کوئی دوسرا تیرے ساتھہ ویسا ہی کرے تو تجھے ناگوار نہو۔

۲۷۔ حکم کرکہ ہر روز ہیربدان تیری واسطے ایک بار درود پڑہین۔
۳۷۔ عورات ماہ آبان مین دعاخوانی کرین تاکہ ایام حیض کے گناہون سے پاک ہوجاوین اور بہشت مین جاوین۔
۴۷۔ حرام کاری سے عورات کو پرہیز لازم ہے۔ کیونکہ جو عورت چار مرتبہ کسی بیگانہ کے پاس اختلاط کریگی شوہر پر حرام ہوجائیگی۔
ایسی عورت کو قتل کرنے مین بہت ثواب ہے اور درندہ جانورونکے قتل سے اسکے قتل مین زیادہ اجر نیک ہے۔
۵۷۔ اور زنان حائضہ آتش کو نہ دیکہین اور پانی پر نہ بیٹہین اور خورشید کو نہ دیکہین اور مرد سے بات نکرین دو عورات حائضہ ایک ساتھہ نہ سوئین۔ آسمان کو نہ دیکہین سیسہ کے برتن مین کہانا کہائین اور نان کو ہاتھہ نہ لگائین۔ کوئی ظرف پانی سے لبالب نہ بھرین ہاتہہ پر آستین لپیٹ کر ظرف کو چہوئین۔ اگر کودک ہو تو اسپنے ہمراہ اوسکو بہی غسل دین۔
۶۷۔ آفتاب کے سامنے آتش نہ جلانا چاہیے۔ آتش پر ایسی چیز نہ رکہو جسکے سوراخ مین سے آفتاب نظر آوے (لیکن نزدیک مہ آباد کے آفتاب کے روبروے بخور وغیرہ کیواسطے آتش روشن کرنا بہت اولاہی۔ از دبستان۔
۷۷۔ انسان کو نزع کیوقت نسک (یعنی حصہ ژند) دکہاوین اور لاش اوٹہائی جاوے تو ہاتو نپر تاگا باندہنا چاہیے۔ جیساکہ اوٹہانے والونکے ہاتہو نپر باندہا جاتا ہے۔ تاکہ سب ملے رہین اور راہ مین باتین نکرین۔ اور اگر وہ مردہ کسی حاملہ عورت کا ہو تو چاہیے کہ بجائے دو آدمیونکے چار آدمی لاش کو اوٹہائین

اورمہ آباد نے فرمایا ہے کہ اگر زن حاملہ مری اور معلوم ہو کہ اوسکے شکم مین بچہ زندہ ہے فوراً شکم چاک کرکے بچہ نکالین اور پرورش کرین - اور اسیطرح تمام حیوانات کے ساتھہ عملدرآمد چاہیے. جب مردہ گورستان مین پہونچایا جاے نعش اوٹھانے والے غسل کرین - اور تازہ کپڑے پہنین -

۷۸ - جن لکڑیون پر مردہ کو لیجاوین چاہیے کہ اونہین پانی سے پاک کرین -

۷۹ - اگر کسی مرض کیواسطے مردہ کا گوشت طبیب تباے تو کہانا چاہیے -

۸۰ - مردہ کو آب و آتش پر نہ لے جانا چاہیے -

۸۱ - اگر کسی بہی دین کے پیرو کو مردہ کا گوشت کہلایا جاے یا اوسپر ڈالا جاے تو چاہیے کہ شنوم* کرین -

۸۲ - اگر کوئی مردہ جانور کہاے تو ایک سال تک پاک نہوگا -

۸۳ - ہمیشہ کو گنہگار کو کوئی چیز نہ دینا چاہیے - یعنی اگر گنہگاری سو نہ ڈرے اور ہمیشہ آزار رسان رہے تو اوسکو کوئی چیز نہ دو -

۸۴ - علی الصباح خواب سے بیدار ہو کر کوئی چیز ہاتھہ مین ملنا چاہیے اور موہنہ اور ہاتھہ اور پاؤن پنڈلیون تک تین مرتبہ دہونا چاہیے - اس درمیان مین اوستا پڑہنا چاہیے - اگر پانی میسر نہ آوے تو خاک سے بہی جائز ہے -

۸۵ - کاشتکار جب کہیت سینچنے کے واسطے پانی لیجاوے تو احتیاط کرین کہ جو ئے آب مین کوئی انسان نہو -

۸۶ - زن حاملہ بچہ جنے تو چالیس روز تک چوبینہ اور سفالی (یعنی لکڑی اور مٹی

* شنوم تیبہ تبراش کو کہتے ہین اصل معنی ان دونون لفظون کے توبہ اور استغفار کے ہین ۱۲

کے برتن سے پرہیز کرے اور دہلیز پر قدم نہ رکھے پس سرد ہوئی اس مدت مین مرد کو ایسی عورت سے قربت کرنا لازم نہین ہے۔

۸۷۔ اگر کسی عورت کا بچہ مردہ پیدا ہو تو جاننا چاہئے کہ اگر چار مہینے سے کم کا وہ بچہ ہی تو مردہ نہین کہلائیگا۔ اور اگر چار مہینے گذر گئے ہین تو بیشک مردہ کا حکم رکھیگا اوسکو مردہ کے قواعد کے مطابق سونپنا چاہئے۔

۸۸۔ جس گھر مین کوئی مر جائے چاہئے کہ تین روز تک اہل خانہ اور قریب کے اعزا گوشت نکھاوین۔

۸۹۔ جو شخص ملت زردشتی کا پیرو ہوا اوسکو چاہئے کہ صفات راد اور رسخا اور کرم اختیار کرے کیونکہ یزدان فرماتا ہے کہ بہشت اوس شخص کی جگہہ ہی جو راد کے ساتھہ موصوف ہے۔

۹۰۔ اسم پڑہنا بے تعداد کار ثواب ہی اور اوسکی پڑہنے کے اوقات یہہ ہین کھانا کھانے کے وقت۔ سوتے وقت آدہی رات کی وقت کروٹ لینے کے وقت صبح کو خواب سے بیدار ہونے کے وقت۔

۹۱۔ کار خیر یا ثواب جو آج حاصل کر سکنے کی کام ہین اونکو کل پر مت چہوڑو۔ کیونکہ یزدان نے زردشت سے فرمایا ہے کہ آج کا کام کل پر چہوڑنا پشیمانی ظاہر کرتا ہی اے زردشت مجھکو تجھہ سے زیادہ دنیا مین کوئی بہتر نہین ہے۔ جہان کو تیرے واسطے ہی پیدا کیا ہی اور بادشاہونکو بہت تمنا رہی ہے کہ تیرے عہد مین دین بہی کو رواج دین **کیومرث** سے تیرے زمانے تک تین ہزار برس گذری ہین۔ اور تیرے بعد رستخیز یعنی قیامت تک بہی تین ہزار برس گذرینگے۔ تجکو مین نے درمیان زمان مین

پیدا کیا ہے۔ کیونکہ اوسط بہت ستودہ اور نیک اور اچھا ہوتا ہے اور گشتاسپ ہے بادشاہ کو کہ علم وعقل کے اتمام واسطے مخصوص ہے تیرا مطیع کیا اور تجکو کتاب ارزانی فرمائی۔ اس امر کی امید نہ رکھہ کہ تیری بعد کوئی شخص تیری واسطے کار ثواب کری۔

۹۲۔ جو چیز ناپاک ہوجاوے اوسکو دعا پڑہکر پانی سے حسب تفصیل ذیل دہونا چاہئے سونا ایکبار۔ چاندی دو بار برنجی تین مرتبہ۔ پولادی چار بار سنگین چہہ بار۔ چوبی اور سفالی پہینکدینے کی قابل ہے۔ وہ پاک نہین ہوتا۔

۹۳۔ آتش کو بہتر رکہنا چاہئے۔ ہر شب آتش روشن کرنا اور بخورات عمدہ وسپر ڈالنا کیونکہ اوسکا خادم ایک فرشتہ ورہرام نام ہے اوسکی عزت کرنا بہتر ہے اوسی فرشتے کے متعلق فتح وظفر کا کام ہے کنہبار کرنا چاہئے۔

۹۔ کنہبار چہہ قسم کی ہے اول کا نام میدیو رزم ہے اور یہہ ماہ اردی بہشت کا ایک دن ہے جسکو خود کہتے ہین اس روز یزدان نے آفرینش آسمان شروع کی ہے اور سینتالیس دن مین اتمام کو پہونچائی ہے۔ دوم۔ کا نام آن میدیو شہم ہے یہہ ماہ تیر کا خور یوم ہے یزدان نے اسوقت سی ساٹھہ دن مین پانی کو تکمیل کو پہونچایا سوم کا نام پہتی شہم ہے ماہ شہریور کا اشتاد روز ہے۔ اس دن سی پچہتر دن تک زمین کو تمام کیا۔ چہارم کا نام ایاسرم ماہ مہر کا اشتاد روز ہی۔ یزدان نے اس دن سی تیس روز مین نباتات کی پیدایش تمام کی۔ پنجم کا نام موسوم ہے اور میدیارم مہر روز ہے

* کنہبار ایکقسم کا کار ثواب ہی۔ آتش پرستونکا قول ہی کہ حق تعالی نے عالم کی پیدائش کو چہہ مرتبہ مین کیا ہے اور ہر مرتبہ کا ایک نام مخصوص ہے۔ ہر مرتبہ کی تعظیم کو واسطے اتل مرتبہ پانچ روز کا جشن مقرر ہے اس جشن مین کہا دعیہ پڑہے جاتے ہین۔ اور باقی عیش وطرب مین مشغول رہنا ہے ۱۲

ماہ اردی قدیم کا۔ یزدان نے اس دن سے ہشتاد یوم تک حیوانات کو پیدا کیا ہے۔ ششم کا نام **اوپمیسدیم** ہے اس دن کا نام **اہنود** ہے اور پنجہ دزدیدہ کا پہلا دن ہے کہ خدائے برتر نے اس دن سے پچہتر دن تک پیدایش مردمان انجام کو پہونچائی۔

بعض کا قول ہے کہ کنہبار جمشید بادشاہ کے قائم کیے ہوئے ہین۔ اسکی دلیل یہ۔ ایک کتاب **صدور** مین ایک حکایت تحریر ہے کہ ایک روز ایک دیو جمشید کے پاس حاضر ہوا اور بھوک کی شکایت کی جمشید نے اوسکو مطبخ مین بہیجا اوس نے وہان جو کچھہ موجود تھا سب کھا لیا اور پھر بھوک کی شکایت کی جمشید نے اور دلوا دیا اوس سے بھی وہ سیر نہوا۔ تب جمشید نے کچھ یزدان کو یاد کیا اور اسکی تدبیر دریافت کی۔ جبرئیل نے جو وحی پہونچانیوالا ایک مقربان بارگاہ خداوندی سے فرشتہ ہے جمشید کے پاس آکر بیان کیا کہ ایک گائے سرخ رنگ کی ذبح کرکے اوسمین سرکہ اور لہسن وغیرہ ڈالکر دیو کو کہلاؤ پس ایسا عمل کیا گیا۔ دیو نے ایک لقمہ کہایا اور بھاگ کر غائب ہوگیا اوسی روز سے جمشید نے گنہبار مقرر کیا۔

گروہ **آباذیان** کا قول ہے کہ بحکم خداوندی جمشید نے اپنے محل کی چہت مین **ایک پیکر آسمان** طیار کی تہی جسکو تمام عالم موجودات کے مطابق بنایا تھا اوس پیکر کو

✚ آبادی اوس فرقہ کو کہتے ہین جو یزدان آباد دین اور مہ آباد کا حال باب اول مین آچکا ہے اس فرقہ کے قول کے مطابق کیومرث کے زمانہ مین بھی وہی دین مہ آبادی جاری تہا جسکا پابند او رپیغمبر خود کیومرث کو مانتے ہین اہل اسلام کے اعتقاد کے موافق وہ دین توحید تہا یا پیغمبر نوح علیہ السلام کی شریعت کہنا چاہئے کیونکہ وہ شریعت بھی دین توحید کہلاتی ہے اور کیومرث اسی دین توحید کا پابند تہا جسکو اوس نے رواج بھی دیا تہا ۱۲

پینتالیس روز مین تمام کیا بفرمان یزدان روز خور مین پانی کو قصر و باغ و زراعت وتمیرہ میں بہہ پنا شروع کیا ساٹھہ روز مین تمام کیا اشتاد روز مین زمین اور گھر وغیرہ آراستہ کیا وعلی ہذالقیاس جب مذکورہ بالا اوس پیکر مین تمام کاروبار جمشید نے تیار کئے اُن روزونکا نام کنہبار اوسی جمشید نے رکہا اور اوس روز سی جشن مقرر کیا تاکہ یادگار قایم رہے۔ مگر اونکی قول کی مطابق یہہ جشن بہی حسب فرمودہ یزدان ہین۔ کیونکہ وہ فرقہ جمشید بادشاہ کو پیغمبر مانتا ہے۔

۹۵۔ اگر کوئی کسی کی ساتہہ نیکی کری تو چاہی کہ وہ شخص اوسکی نیکی کو فراموش نکرے۔

۹۶۔ ہرروز آفتاب کی پرستش تین مرتبہ کرنا چاہئے اور دوسری نیایش ماہتاب و آتش وغیرہ کی کری۔

۹۷۔ مردہ کے بعد رونا نچاہیے۔ کیونکہ وہ گریہ کا پانی جمع ہوکر پل چنیود* سے گذرتے وقت مانع ہوگا۔ جب وہ اوستا اور زند پڑہیگا تب وہان سے گذریگا۔

۹۸۔ جو شخص موبدون اور دستورون اور ہیربدون کے پاس جاوے جو کچہہ وہ کہین اوسکو سننا چاہی۔ اگر اوسکو برا بہی معلوم ہو تب بہی رد نکرے۔

۹۹۔ جو شخص دین بہی رکہتا ہو اوسکو لازم ہی کہ خط اوستا و زند پہچانے

۱۰۰۔ موبد کو لازم ہی کہ لغت پہلوی غیر شخص کو نہ سکہاوی کیونکہ یزدان نی زردشت سے کہا ہی کہ اس علم کو اپنی فرزندونکو تعلیم کرے

عقیدۂ مزدکیان

مزدک ایک پرہیزگار دانا انسان عہد بادشاہ قباد مین جسکا زمانہ ۴۸۸ ع سی

* چنیود پل صراط کو کہتے ہین ۱۲

شروع ہوتا ہی گذرا ہی۔ اس نے قریب ۵۰۰ء کے اپنے نئے عقائد کو ترقی دی اور
بادشاہ قباد کو اپنے عقیدہ کا پیرو بنا لیا۔ اسکے عقیدہ کی ایک کتاب **وستاد**
ہی اوسمیں لکھا ہی کہ ابتداء عالم سے جہان کے دو صانع ہیں ایک فاعل خیر کہ اوسکو
یزداں کہتے ہیں اور وہ ایک نور ہی۔ دوسرا فاعل شر کہ اوسکو **اہرمن** کے
نام سے خطاب کرتے ہیں وہ ظلمت وہ تاریکی کا نام ہی ایزد متعال یعنی یزداں
سے بجز نکوئی کچھ ظہور میں نہیں آتا۔ چنانچہ منقول۔ افلاک کواکب وغیرہ
آفریدہ یزداں ہیں اور اہرمن ہرگز انپر قابو نہیں پا سکتا ہی۔ عناصر اور مرکبات تامہ بھی
آفریدہ یزداں ہیں مگر اونکے خواص میں اہرمن نے دخل پایا ہی۔ مثلاً آگ کسی شی کو
جلاوے۔ یا زہر جاندار کو ہلاک کر ڈالے یا پانی کشتی کو ڈبا دے تو جلانا اور مار ڈالنا
اور ڈبانا یہہ افعال ایذا رسانی اہرمن کے قدرت سے ہوتے ہیں۔ جبکہ
اہرمن کو فلک پر جانے اور فتنہ برپا کرنے کی قوت نہیں ہی لہذا عالم بالا کا نام جنت
رکھا ہی اور زمین یعنی عنصری سرا ے میں اہرمن کا بھی تصرف ہوتا ہی
اور ہمیشہ افعال اہرمن یزدان کے ضد ہوتے ہیں لہذا اس کا نام دوزخ
مقرر کیا ہی۔ اہرمن چونکہ بمقابلہ یزدان کمزور اور عاجز ہی کہ اوس کی
قدرت آسمان پر نہیں چلتی لہذا زمین پر وہ یزدان کا پورا مخالف ہی اور کوشش کرتا
ہی کہ ساکنان زمین میں سے جو یزداں پرست ہیں اونکو یزدان پرستی کی سزا اون
یعنی تکالیف دنیاوی پہونچاتا ہی۔ پس جو لوگ تکالیف دنیا سے ڈر کر یزدان
پرستی سے باز رہتے ہیں اونکی روح عالم سفلی میں پڑی رہتی ہی یہی اوسکے واسطے دوزخ
ہے اور جو لوگ اہرمن کے افعال سے ڈر کر یزدان پرستی کرتے ہیں

اور اوسمیں تکالیف اور رنج پہیلتے ہیں اونکے مرتے ہی فرشتے اونکی روح کو آسمان پر
لیجاتے ہیں ایکدم اہرمن کے دست قدرت میں نہیں چھوڑتے یہی اوسکے واسطے
جنت متصور ہوتی ہی پس شرط عقل یہی ہی کہ ہوشیار آدمی اپنے آپکو اہرمن کے
افعال سے باز رکھے چاہے اہرمن اوسکو کیسا ہی آزار پہونچاسے - ویستا میں
بعض مقام پر یہ بھی تحریر ہی کہ وجود کے یعنی ہستی کے دو اصل ہیں ایک **شید**
یعنی نور - دوسرے **تار** یعنی ظلمت یہی تعبیرات یزداں اور اہرمن کے ساتھ
کرتے ہیں - اور مزدک کا قول ہی کہ افعال نور اختیاری ہیں اور افعال
ظلمت اتفاقی - جو کچھہ عالم میں بہتر ہی وہ نور سے ہی اور شر و فساد ظلمت سے
اجزاے نور ظلمت سے جدا ہو گئے ہیں اس لیے اب اونکی آمیزش میں
دشواری پیدا ہوتی ہی اور جب یہ ملیں گے اوسیکا نام رستخیز ہی اور ویستا میں
لکھا ہی کہ اصول اور ارکان تین ہیں آب و زمین و آتش - چونکہ یہہ سب باہم
آمیز ہوے انکی آمیزش سے مدبر خیر و شر کے حادثات پیدا ہوے جو کچھہ انکی
صفات سے حاصل ہوا وہ مدبر خیر ہی اور جو کچھہ انکی حالت سے حاصل ہوا وہ
مدبر شر ہی - اوسی کتاب میں لکھا ہی - عالم اصلی میں یزداں ایک کرسی پر اسطرح
بیٹھا ہی جیسے روے زمین پر بادشاہ اپنے تخت شاہی پر بیٹھتے ہیں - یزداں کے
حضور میں چار **یزد** ہمیشہ حاضر رہتے ہیں - بازکشا[۱] - یاددہ[۲] - دانا[۳] - سورا[۴] یعنی قوت
تمیز و قوت حفظ و قوت فہم و قوت سرور چنانچہ کاروبار شاہی انہیں
چاروں پر معمول ہی اور سات کس ان چاروں سے مرتبہ میں کسیقدر کم ہیں اونکی
حضوری بھی یزداں کے دربار میں پائی جاتی ہی یعنی - سالار[۱] - پیشکار[۲] - بالوزد[۳]

یزدان ۴۔ کاردان ۵۔ دستور ۶۔ کودک ۷۔ اور یہہ ساتون بارہ قوتون روحانی پر
قابو رکھتی ہین اور وہ خواننده ۱۔ دہنده ۲۔ ستاننده ۳۔ برنده ۴۔ خورنده ۵۔ دونده ۶
چرنده ۷۔ کشنده ۸۔ زننده ۹۔ آینده ۱۰۔ شونده ۱۱۔ پاینده ۱۲ ہین جس کسی انسان مین عالم سفلی مین
یہہ چار اور سات اور بارہ صفات پیدا ہونگے وہ بمنزلہ پروردگار کے ہے
اور تکلیف اوس سے اوٹھہ جائیگی اور اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ جو کوئی
کہ نور سے راضی نہین بلکہ ظلمات سے خوشنود ہے یہہ صرف عداوت اور منازعت ہی
ہو بیشتر جھگڑا اور لڑائی انسانون مین زر اور زن کے سبب ہوتا ہے ۔ عورت کو
آزاد کر دینا چاہیے اور اموال مباح ہین کہ تمام مردم برابر مالدار رہین
کوئی زیادتی کا مستحق نہین جیسے کہ آتش اور پانی اور علف آمیزش رکھتی
ہین ۔ پھر اوسی کتاب مین لکھا ہے بہت بڑا ظلم ہے کہ عورت حسین ہو اور جفت
اوسکا قبیح ۔ شرط عدالت اور دین داری یہہ ہے کہ مرد اپنی زن جمیلہ چند روز
اوس دوسری مرد کو عطا کرے کہ جسکی زوجہ بدوزشت ہو کہ تھوڑا لطف اوس سی
وہ بھی پائے اور کہتا ہے کہ یہہ امر ناستودہ اور ناروا ہے کہ ایک شخص صاحب
جاہ ومنصب ہو اور دوسرا نادار اور دینوا دین دار انسان پر واجب ہے
کہ اپنے زر کو تقسیم کرکے برابر کرے اور یہی طریقہ زردشت کا تھا اسکو
اختیار کرے ۔ اپنی زوجہ کو اوسکی خدمت مین حاضر کرے کہ شہوت کے
غلبہ سے بے بہرہ نرہے جو شخص ایسی قسمت سے راضی نہو اوسکو بزور وجبر
مجبور کرنا چاہیے دراصل یہہ شخص پیرو دین زردشتی کا تھا مگر اس نے کچھہ نئی باتین
ایجاد کرکے بادشاہ کو اپنی موافق بنالیا اور چندروز بادشاہ قباد بدرہ

نوشیروان عادل کے زمانہ مین اسکی بیہودہ اور بعید از عقل قواعد نے رواج پایا
چنانچہ بعض تواریخ مین لکھا ہی کہ عورات اوسوقت مین آزاد تھین. شاہی محل مین بھی
روک ٹوک نہین تھی. لیکن ما در نوشیروان اس بیہودہ بد تمیتی سے نا خوش ہوکر نوشیروان کی
ہمراہ بلخ کی طرف بھاگ گئی وہان نوشیروان نے بہت سی علما اور عقلا جمع کر کران سوم کا
مباحثہ کیا اور غور و تامل سی سنتا رہا بعد حجت کامل کے اوس نے ایک جماعت فراہم
کرکے باپ کر اور پر چیڑ ہائی کی. چونکہ ان افعال قبیحہ سے عام رعایا بھی ناخوش تھی اکثرین
نوشیروان کے متفق ہو گئے بہت سی فوج قباد کی نوشیروان کے متفق ہوگئی
جب قباد نے ایسی حالت دیکھی تو مباحثہ کی ٹھیرائی آخر مزدک مباحثہ سی عاجز آکر
بھاگا مگر نوشیروان کے ہوا خواہون نے اوسکو ہلاک کیا اور اوسکی پیرو حتی الامکان
چن چنکر قتل کئے گئے. پھر دین زردشتی کا بری حالون رواج ہونا شروع ہوا.
مگر وہ عظمت اس دین کے لوگون کی دل مین جو مزدک سی قبل تھی پھر نہین پیدا ہوئی.
مزدک کی دین کے بڑے بڑے پیرو مختلف زمانون مین حسب ذیل گذری ہین. فرہاد.
شیراب. آئین. ہوش. اور بعدہ محمد قلی گرد اور اسماعیل بیگ اور احمد ای غزنی
اسکی پیرو ہوے ہین اصفہان کے مضافات مین اس کیش کے پیرون کا مسکن زیادہ
پایا جاتا ہی. فی الحال مزدکیان لباس گبرین مین نہین ہین بلکہ اہل اسلام مین چھپ گئی ہین
نام اونکی مسلمانونکے سے ہین اور عقاید مزدکی کیش کی کتاب **وینا د** پارسی
باستانی زبان مین موجود ہے اور آئین **شکیب** جد آئین ہوش نے معروف
پارسی زبان مین اوسکا ترجمہ کیا ہے. فرہاد ایک دانا آدمی تھا اہل اسلام
کے سامنے وہ اپنا نام محمد سعید بیان کرتا تھا اور شیراب کا نام شیر محمد اور آئین

ہوش خود کو محمد عاقل کہتے ہیں چونکہ اپنے آپ کو یہ لوگ علم مذہب فرد کی سے پورا واقف سکہنے تہے لہذا اونکے پاس کتاب ولسنادبہی موجود تھی اور دیکھی گئی تو اوسکے اقوال اونکے عقیدہ کے موافق پائے گئے۔

التماس

ناظرین رسالہ الہند کی خدمت میں مولف التماس کرتا ہو کہ جہانتک ملت مجوسی کی تحقیقات کتب مجوس سے کی گئی ہو اور حالات دریافت ہوئے ہیں۔ سب بے کم و کاست بلا تعصب مذہبی اس تاریخ میں درج کئے گئے ہیں۔ کیونکہ موءرخ پر یہہ امر لازم ہی کہ اندراج حالات میں تعصب کو برطرف کر کے منصفانہ طبیعت سے قلم کو جولانی دے تاکہ محقق کی نظر میں حقیر نہ بنے اور عنداللہ ماخوذ نہو۔

دوسری جلد میں انشاءاللہ مضامین ذیل پیشکش ناظرین ہونگے تبدیل زبان کا سلسلہ مذہب **صابی** کی بنیاد۔

اصول بودہ۔ یہ کیونکر جاری ہوئے اور ملک میں اسکا کیونکر رواج پہیلا۔ **بت پرستی**۔ اسکے جاری ہونیکا سبب اور رواج کا زمانہ اور جاری کرنیوالے کا نام ونشان **مذہب وید** یہ کس زمانہ میں جاری ہوا وید کیوں بنا کس نے بنایا اور اوسکے تمام حالات جو اوسکے متعلق ہیں **مذہب بودہ** یہ کیونکر اور کب جاری ہوا اور کس نے جاری کیا **مرپ ارتھ کی پیدایش** جو کہ بودہ مذہب کا پیغمبر تھا اوسکے عجیب وغریب حالات **شاکمونی** کے اقوال **بت پرستی عرب بت پرستی** ملک چین۔ اشاعت **مذہب پوران** رواج مذہب تثلیث

عقائد متشرعہ ہنود۔ عقائد ویدانتیان عقائد سانکھیان جوک کا مدعا۔ **فرقہ شانکتی**
بیشنوان بیراگی۔ عقیدہ چارواگی **عقائد** اہل ترک۔ **عقائد** فرقہ فراتبتی
عقائد یہود۔ عقائد نصارا۔ چندر سوم زمانہ قدیم غیر آریہ اور آریہ کی تفصیل۔ بیاہ
شادی کا طریقہ اور گائے کی پرستش۔ گائے کی قربانی کہ یہ کب سے قایم ہوئی اور کون
کون سی قوم اسکی قربانی کرتی رہی۔

چونکہ **تاریخ الہند** میں بہت سے مضامین ہیں لہذا مناسب سمجھا گیا کہ چند مضامین
کی جلد جداگانہ کردی جائے جسمیں اس کتاب کے ناظرین کو آسانی واقع ہو۔

مولف ناظرین سے امید رکھتا ہی کہ سہو وخطا کو بنظر کریمانہ معاف فرماکر دعائے
خیر سے نہ بھولیں فقط

قطعہ تاریخ تالیف الہند از حافظ محمد یوسف خانصاحب افسوس بنارسی

خبر دی آکے ہمدم نے کہ باغ کامرانی میں — گھرا ہی ابر رحمت کوندتی ہی ہر طرف بجلی
کہیں گل خندہ زن ہیں اور کہیں غنچے چٹکتے ہیں — کہیں کچھ بلبل خوش لہجہ اپنی دھن میں ہی گاتی
یہ سنتے ہی طبیعت اپنی گھبرائی وہاں پہنچا — جو پوچھا باغباں سی باغ کسکا ہی یہ ای بھائی
وہ بولا جنکا گلشن ہی وہ ہیں میرزا زادے — محمد کاظم اونکا نام ہی ہیں وقت کے سعدی
پھر اک نسخہ دیا الہند نام اوسنی مجھی اوسدم — کہا پڑھیئے اونہیں حضرت نی یہ تاریخ ہی لکھی
پڑھا تو فی الحقیقت کوزہ میں دریا نظر آیا — مورخ ایسا دنیا میں نہ آیا آج تک کوئی
طوالت کم خلاصہ حال لفظ اچھے کہیا معنی — عبارت صاف فقری چست ترکیب زباں سلجھی
سن تالیف کی تاریخ کہنے کو جو جی چاہا — صدا دی ہاتف غیبی نے ای افسوس کہ لکھ جلدی

معاً یہہ مصرعہ سال مسیحی ذہن مین آیا
دو عالم مین ہی آلہند بیشک بالقسل غیبی
۱۹۰۵ ع

تاریخ از حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری محرر دفتر مطبع فتح الکریم واقع شہر بمبی

کتاب بے بدونانند کیا تالیف فرمائے
سن تالیف کا یہہ مصرع کامل تجمل لکھہ
جہانگیر باغ سی گویا چمن مین پہول افسون نے
لکھی تاریخ ملک ہند کی مقبول افسون نے
۱۹۰ ع

نقشہ سنین واقعات متعلق المجوس جلد اول الہند

واقعہ	بعد طوفان نوح	قبل سنہ ع	واقعہ	بعد طوفان نوح	قبل سنہ ع
ہبوط آدم ع۔ دو ہزار ایک سو ستہ برس۔	قبل از طوفان		مذہب مہ ابان	۸۰۰	۲۳۶۶
طوفان نوح ع یا آغاز کلجگ	بقول العبد	برس ۳۱۶۲	گروہ راویان	۸۲۰	۲۳۴۶
پیدائش کیومرث شاہ اول عجم	۱۳۰	۳۰۳۶	کواکب پرستی	۹۵۰	۲۲۱۶
آغاز زبان سریانی	پہلے سال	۳۱۶۶	عقیدہ ہمزاوی	۹۰۰	۲۲۶۶
آغاز سمت جد ہشتر	۴۰	۳۱۲۶	زمانہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع	۱۰۷۹	۲۰۸۷
بنیاد شہر بلخ	۲۰۰	۲۹۶۶	فرقہ جمشاسپی	۱۱۰۰	۲۰۶۶
مردہ کا جلانا	۲۰۰	۲۹۶۶	مذہب شید رنگ	۱۲۰۰	۱۹۶۶
مردہ کو میدان مین چھوڑنا	۲۵۰	۲۹۱۶	پیکریان۔ بنیاد آتش پرستی	۱۲۵۰	۱۹۱۶
جیومیٹری کی پرستش	۲۵۰	۲۹۱۶	مذہب میلانی	۱۳۰۰	۱۸۱۶
مردہ کو دریا مین بہانا	۲۷۵	۲۸۹۱	عقائد آلانی	۱۴۵۰	۱۷۱۶
مردہ کو دفن کرنا	۳۰۰	۲۸۶۶	عقائد شیدانی	۱۵۰۰	۱۶۶۶
آمیزش نمک باطعام برائے لذت	۴۰۰	۲۷۶۶	مذہب آخشیجان	۱۵۲۵	۱۶۴۱
مردہ کی قبر کو یادگار رکھنا	۴۰۰	۲۷۶۶	زمانہ حضرت موسیٰ ع کلیم اللہ	۱۶۴۴	۱۵۲۲
زمانہ تبدیل زبان	۵۰۰	۲۶۶۶	زمانہ حضرت سلیمان نبی	۱۸۸۰	۱۲۸۶
بنیاد شہر بلخ	۵۱۶	۲۶۵۰	مذہب زردشتی آتش پرستی	۲۵۸۶	۵۸۰
ظہور آتش علی العموم	۵۶۶	۲۶۰۰	زمانہ سکندر رومی	۲۹۱۶	۲۵۰
آغاز زبان عبرانی	۵۵۰	۲۶۱۶	ولادت حضرت عیسیٰ ع	۳۱۶۶	
آغاز زبان عربی	۶۲۰	۲۵۴۶	مذہب مزدک	۲۶۳۸	سنہ ۵۲۸ عیسوی
آفتاب پرستی	۸۵۰	۲۳۱۶			

تمت

کاپی نویس محمد عبد العزیز رامپوری سنہ ۱۹۰۵ ع

مدت ۲۹۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۲۹۵

م - س

تاریخ المجوس

محمد کاظم برلاس

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ